Presented By: www.jafrilibrary.com

سوزِ کربلا

جلد دوم

اسیری اہلِ حرم سے قافلہ کی مدینہ واپسی تک

اور

ائمہ معصومینؑ کی شہادتوں کے مرثیوں پر مشتمل

ترتیب و انتخاب

سید حسین عباس زیدی

علمدار جعفری بک ڈپو اینڈ قمر نگینہ سینٹر

ALAMDAR JAFRI BOOK DEPOT

شاپ نمبر 23-22، این ایف سی بلڈنگ، نزد سادات سوسائٹی فیڈرل بی ایریا بلاک 20 کراچی۔

Ph: 021-36804345 E-mail: Alamdar.jafri@outlook.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تاریخ وار مرثیوں کا مجموعہ

پرانے اور دیگر شعرائے کرام کے معرکۃ الآرا مرثیوں کا انتخاب

سوزِ کربلا

جلد دوم

اسیری اہلحرم سے قافلہ کی مدینہ واپسی تک اور
دیگر تمام آئمہ طاہرین کی شہادت کے مرثیوں پر مشتمل ہے

مرتبہ
سید حسین عباس زیدی

ناشر
احمد بک ڈپو
پھاٹک امام بارگاہ شاہِ کربلا
رضویہ سوسائٹی ناظم آباد، کراچی

علمدار جعفری بک ڈپو اینڈ قمر نگینہ سینٹر
شاپ نمبر 23 گراؤنڈ فلور بلاک 11 گلشن اقبال بی ایریا بلاک 20 کراچی۔
Ph: 021-36804345 E-mail: Alamdar.jafri@outlook.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ..... سوزِ کربلا

جلد ..... دوم

مرتبہ ..... سید حسین عباس زیدی

طبعِ اوّل ..... ستمبر ۱۹۸۲ء

طبعِ دوم ..... ستمبر ۲۰۰۶ء

طبعِ سوم ..... دسمبر ۲۰۱۰ء

تعداد ۱۰۰۰

طابع ..... سید غلام اکبر

{ ناشر }

احمد بک ڈپو

پھاٹک امام بارگاہ شاہ کربلا، رضویہ سوسائٹی، ناظم آباد، کراچی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کردہ ام ایں نذر مولائے نجف
گر قبول افتد زہے عز و شرف

تاریخ اسلام میں ظلم و تشدد کے ہزاروں ایسے واقعات ملتے ہیں کہ جہاں مظلوم پر ظلم کی انتہا کر دی گئی تھی مگر ان سب واقعات میں "واقعہ کربلا" ایسا واقعہ ہے کہ جس میں ظالم نے مظلوم پر صرف ظلم ہی کی انتہا نہیں کی تھی بلکہ ایسے مظالم کیے جس کی مثال اس سے قبل کہیں نہیں ملتی یہ ایسے مظالم تھے جس پر زمین و آسمان لرز اُٹھے اور تاریخ انسانیت سکتے میں آگئی یہ وہ مظالم ہیں جن کو لکھنے کی قلم میں ہمت نہیں اور وہ الفاظ نہیں کہ جن میں ان کو بیان کیا جائے مگر جتنی ہم میں قوت برداشت ہے اور جتنی قوت گویائی ہمارا ساتھ دیتی ہے۔ ہم اہلبیتؑ پر ہونے والے مظالم کو اسی قدر بیان کرتے ہیں حالانکہ میدان کربلا میں اور واقعہ کربلا کے بعد اور تمام اہلبیتؑ اطہار پر اتنے مظالم ہوئے کہ جن کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ہم اپنی مظلوموں کی یاد میں فرش عزا بچھاتے ہیں اور ان کا ذکر کرتے ہیں جو کہ ہماری زندگی کا مقصد ہے۔

یوں تو ذکر اہلبیت ہم ہر طرح سے کرتے ہیں مگر جو اثر اور جذباتیت کی عکاسی مرثیے میں پائی جاتی ہے وہ نثر میں نہیں ہے مرثیے کا ہر ہر شعر انسان کی روح کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے۔ سوز خوانی ذکر حسین اور مصائب اہلبیت کے بیان کا موثر ذریعہ ہے اور یہ مجلسوں کی جان بھی ہے سوز خوانی کے لیے مرثیوں کی ان گنت کتابیں موجود ہیں لیکن تاریخ وار مختصر مرثیوں کی کتابیں نہ ہونے کے برابر ہیں مومنین و مومنات کی آسانی کے لیے ہم نے میر انیس، مرزا دبیر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

شعراء کرام کے مرثیوں کو تاریخ وار اور مختصر کر کے کتاب کی شکل میں جمع کیا اور اس کا نام "سوز کربلا" رکھا۔ کتاب کافی ضخیم ہو گئی تھی اس لیے اس کو دو حصوں میں کرنا پڑا حصہ اوّل سال گذشتہ شائع ہو چکا ہے اور حصہ دوم اب پیش کیا جا رہا ہے اس کتاب کی تکمیل میں استادِ محترم جناب پروفیسر نعیم تقوی صاحب اور برادرم ہلال نقوی صاحب نے میری ہر ممکن مدد کی اور گرانقدر مشوروں سے نوازا جن کا میں تہہ دل سے شکر گذار ہوں

میں اس کتاب کی تکمیل کو اپنے لیے باعثِ سعادت و رحمت سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کتاب کو تکمیل تک پہنچانے کا شرف عطا کیا۔

آخر میں بارگاہ رب العزت میں دست بہ دعا ہوں

یارب!

غم کوئی نہ دے ہم کو سوائے غمِ شبیرؑ
شبیر کا غم بانٹ رہا ہے تو ادھر دے

خادم اہلبیتؑ

سید حسین عباس زیدی

چیف آرگنائزر

ادارہ عزائے جعفریہ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فہرست

نمبر	مطلع	در حال	صفحہ
۱	رن میں جب بانوئے بیکس کی سواری آئی	اسیری اہلحرم	۱۳
۲	جب طوق و سلاسل میں مسلسل ہوئے عابد	"	۱۷
۳-	جب لٹ کے کربلا سے اسیرِ ستم چلے	قافلے کی کوفہ روانگی	۲۲
۴-	جس دم شہید سرور قلعہ شکن ہوئے	ورودِ کوفہ	۲۶
۵-	ہفتاد و دو تن کیلئے جب رو چکے عابد	"	۳۱
۶-	آئے قریب کوفہ جو مہمانِ کربلا	"	۳۴
۷-	جب شام کے قریب حرم کا گذر ہوا	حال راہِ شام	۳۸
۸-	جب بعد عصر کٹ گیا تن سے سرِ امام	"	۴۱
۹-	جاتا ہے شہرِ شام کو کنبہ بتولؑ کا	"	۴۵
۱۰-	پہونچا دیارِ شام میں جب سرِ امام کا	"	۴۸
۱۱-	شیریں کو جب حسینؑ نے آزاد کر دیا	ملاقات شیریں	۵۲
۱۲-	جب حرم قلعہ شیریں کے برابر آئے	"	۵۷
۱۳-	جب کہ شیریں نے سنا سیدِ والا آئے	"	۶۱
۱۴-	جب آئی شام کی بستی میں ننگے سر زینبؑ	بازار شام	۶۶
۱۵-	محشر کی صبح آج نمایاں ہے شام میں	"	۷۰
۱۶-	شام میں جب حرمِ شاہِ شہیداں آئے	"	۷۴
۱۷-	بے پردہ کوئی پردہ نشین ہو نہ سفر میں	"	۷۸

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

نمبر	مطلع	درمیان	نمبر صفحہ
۱۸-	جب محفل یزید میں داخل حرم ہوئے	دربار شام	۸۳
۱۹-	پڑھتی ہے خطبہ شام میں خواہر حسینؑ کی	"	۸۷
۲۰-	جبکہ دربار میں ناموس پیمبر آئے	"	۹۱
۲۱-	آتا ہے سر امام کا بزم یزید میں	"	۹۶
۲۲-	دیار شام میں جب یکسوں کو شام ہوئی۔	"	۱۰۱
۲۳-	عزیز و حادثۂ نو فلک دکھاتا ہے۔	"	۱۰۴
۲۴-	سر کھلے قید میں جب دختر زہراؑ آئی	زندان شام	۱۰۷
۲۵-	سر ننگے جب حرم گئے دربار شام میں	"	۱۱۱
۲۶-	داخل خانۂ زنداں ہوئے جسدم قیدی	"	۱۱۴
۲۷-	اے مومنوں زندان میں روتی ہے سکینہؑ	"	۱۱۹
۲۸-	زنداں میں مقید ہوئے جسدم حرم شاہ	"	۱۲۳
۲۹-	جسدم اسیر عترت مشکل کشا ہوئی۔	"	۱۲۶
۳۰-	آمد ہند کا غل عترت شبیرؑ میں ہے	آمد ہند در زندان شام	۱۳۰
۳۱-	عزیز و شام کے زنداں میں جب حرم آئے	"	۱۳۴
۳۲-	قید خانے میں تلاطم ہے کہ ہند آتی ہے	"	۱۳۸
۳۳-	زنداں میں قید جب حرم شاہ دیں ہوئے	"	۱۴۳
۳۴-	زنداں کے اندھیرے سے گھٹا دم جو حرم کا	"	۱۴۷
۳۵-	جبکہ دربار سے زنداں میں سدھائے قیدی	"	۱۵۳
۳۶-	جب شام کے بازار میں دُرِ نجف آئے	"	۱۵۷
۳۷-	جب گل ہوا چراغ حرم قید شام میں	شہادت جناب سکینہؑ	۱۶۲

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

نمبر	مطلع	در حال	صفحہ
۳۸-	زنداں میں جبکہ دخترِ شبیرؑ مر گئی	شہادت جناب سکینہؑ	۱۶۶
۳۹-	جب شام کے زنداں میں سکینہ نے قضا کی	〃	۱۷۰
۴۰-	جنت کے جو در پر گئی معصوم سکینہ	〃	۱۷۴
۴۱-	جب دخترِ شبیرؑ نے زنداں میں قضا کی	〃	۱۷۸
۴۲-	جب خانہ زنداں میں شہ دیں کا سر آیا	〃	۱۸۱
۴۳-	جب دخترِ شہ بانوئے ناچار سے بچھڑی	〃	۱۸۵
۴۴-	جب داغ یکسی نہ سکینہؑ اٹھا سکی	〃	۱۸۸
۴۵-	زنداں میں جب حسینؑ کی پیاری گذر گئی	〃	۱۹۳
۴۶-	جب آیا اسیروں کے لیے حکم رہائی	رہائی اہل حرم از زندان شام	۱۹۷
۴۷-	عابد کو جب یزید سے بابا کا سر ملا	〃	۲۰۲
۴۸-	دربار میں آمد ہے اسیران بلا کی	〃	۲۰۷
۴۹-	آلِ نبی رسن سے ہوئے جس گھڑی رہا	〃	۲۱۲
۵۰-	شور ہے شام میں آج اہلحرم چھٹتے ہیں	〃	۲۱۷
۵۱-	جب مر گئی سکینہؑ فراق امام میں	〃	۲۲۲
۵۲-	جب اربعین کو آئے حرم قتل گاہ میں	واپسی اہلحرم بکربلا و دفن شہدا	۲۲۵
۵۳-	جب کربلا کو شام سے اہلحرم پھرے	〃	۲۳۰
۵۴-	جب شام سے مقتل میں اسیر ستم آئے	〃	۲۳۴
۵۵-	بلا اٹھا کے حرم کربلا میں آتے ہیں	〃	۲۳۷
۵۶-	جب شام سے پھر آئے اسیرانِ اہلبیتؑ	〃	۲۴۱
۵۷-	قید سے چھوٹ کے حرم سید سجاد آئے	〃	۲۴۶

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

نمبر	مطلع	درحال	صفحہ
۵۸-	جب کہ سجّاد حزیں قیدِ ستم سے چھوٹے	واپسی اہلحرم بکربلا و دفن و شہدا	۲۵۰
۵۹-	جب فاطمہ کے لال کا سر کٹ گیا تن سے	〃	۲۵۶
۶۰-	چہلم جو کربلا میں بہتر کا ہو چکا	چہلم شہدائے کربلا	۲۶۱
۶۱-	آج چہلم تمام ہوتا ہے	〃	۲۶۵
۶۲-	ابنِ حیدرؑ کا آج چہلم ہے	〃	۲۶۹
۶۳-	مسافرانِ مصیبت وطن میں آتے ہیں	قافلے کی مدینہ واپسی	۲۷۶
۶۴-	سجّادؑ کو فرصت جو ملی دفنِ پدر سے	〃	۲۸۰
۶۵-	جب گورِ غریباں سے وطن میں حرم آئے	〃	۲۸۲
۶۶-	جد کے روضے پہ اسیرانِ ستم آتے ہیں	〃	۲۸۶
۶۷-	تنہا شبِ فرقت میں بکا کرتی تھی ضعرا	〃	۲۹۲
۶۸-	جب آئے وطن میں چمن آرائے مصیبت	〃	۲۹۷
۶۹-	وطن میں جبکہ اسیروں کا کارواں آیا	〃	۳۰۱
۷۰-	ہے کربلائیوں کا مدینہ میں داخلہ	〃	۳۰۴
۷۱-	وطن میں جبکہ اسیروں کا کارواں آیا	〃	۳۰۷
۷۲-	جب زائرانِ شاہ غریب الوطن پھرے	〃	۳۱۲
۷۳-	یثرب سے کربلا کے مسافر قریب ہیں	〃	۳۱۶
۷۴-	رونق محفلِ تسلیم و رضا ہے زینبؑ	درحال جناب زینبؑ	۳۲۱
۷۵-	جانکاہ ہے زینبؑ کی اسیری کا فسانہ	شہادت جناب زینبؑ	۳۲۵
۷۶-	جب زیبِ دہ منزلِ دنیا ہوئی زینبؑ	〃	۳۲۸
۷۷-	پیدا جو بنتِ حضرتِ خیر النساء ہوئی	〃	۳۳۲

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

نمبر	مطلع	در حال	صفحہ
۷۸-	سجّاد جب دوبارہ اسیرِ جفا ہوئے	شہادت حضرت زینبؑ	۳۳۸
۷۹-	صد شکر کہ مداح ہوں میں آلِ نبیؐ کا	〃	۳۴۲
۸۰-	مومن ہوا محمدؐ مرسل پہ نبوت ہے ختم	شہادت حضرت امام زین العابدینؑ	۳۴۷
۸۱-	ہوئے اسیرِ بلا میں جو سید سجّاد	〃	۳۵۲
۸۲-	ہے قصد کچھ فضائلِ باقرؑ رقم کروں	شہادت حضرت امام محمد باقرؑ	۳۵۶
۸۳-	باقرؑ ہوئے امامِ دو عالم پدر کے بعد	〃	۳۶۲
۸۴-	عابدؑ کے لالہ خام کی رحلت کا روز ہے	〃	۳۶۷
۸۵-	بے چین دل تھے حضرتِ باقرؑ کی یاد میں	شہادت حضرت امام جعفر صادقؑ	۳۷۰
۸۶-	مالک خطِ بغداد جو منصور ہوا	〃	۳۷۴
۸۷-	سر پیٹو آج موسیٰ جعفرؑ ہوا شہید	شہادت حضرت امام موسیٰ کاظمؑ	۳۷۶
۸۸-	زندان غم تھا موسیٰ کاظمؑ کے واسطے	〃	۳۷۹
۸۹-	وہ دن ہے آج چشمِ جہاں اشک بار ہے	〃	۳۸۴
۹۰-	اے شاہِ خراساں تری شوکت کے تصدق	شہادت حضرت امام علی رضاؑ	۳۸۷
۹۱-	راضی رضا تھے مرضیٔ پروردگار پر	〃	۳۹۱
۹۲-	تنہائی میں آوارہ وطن ہوتے رضا ہیں	〃	۳۹۵
۹۳-	جب زہر سے شہید جنابِ رضا ہوئے	شہادت حضرت امام محمد تقیؑ	۳۹۸
۹۴-	ابنِ الرضا بھی سالکِ راہ رضا ہوئے	〃	۴۰۳
۹۵-	آلِ نبی پہ تازہ مصیبت کا دن ہے آج	〃	۴۰۷
۹۶-	شہید ظلم و ستم ہیں سب اوصیائے علیؑ	شہادت حضرت امام علی النقیؑ	۴۰۹
۹۷-	کس عمر میں علی نقیؑ جیسا پیدا ہوئے	〃	۴۱۴

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

نمبر	مطلع	در حال	صفحہ
۹۸-	کرتا ہے اس طرح سے رقم راوی حزیں	شہادت حضرت امام علی النقیؑ	۴۱۷
۹۹-	شہرہ جہاں میں حسن عسکری کا ہے	شہادت حضرت امام حسن عسکریؑ	۴۱۹
۱۰۰	چھٹ کر پدر سے بیکس و تنہا تھے عسکری	"	۴۲۴
	سلام		۴۲۸
	دعائے مومنین و		۴۳۲
	مومنات		
	از		
	باباصدا حسین جلالی و قلندری		

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

از قلم: جناب پروفیسر سید محمد نعیم حیدر نقوی صاحب

عزیزم سید حسین عباس زیدی سلمہٗ اللہ تعالیٰ نے "سوزِ کربلا" جلد اوّل میں کاروانِ دینِ خدا کی روانگیٔ مدینہ سے شامِ غریباں تک تاریخ دار مرثیوں کا بے بہا انتخاب پیش کیا تھا۔ مذکورہ کتاب کی شدت سے ضرورت تھی اس لیے نہ صرف پاکستان میں بلکہ بیرونِ ملک بھی بے حد مقبول ہوئی۔ اب "سوزِ کربلا" جلد دوم ہدیۂ قارئین ہے۔ اس میں بھی وہی اہتمام و التزام رکھا گیا ہے۔

اسیریٔ اہلبیت اطہار سے مدینہ منورہ واپس ہونے تک جو واقعات رونما ہوئے اور کاروانِ حسینی نے حق کی سربلندی کے لیے جن شدائد و مصائب کا بے جگری سے مقابلہ کرتے ہوئے انسانیت کو درسِ عظیم دیا اس سے متعلق بھی مرثیوں کا انتخاب اس کتاب میں شامل ہے۔ مزید یہ کہ شہادتِ امام حسن عسکری علیہ السّلام تک مرثیوں کا تسلسل برقرار رکھا گیا ہے اس طرح اس کتاب کو ایک معیاری دستاویز کی حیثیت حاصل ہے۔ "سوزِ کربلا" کی جامعیت اور افادیت کے پیشِ نظر بلا تکلف یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ ایک بیش بہا تدوین ہے جس سے اہلِ اسلام زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکتے ہیں اور مثاب ہو سکتے ہیں۔ مختصر یہ کہ سید حسین عباس زیدی سلمہٗ نے جس عمیق جذبے اور گہری دلچسپی سے اس کتاب کی تدوین کی ہے وہ اس سلسلہ میں لائقِ صد ہا ستائش ہیں اور نوجوانوں کے لیے ان کا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

دلی انہماک لائق تقلید ہے۔ خداوندِ بزرگ و برتر ان کے نیک عزائم میں مزید توفیقات عطا فرمائے۔

خادم اہلبیت مصطفوی
سید محمد نعیم حیدر تقوی
۶ ستمبر ۱۹۸۲ء

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۱

اسیری اہلحرم

رن میں جب بانوئے بیکس کی سواری آئی
لاش اکبر پہ یہ کرتی ہوئی زاری آئی
اٹھ مرے لعل یہ مشتاق تمہاری آئی
دیکھو کس شان سے ہے اماں یہ تمہاری آئی
نہ تو ہودج ہے نہ محمل نہ عماری بیٹا
سر کھلے بلوہ میں ہے ماں کی سواری بیٹا

تم کو اٹھارہ برس پالا تھا کہہ کے محنت
صدقے کی تم پہ سے کل میں نے جہاں کی دولت
جی میں کہتی تھی بڑی دی ہے خدا نے دولت
کام آئے گا مرے ہوگا جو وقت آفت
آئی آفت تو گلا اپنا کٹایا تم نے
خود تو آفت سے چھٹے ماں کو پھنسایا تم نے

اس مصیبت میں کہو مائیں کدھر کو جائے
تم سا بیٹا کہو دنیا میں کہاں سے پائے
صورت احمدی کس طرح نظر پھر آئے
فاطمہ صغرا کو کیا جا کے یہ منہ دکھلائے
عالم فانی سے منہ اپنا تو موڑا بیٹا
دشت غربت میں اکیلے چھوڑا بیٹا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

رانڈ ماں ہوگئی تسکین مجھے دو اٹھ کر
سر پہ چادر نہیں کچھ مجھ کو اڑھاؤ آکر
ہائے اس وقت مرے پاس تو آؤ دلبر
قید میں جاتی ہوں مادر کو چھوڑ اے اکبرؑ
آگئی کشتی مری ظلم کے طوفاں کے بیچ
سر کٹائے ہوئے سوتے ہو بیابان کے بیچ

تم تو کہتے تھے مدینہ کی طرف جاؤں گا۔
فاطمہ صغرا بہن اپنی کو لے آؤں گا
وعدہ میں نے جو کیا ہے وہ بجالاؤں گا
رو مت اماں تمہیں صغرا سے ملواؤں گا
خوب صغراؑ کو ملایا مرے جانی مجھ سے
ہو گئے آپ جدا احمدؐ ثانی مجھ سے

کس سے دکھ اپنا کہوں جاؤں کہاں فریادی
کس سے جا کر کہوں دل اپنے کی میں ناشادی
کاش قاسم کی طرح تیری بھی کرتی شادی
وہ بہو رانڈ تو پاس ہوتی دم بربادی
میری حسرت نہ کوئی دل کی بر آنے پائی
تم کو اک دم کو بھی دولہا نہ بنانے پائی

تم کو پیدا کیا تھا تیغ ستمگر کے لئے
یہ گلا خلق ہوا ظلم کے خنجر کے لئے
ہائے یہ جور ہو ہمشکل پیمبر کے لئے
میں تو روؤں گی صدا بچھ علی اکبر کے لئے
لاش اس بن میں تیری میں نہیں گڑواؤں گی
دور پر اپنا تعیش اکبر کے لے جاؤں گی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

رن میں اعدا نے اسے کر کے نراسا ہے ہے
رکھ دیا حلق پہ خنجر کا جو واسا ہے ہے
مر گیا لال جو یہ بھوکا پیاسا ہے ہے
پوتا حیدر کا ہے احمد کا نواسا ہے ہے

میں ستم دیدہ بہو زہراؑ کی کہلاتی ہوں
جس کا ہم شکل ہے پاس اس کے لیئے جاتی ہوں

بین یہ کرتی مدینہ جو میں پہنچوں اس جا
عرض یہ حال سے تمہارے میں کروں گی دکھیا
یا نبیؐ دیکھو یہ ہمشکل تمہارا ہے گا
چھاتی پہ برچھی لگی حلق پہ خنجر بھی چلا

ایک قطرہ نہ ملا پیاس میں پانی اس کو
کلمہ گو سمجھے یہ بس احمد ثانی اس کو

باتو کرتی تھیں کھڑی لاشہ اکبرؑ پہ یہ بین
بیٹی زہراؑ کے گلے کرتی یہ باشیون و شین
میں بھی چلتی ہوں وطن کاندھے پہ کھ لاش حسینؑ
رو دیں گے دونوں یہاں آنسوؤں سے بھر کر نین

کہیو تم قتل ہوا احمد ثانی افسوس
میں پکاروں گی مواز زہراؑ کا جانی افسوس

شاہ کی بھینا یہ تھی کر رہی داد اور فریاد
بولی مادر قاسمؑ یہ بحال ناشاد
میں بھی جاؤں گی لئے بیٹے کو کرتی فریاد
سائیں سے اپنے کہوں گی اے شہ عالی نژاد

سر کو قاسمؑ کے ستمگر نے اوتارا ہے ہے
تڑپ اٹھا فرزند کو بیاں کے مارا ہے ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہائے پھرے کے بھورا نڈاؤں کو میں خستہ تن — کہوں گی دیکھو یہ ہے آپ کے قائم کی دلہن
عین دن شادی کے ہوگئی یہ بچاری سوگن — بھوکا پیاسا رہا دولہا یہ بڑا دکھ ہے کٹھن

بیاہ کے ہوتے دلہن پر یہ مصیبت آئی
پہلے تو رانڈ ہوئی پیچھے قیامت آئی

سن کے یہ بولی سکینہؑ کہ چلوں گی میں ساتھ — پیٹتی روتی وطن جاؤں گی اپنے بیہات
روضہ پر دادا کے جاکر یہ کروں گی کچھ بات — لاش اصغر کی میں لے لوں گی اٹھا اپنے ہاتھ

چھاتی اصغر کو لگا رو رو کے چلاؤں گی
اپنا کان اور گلا اُن کو میں دکھلاؤں گی

کہوں گی کی ہے یہ امت نے تعدی ہم پر — کان زخمی کیے اور میرے لیے ہیں گوہر
چھید ا بیکان ستم سے یہ گلوئے اصغرؑ — نہ کیا خوفِ خدا اور نہ محمدؐ کا ڈر

فاطمہؑ دادی جو اس حال کو سن پائے گی
گور سے نکلے گی سر پیٹ کے چلائے گی

یہ وہ کہتی تھی کہ عباسؑ کی زوجہ ناچار — بولی اے لوگو کہو کیا کروں میں سینہ فگار
میرے خاوند کے یہاں ٹکڑے بدن کے ہیں ہزار — کس طرح لے کے چلوں سب کو اٹھا کر ایکبار

ہاں مگر جی میں ہے خوں سے مہ بھر لیجے
ہاتھوں پر دونوں کے ہاتھ اٹھا دھر لیجے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اسیری اہلحرم

جب طوق و سلاسل میں مسلسل ہوئے عابدؑ
خم مثل ہلال شب اول ہوئے عابدؑ
اس شکل سے راہی سوئے مقتل ہوئے عابد
اعدا تو چڑھے گھوڑوں پہ پیدل ہوئے عابدؑ
رانڈوں میں تو محبوسی سجادؑ کا غل تھا
ہر گام پہ زنجیروں کی فریاد کا غل تھا

بیدینوں میں تھی تہنیت فتح کی اک دھوم
رانڈوں میں تھا شور کہ ہے شہ مظلوم
اور شرم سے نیو ڑھائے تھے سر عابدؑ معصوم
بیمار کو آنکھوں سے نہ کچھ ہوتا تھا معلوم
اک ہاتھ میں زنجیر بصد رنج و محن تھی
اک ہاتھ میں مہنوں کے اونٹوں کی رسن تھی

تلوار لئے چار طرف ظلم کے بانی
حلقہ میں دل آزاروں کے وہ یوسف ثانی
غربت کا الم بے پدری تشنہ دہانی
وہ طوق کا لنگر وہ سلاسل وہ گرانی
مڑ کر کبھی زینبؑ کے رخ پاک کو دیکھا
بیڑی کبھی دیکھی کبھی افلاک کو دیکھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کیا کیا نہ ستم اہلِ شقاوت نے دکھائے — بیمار نے جز شکرِ خدا لب نہ ہلائے
جب طوق و سلاسل کو عدو سامنے لائے — کس صبر سے نیوڑھا دیا سر پاؤں بڑھائے

تھی فکر گنہگاروں کی اس رنج و محن میں
بندھوا دیئے امت کے لئے ہاتھ رسن میں

تھا صاحبِ اعجاز کو ہر طرح کا مقدور — ہونٹوں کے ہلانے میں فنا موتے وہ مقہور
تھی نار سے آزادیٔ امت انھیں منظور — دانستہ ہوئے قید نہ بیکس تھے نہ مجبور

زنجیر سے ہر گام پہ لغزش ہوئی پا کو
چھوڑا نہ مگر سلسلۂ صبر و رضا کو

پھوپھیاں سر ناوہ نظر آتی تھیں کھلے سر — ہاتھوں سے چھپائے ہوئے منہ روتی تھی مادر
بے پردہ تھی اک رات کی بیاہی ہوئی خواہر — چچیاں تھیں اس انبوہ میں بے مقنع و چادر

ناموسِ محمدؐ پہ تو یہ ظلم اور ستم تھا
اور سامنے سر باپ کا نیزہ پہ علم تھا

فریاد تھی رانڈوں میں کہ اے قافلہ سالار — منہ کاہے سے ڈھانپیں حرم حیدرِ کرار
کس درد سے فرماتے تھے سجاد دل افگار — صابر رہو شاکر رہو جو مرضیٔ غفار

چھننے کا رداؤں کے عبث رنج و الم ہے
کیا چادرِ تطہیر کا پردہ تمہیں کم ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

موئے سر پر نور سے چہروں کو چھالو — شکوے کی کوئی بات زباں سے نہ نکالو
لازم ہے تمہیں صبر کلیجہ کو سنبھالو — غربت میں اسیری کی بھی تکلیف اٹھالو
چادر نہیں سر پر تو ضرر کیا ہے تمہارا
پردہ رہے امت کا یہ پردہ ہے تمہارا

گو آج نہیں محمل و ہودج کی سواری — کل دے گا تمہیں ناقہ نورانیہ دباری
موقوف ردا و ں پہ نہیں شان تمہاری — تم نور خدا ہو تمہیں کیا دیکھیں گے ناری
عریانی سے تم لوگوں کی عزت نہیں جاتی
پوشش جو نہ ہو کعبہ کی حرمت نہیں جاتی

یہ کہتے تھے جو قتل کا میداں نظر آیا — کاٹا ہوا زہرہ کا گلستاں نظر آیا
دیکھا جسے وہ خاک پہ غلطاں نظر آیا — سوئے ہوئے شیروں کا نیستاں نظر آیا
روحیں تو نثار پسر شاہ نجف ہیں
پیاسوں کی کٹی گردنیں قبلہ کی طرف ہیں

اس شکل سے صحرا میں پڑے تھے وہ دلاور — جس طرح مرقع کہیں ہو جاتا ہے ابتر
سوتے تھے کہیں خاک پہ دو بھائی برابر — دولھا کوئی پامال تھا گھوڑوں سے سراسر
بندے کوئی پہنے ہوئے پیارا سا پڑا تھا
ریتی پہ کوئی طفل ستارا سا پڑا تھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سوتا تھا لب نہر کوئی ہاتھ کٹائے — تھا خواب اجل میں کوئی پھل برچھی کا کھائے
تھے جسم لہو میں عوض غسل نہائے — اتنا بھی نہ تھا کوئی کہ قبریں بھی بنائے
دم نکلے تھے مشکل سے کہ وہ تازہ جواں تھے
بالائے زمیں پاؤں رگڑنے کے نشاں تھے

تھا پیچ میں ان لاشوں کے اک لاشۂ بے سر — گردن میں نمایاں کئی جا گہ خط خنجر
تھا نیزوں کی کثرت سے یہ حال بن اطہر — جس طرح عیاں ہوں رہوں سایہ کے بدن پر
بخشا تھا سر عرش نشیں جو خدا نے
پرکھوے تھے اس اوج سعادت کے ہمانے

افراط جراحت سے سراپا تھا بدن چور — اک قبر کو محتاج تھا وہ صاحب مقدور
تھی ریگ بیاباں عوض مرہم کافور — آئینہ صد پارہ تھا وہ سینہ پر نور
زخموں میں لہو سینہ کے دبنے سے بھرا تھا
زانو تھا جہاں شمر کا واں ہاتھ دھرا تھا

اس دھوپ میں سایہ جو نہ تھا لاشۂ شہ پر — مرغان ہوا چھائے تھے کھولے ہوئے شہپر
املتا تھا جب دور سے طائر کوئی آکر — کہتا تھا کیوں پیٹتے ہو بازوؤں سے سر
غم دیکھے ہیں دنیا میں پہ یہ غم نہیں دیکھا
ایسا تو مسلمان کا بھی ماتم نہیں دیکھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

صحرا کے پرندوں میں یہ تھی درد کی تقریر — آ پہنچے جو رانڈوں کو لئے عابدِ دلگیر
بے سر نظر آیا جو انہیں لاشۂ شبیرؑ — قدموں پہ گرے چھوٹ گئی ہاتھ سے زنجیر

بیمار نے نعرہ جو کیا یا ابتا کا
تھرا گیا لاشہ پسر شیر خدا کا

سر پیٹ کے چلائے یہ سجادؑ دل افگار — رخصت کے لئے آیا ہے یہ صاحب آزار
صدقے تری مظلومی کے اے سید ابرار — باندھے ہوئے گردن لئے جاتے ہیں ستمگار

تلوار میں علم سر پہ ہیں دم لے نہیں سکتا
مجبور ہوں حضرت کو کفن دے نہیں سکتا

اعجاز سے اس لاشے نے ہاتھوں کو اٹھایا — کس پیار سے فرزند کو چھاتی سے لگایا
پھر حلق بریدہ سے یہ عابدؑ کو سنایا — روؤ نہ کفن ہم نے چرایا تو نہ پایا

اے لال یہی خوں بھری پوشاک کفن ہے
جب خاک ملی خاک میں پھر خاک کفن ہے

یہ ذکر تھا جو اونٹ سے فقہ یہ پکاری — اے قافلہ سالار حرم عاشق باری
لو اونٹ سے گرتی ہیں چھوپی جان تمہاری — ایسا نہ ہو مر جائے ید اللہ کی پیاری

مانجائے کی مظلومی و تنہائی پہ روئے
اونٹوں کو بٹھا دو تو بہن بھائی پہ روئے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۳

روانگی کوفہ

جب لٹ کے کربلا سے اسیر ستم چلے
سجادؑ سر برہنہ بدردو الم چلے
روتے سروں کو پیٹتے پابند غم چلے
زینبؑ نے لاشِ شہ سے کہا بھائی ہم چلے
مرنے سے آپ کے میں یہ ایذا اٹھاتی ہوں
دربار میں یزیدؑ کے سر ننگے جاتی ہوں

ہے ہے مرے مسافر کرب و بلا حسینؑ
ہے ہے مرے غریب مرے مہ لقا حسینؑ
ہے ہے تجھے نہ پانی کا قطرہ ملا حسینؑ
ہے ہے تمام تن ترا ٹکڑے ہوا حسینؑ
پیاسے گلے پہ خنجر بیداد چل گیا
ہے ہے تڑپ تڑپ کے ترا دم نکل گیا

اے نینوا علی کی بضاعت تجھے ملی
اے کربلا خدا کی امانت تجھے ملی
اے خاک میری ماں کی ریاضت تجھے ملی
اے اے زمینِ شمع امامت تجھے ملی
دامن ترا بھرا میری کھیتی اجڑ گئی
سر میں تیری بعد حسینؑ زینبؑ کے پڑ گئی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ کہہ کے سر کو پیٹ کے روتی وہ دل جلی — اگر بخت سے حال مرے دیکھو یا علیؑ
گردن رسن میں آپ کی بیٹی کی بے بندھی — کہتی یہ ماریہ سے وہ با چشم تر چلی

ہے ہے میں کربلائے معلیٰ میں لٹ گئی
پردیس میں آ کے برادر سے چھٹ گئی

کیا لطف زندگی کا جو نقشہ بگڑ گیا — کیونکر نہ تڑپوں آہ بڑا پیچ پڑ گیا
اس قافلہ کا قافلہ والا بچھڑ گیا — ہے ہے ہمارا کیسا بھرا گھر اجڑ گیا

پردیسیوں نے چھاؤنی جنگل میں چھائی ہے
بھائی نے میرے ایک نئی بستی بسائی ہے

وہ مان بلا کے ہم سے دغا کی لعینوں نے — کیا کیا ہم پہ جور و جفا کی لعینوں نے
کچھ بھی ذرا نہ شرم و حیا کی لعینوں نے — گردن قفا سے شہ کی جدا کی لعینوں نے

خیمے جلا کر اہلِ ستم شاد ہو گئے
ہم کربلا میں آن کے برباد ہو گئے

بھائی یہ میرے سامنے تیرے چلا کئے — تیغ و تبر بدن پہ برابر لگا کئے
شبیر شکر شکر ہی منہ سے کہا کئے — او تر انہ شمر سینہ سے بے سر جدا کئے

روتی رہی میں وہ سر شبیرؑ لے گیا
بھائی کی میرے خون بھری تصویر لے گیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فریاد ہم غریبوں کی سنتا نہیں کوئی — کس سے کہیں جو ہم پہ مصیبت گزر گئی
چادر بھی منہ چھپانے کو ستر پر نہیں رہی — سر کھولے شہر شام میں آئی ہیں دل جلی

اعداء ہمیں دکھا کے سر شہ رولاتے ہیں
اب سامنے شقی کے مجھے لے کے جاتے ہیں

زینبؑ سے سن کے رونے لگے ساکنان شام — پھر اس طرح سے پیٹ کے سر کو کئے کلام
بتلاؤ اے ستم زدہ کیا ہیں تمہارے نام — تیروں کی نوکوں پر جو چڑھے ہیں یہ سر تمام

سردار اس میں کون ہے اور کس کے سر ہیں یہ
کس برج کے ستارے ہیں کس کے قمر ہیں یہ

بانو نے دیکھ کر سر اکبرؑ کو یہ کہا — اٹھارویں برس یہ چھٹا مجھ سے مہ لقا
کن کن مصیبتوں سے اسے میں نے پالا تھا — مجھ سے چھڑا کے لے گئی اک آن میں قضا

جنگل بسایا گھر مرا ویران کر گیا
نیزہ جگر پہ کھا کے جوانی میں مر گیا

پھر بولی دیکھ کے سر اصغرؑ وہ نوحہ گر — مجھ بے نصیب ہی کا تھا شش ماہ کا پسر
صدمہ جو پیاس کا ہوا ننھی سی جان پر — منہ سے زبان نکال دی ہونٹوں پہ پھیر کر

تیر ستم کے لگتے ہی نقشہ بدل گیا
ہچکی کے ساتھ لب سے دم نکل گیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

دولھا کے سر کو دیکھ کے مادر یہ کہتی تھی — مجھ دل جلی کا لاڈلا فرزند ہے یہی
ہے اونٹ پر اسی کی دلہن سر کو پیٹتی — حلقوم پر چھری اس نوشاہ کے چلی

سینہ پہ روز عقد سناں اسی نے کہائی ہے
جاتی ہے قید ہو کے دلہن یہ دوھائی ہے

عباس کی یہ زوجہ پکاری بہ اشک و آہ — سقہ بھی بنا تھا سکینہؑ کا رشک ماہ
دریا پہ لے گئی تھی بھتیجی کی اس کو چاہ — اعدائے دیں نے روکی تھی آکر اسی کی راہ

یہ ہے نشان علیؑ کا نثار اسکی شان کے
شانے سے ہاتھ کاٹے گئے اسی جوان کے

سر پیٹ کر یہ زینبؑ بیکس نے پھر کہا — آگے سروں کے نیزے پہ جو سر ہے چاند سا
ہے یہ حسینؑ ابن علیؑ شاہ کربلا — نانا نبیؐ اسی کے ہیں اور ماں ہے فاطمہؑ

مظلوم و بیوطن ہے یہ اور خستہ تن ہوں میں
بے غسل و بے کفن ہے وہ اور اسکی بہن ہوں میں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۴

ورودِ کوفہ

جس دم شہیدِ سرور قلعہ شکن ہوئے
کوفی تمام دشمنِ جانِ حسنؑ ہوئے
لے کر حرم کو شاہ غریب الوطن ہوئے
اُمِّ حبیبہ کو بڑے رنج و محن ہوئے
مل مل کے سب سے وہ جگر افگار رہتی تھی
لیکن جدا قدم سے نہ زینب کے ہوتی تھی

کہتی تھی کب کنیز کو بی بی بلاؤ گی
مشتاق کو تو دل سے سنا اپنے بھلاؤ گی
ناچیز کو جمالِ مبارک دکھاؤ گی
پھر بھی دیار میں کبھی کوفے کے آؤ گی
تسکین ہوتی ہے دلِ پُر اضطراب کو
دیکھیں خدا دکھاتا ہے کس دن جناب کو

راہی ہوئے غرض حرم نامدار ہائے
اور ہو گئے حسین غریب الدیار ہائے
دنیا سے اٹھ گئے حسن دل فگار ہائے
دشتِ بلا میں حشر ہوا آشکار ہائے
آلِ رسول رنج و مصیبت میں گھر گئی
سیدؑ کے خشک حلق پہ تلوار پھر گئی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کوفہ کی سمت ہو کے بہم اہل شہ چلے — محبوب حق کے پیاروں کے نیزوں پہ سر چلے
سر پیٹتے ہوئے حرم نوحہ گر چلے — زنجیر پہنے عابد بیمار و الا گھر چلے
گر چاہتے تو دم میں الٹتے جہان کو
پر شکر کر کے شاہ نے روکا زبان کو

یاں اسطرح رواں ہوا ان ڈوں کا کارواں — کوفے میں جشن عیش کا ساماں ہوا عیاں
پہنے لباس فاخرہ ہر ایک ہے شاداں — ہیں بے نقاب فاطمہ زہرا کی بیٹیاں
سامان ہر اک سمت کو ہے زیب و زین کا
فریاد ہے کہ جشن ہے قتل حسینؑ کا

پھرتے ہیں شاد شاد زن و مرد ادھر ادھر — آپس میں تہنیت کوئی دیتا ہے آن کر
کچھ عورتیں بھی ام حبیبہ کے آئیں گھر — بولیں کہ تم کو جشن کی شاید نہیں خبر
مجمع دو راستہ ہے صغار و کبار کا
آتا ہے سر سناں پہ کسی تاجدار کا

کنبہ بھی ساتھ ساتھ ہے حیران دیکھ لو — شہزادیوں کے قید کا سامان دیکھ لو
سب بیبیوں کا چاک گریبان دیکھ لو — گو لٹ گئے ہیں پر ہے عجب شان دیکھ لو
سر زانوؤں پہ شرم و حیا سے جھکائے ہیں
اس طرح کے کبھی نہیں محمل سے آئے ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اک آہ سرد کھینچ کر بولی وہ باوفا — بنتِ نبی کی مجھ پہ ہے تاکید یہ سدا
یعنی کہ قیدیوں کا تماشا نہ دیکھنا — کیا جانئے یہ کون ہیں آفت کے مبتلا
کس طرح ان کے حال پہ شادی نہ غم کروں
یہ بی بیاں تو سوگ میں ہوں میں خوشی کروں

شوہر مرا سفر میں ہے لوگوں یہاں نہیں — بے اذن اس کے جا نہیں سکتی ہوں میں کہیں
حد سے زیادہ عورتیں جس دم مصر ہوئیں — ناچار آئی بام پہ ساتھ ان کے وہ حزیں
کوٹھے پہ تک کے حشر کے ساماں نظر پڑے
کالے نشان فوج بد ایماں نظر پڑے

ناگاہ در دو رنج کے ساماں عیاں ہوئے — نیزوں پہ فرقہائے شہیداں عیاں ہوئے
اٹھارہ آفتاب درخشاں عیاں ہوئے — کرتے ہوئے تلاوتِ قرآں عیاں ہوئے
دیوار و در بھی خم ہوئے تسلیم کے لئے
اٹھی یہ دل کو تھام کے تعظیم کیلئے

یہ حال تھا کہ صاحب ماتم نظر پڑے — آلِ نبیؐ بدیدہ پُرنم نظر پڑے
اونٹوں پہ سب بتول کے ہمدم نظر پڑے — زنجیر پہنے عابدِ پُرغم نظر پڑے
درجے یہ ہیں حبیب الٰہی کی آل کے
گالوں سے خون بہتا ہے کوڑے سال کے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کہتی تھی ہاتھ اٹھا کے وہ معصوم بار بار — ہے شدت عطش سے کلیجہ مرا فگار
پانی کوئی پلا دے مجھے بہر کردگار — واجب ہے مجھ پہ رحم کہ ہوں سخت بیقرار
جو پیاسا مر گیا ہے میں اس کی کمائی ہوں
بیکس ہوں بے پدر ہوں فلک کی ستائی ہوں

ناداں کے بیان پہ روئی وہ زار زار — جھالوں سے پکار کے بولی وہ دل فگار
ٹھہرا لو ایک دم کیلئے اونٹوں کی قطار — پانی اسے پلا لوں تو آگے ہے اختیار
چھوٹے سے سن میں مورد رنج و تعب ہے یہ
اے نار لو عطش کے سبب جاں بلب ہے یہ

رحم آگیا ٹھہر گئے شامی بدسر — لے آئی جام آب اس دم وہ دوڑ کر
کی عرض پیجئے اسے صدقے میں آپ پر — کیجئے دعا خدا سے میرے واسطے مگر
پیش خدا ہے قدر بڑی خستہ حالوں کی
ہوتی ہے مستجاب دعا خوردسالوں کی

بھر لائی اشک آنکھوں میں لخت دل حسینؑ — گویا ہوئی یہ اُمِّ حبیبہ بشور و شین
شوہر سفر میں جب سے ہے مجھ کو نہیں ہے چین — کیجئے دعا یتیم نہ ہوں میرے نور عین
وارث سے اپنے یہ جگر افگار چھٹ نہ جائے
تم بھی میرا کی طرح مرا راج لٹ نہ جائے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

لیکن اس امر خاص میں فرمایئے دعا — یعنی کنیز حضرت زینب ہے فدا
دیکھوں جمال پاک جگر بند مرتضیٰ — آنکھیں ملوں تو قدوم مبارک پہ میں سدا

شبّیر کی شتاب زیارت نصیب ہو
کیجئے دعا کہ مجھ کو یہ دولت نصیب ہو

اس ذکر سے تڑپ گئی دل بند مرتضیٰ — گویا ہوئی یہ دل میں کہ افسوس کی ہے جا
ایسا فلک نے خاک میں ہم کو ملا دیا — اپنے بھی آہ بھول گئے وا مصیبتا

زینبؑ کو بنت شیر خدا جانتے نہیں
افسوس روشناس بھی پہچانتے نہیں

مشتاق ہے حسینؑ کی یہ سوختہ جگر — کیوں کر اسے میں بھائی سے مرکی دوں خبر
حسرت ہے دیکھنے کی مرے اس کو کس قدر — کس طرح اس سے حال کہوں اپنا سر بسر

کوکھ اجڑی اور بیاروں موئی دل جلی ہوں میں
منہ سے نہیں نکلتا کہ بنت علی ہوں میں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۵

ورود کوفہ

ہفتاد و دو تن کے لئے جب رو چکے عابدؑ
زخم شہدا آنسوؤں سے دھو چکے عابدؑ
بیوؤں کی ردا اپنی عبا کھو چکے عابدؑ
اور قافلہ سالارِ حرم ہو چکے عابدؑ
پرسانہ دلاسہ دیا بے کس کو کسی نے
زنجیر میں جکڑا اسے بس فوج شقی نے

وہ شدت تب اور مسیحا سے بچھڑنا
وہ سوجے ہوئے پاؤں میں زنجیر کا پڑنا
اور کہہ کے یہ ہر ایک قدم پاؤں رگڑنا
غش آتا ہے اے شیر خدا ہاتھ پکڑنا
اعدا سے یہ کہنا نہ دوا دو نہ غذا دو
میں راہ چلوں جلد مجھے آب پلا دو

فاقہ سے کئی دن کے ہوں پانی دو خدارا
تا راہ کے چلنے کا ہو کچھ مجھکو سہارا
وہ کہتے تھے کیا ہم نے لیا ہے یہ اجارا
نے جائیں گے جی چاہے گا جس طرح ہمارا
یوں کہتے ہے کو تم پیاس کی شدت سے چلو گے
ہر ایک قدم درّے کی ضربت سے چلو گے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اس طرح سے ہے راوی جانسوز نے لکھا — وہ قافلہ جس وقت درِ کوفہ پہ آیا
دروازہ پہ اک لاشہ ٹکتا ہوا دیکھا — اک درد اسیروں کے جگر میں ہوا پیدا

زینبؑ نے کہا چھاتی پھٹی جاتی ہے لوگو
اس لاش سے کچھ اور ہی بو آتی ہے لوگو

رو رو کے پھر اس طرح سے عابدؑ کو پکاری — یہ لاش ہے کس بیکس و مظلوم کی واری
اس کے لئے بیتاب ہے کیوں روح ہماری — اس لاش کی تنہائی پر دل کرتا ہے زاری

کیوں بے کفن اس شہر میں یہ زار و حزیں ہے
کیا قبر بنانے کی یہاں رسم نہیں ہے

رو کر کہا عابد نے کہ یہ رونے کی جا ہے — یہ لاش ہے اس کی جو غریب الغربا ہے
یہ اس کا ہر اول ہے جو بیگور پڑا ہے — یہ مسلم مظلوم ہے یہ میرا چچا ہے

آوارہ وطن بیکس و مظلوم یہی ہے
مظلوم وکیلِ شہ مغموم یہی ہے

پھر غور سے اس لاش کو زینب نے جو دیکھا — تھے داغ کئی لاش کے پاؤں پہ ہویدا
رو کر کہا عابدؑ سے کہ یہ بیل ہے کیسا — عابد نے کہا مرنے پہ بھی دی انہیں ایذا

باندھا قدِ لاش میں اعدا نے رسن کو
کوچوں میں پھرے کھینچتے آوارہ وطن کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مادر سے رقیہ نے یہ تب رو کے پوچھا — اے والدہ یہ لاش مرے باپ کی ہے کیا
یہ لاش پدر کی ہے تو میں بھی کروں مجرا — وہ بولی ہاں لاڈلی یہ ہے ترا بابا

لاشہ یہاں لٹکایا ہے سر کاٹ لیا ہے
مظلوم پدر کا ترے یہ حال کیا ہے

جب ننھے سے ہاتھ اس نے اٹھائے بدل زار — اور دور سے لاشے کی بلائیں لیں کئی بار
پھر رو کے یہ چلائی کہ اے والد غم خوار — تسلیم کو آئی ہے یتیم آپ کی دلدار

سر کٹ گیا اے عاشق غفار تمہارا
کس طرح سے اب دیکھوں میں دیدار تمہارا

بابا تری بیٹی پہ مصیبت ہوئی کیا کیا — ظالم نے سکینہؑ کو طمانچہ جو لگایا
تب اس کو بچانے لگی رو رو کے میں دکھیا — میں کیا کہوں بے رحم نے جیسا مجھے گھر کا

دل کانپ رہا تھا مرا اور آنسو رواں تھے
میں آپ کو چلاتی تھی سو آپ کہاں تھے

روداد سنی جب کہ رقیہ سے یہ ساری — تب لاشہ مظلوم پہ لرزہ ہوا طاری
اور حلق بریدہ سے یہ کلمہ ہوا جاری — اب صبر کرو روح ہے بے چین ہماری

سر ہم نے تو صدقے سر مولا پہ کیا ہے
اور تم کو کنیزی میں سکینہؑ کی دیا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۶

ورودِ کوفہ

آئے قریبِ کوفہ جو مہمانِ کربلا
غل تھا کہ آئے عترتِ سلطانِ کربلا
کربِ وبلا میں ہیں جو اسیرانِ کربلا
پیشِ نظر ہے حال پریشانِ کربلا
لاکھوں ستم جو راہ میں ان سب پہ ہوتے تھے
کرتے تھے یاد وارثوں کو اور روتے تھے

لکھا ہے یہ کتاب صحیحہ میں مومنو
محبوس تھے جو کوفہ میں مختار نیک خو
ان کو نہ یہ خبر تھی کیا قتل شاہ کو
لائے میانِ کوفہ سرِ شاہ کینہ جو
محبوس ہو کے عابدِ بیمار آئے ہیں
جنت سے رونے احمدِ مختار آئے ہیں

مابین قید کہتا تھا مختار باوفا
کچھ غم نہیں جو قید مصیبت میں ہوں بھلا
میری خبر سنیں گے اگر سبطِ مصطفا
مشکل کشا کے صدقے سے جاؤں گا رہا
گردش زمانے کی ہے نہ قسمت کا پھیر ہے
آقا کو میرے کوفہ میں آنے کی دیر ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مختار کے تو تھے یہ سخن اور یہ کلام — اس کی نہ تھی خبر انہیں مارے گئے امام
لشکر جو تھا قلیل ہوا قتل وہ تمام — ہمشکل مصطفےٰ ہے نہ عباس تشنہ کام

اکبرؑ نے نیزہ کھایا ستم پر ستم ہوئے
سقائے اہلبیت کے شانے قلم ہوئے

قائم ہیں زندہ اور نہ زینبؑ کے لاڈلے — مرنے کے بعد تیغوں سے کاٹے گئے گلے
اصغر جو چھ مہینے کے تھے ناز سے پلے — جنت میں جا کے پہنچے نہ وہ گھٹیوں چلے

سجادؑ اک بچے ہیں سو صدمے اٹھائے ہیں
بابا کے سر کے ساتھ اسیری میں آئے ہیں

ابن زیاد کی یہ تقید تھی بار بار — رانڈوں پہ شوق سے کریں سب ظلم بیشمار
جو رحم ان پہ کھائے گا ہوگا گناہ گار — چادر نہ اوڑھنے کے لئے دینا زنہار

سر ننگے ہوں بندھے ہوئے رسی سے ہاتھ ہوں
حاضر اسیر سب سر سرور کے ساتھ ہوں

ناگاہ آئے محفل حاکم میں سب اسیر — سر ننگے بال کھولے بہ رنج و تعب اسیر
غیرت کے مارے مرتے تھے مقبول رب اسیر — روتے تھے وارثوں کو بحال عجب اسیر

کس منہ سے وہ بیان کروں جو ظلم ہوتے تھے
ابن زیاد ہنستا تھا سجاد روتے تھے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بیٹھا ہوا تھا حاکمِ بے پر اک طرف — طشتِ طلا میں تھا سرِ شبّیر ایک طرف
سر ننگے سب تھے صاحبِ تطہیر ایک طرف — غم کھا رہے تھے عابدِ دلگیر ایک طرف

تازہ جو بیکسوں پہ مصیبت پڑی تھی آہ
ہاتھوں سے منہ کو ڈھانپے سکینہ کھڑی تھی آہ

بولا زیاد فخر عبید اللہ زیاد — لاؤ اسے جو قید ہے مختار خوش نہاد
آئندہ پھر نہ کوفے میں ہم سے کرے فساد — مارے گئے وہ جن سے کہ رکھتا تھا اعتقاد

آقا کا سوگ چاہیے رکھنا غلام کو
دیکھے سرِ حسین علیہ السلام کو

یہ کہہ کے کچھ پیادے روانہ کئے شتاب — مختار کے جو پاس گئے خانماں خراب
بولے کیا ہے قید میں بادیدۂ پرآب — برپا ہے جشنِ قتلِ شہِ آسماں جناب

حاضر ہو چل کے تو بھی بڑا اژدہام ہے
محفل ہے آج جشن کی دربارِ عام ہے

یہ سن کے اپنے ہاتھوں کو مختار نے ملا — پوچھا کہاں کا شاہ تھا جس کا کٹا گلا
کہنے لگے پیادے وہ تھا شاہِ کربلا — پیاسا تھا جس پہ خنجرِ ظلم و جفا چلا

وہ بولا ٹکڑے ٹکڑے دل اپنا تمام ہے
للہ یہ بتاؤ کہ کیا اس کا نام ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کہنے لگے پیادے کہ کیا پوچھتا ہے نام — باتیں نہ کر زیادہ نہیں دیر کا مقام
خود چل کے دیکھ لینا سر شاہ تشنہ کام — ناموس اس کا جتنا ہے وہ قید ہے تمام
جس جا اس کا سر ہے تجھ کو بھی لے چلائے گا وہاں
دریافت اس کا نام بھی ہو جائے گا وہاں

مختار جا کے پہنچا جو دربارِ عام میں — دیکھا وہاں امیر ہیں کچھ از دہام میں
روتی ہیں رانڈیں ماتم شاہ انام میں — سب خوش ہیں اہل کوفہ میں و اہل شام میں
اک لڑکی کہہ کے ہائے پدر واں جو روتی ہے
رونے نہ پائے کوئی یہ تاکید ہوتی ہے

یہ دیکھتا جو آگے بڑھا وہ نکو نہاد — دیکھا کہ بیٹھا خوش ہے عبید اللہ زیاد
کہتا ہے فضل حق سے بر آئی مری مراد — مانند عید جشن ہے ہر اک ہے شاد شاد
دربار دشمنوں سے سارا بھرا ہوا
طشتِ طلا میں سر پر خوں دھرا ہوا

حیراں ہوا یہ دیکھ کے مختار خوشخصال — پھر دیکھا غور سے تو یہ کرنے لگا مقال
یہ تو سرِ حسینؑ ہے رشکِ مہ کمال — ہے ہے شہید ہو گیا کیا فاطمہ کا لال
کیا کیا تھیں حسرتیں دلِ اندوہناک میں
ارماں مچل کے رہ گئے سب اپنے خاک میں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۷

حال راہِ شام

جب شام کے قریب حرم کا گذر ہوا
سردار فوج شام رواں بیشتر ہوا
دربار میں یزید کے داخل عمرؑ ہوا
شدت سے شاد حاکم بیداد گر ہوا
بولا عمرؑ کہ آج عجب دن ہے عید کا
آتا ہے سر کٹا ہوا شاہِ شہید کا

ابنِ معاویہ نے سنا جب یہ ماجرا
مارے خوشی کے تخت سے وہ اٹھ کھڑا ہوا
اپنے گلے سے اس نے عمرؑ کو لگا لیا
بولا کہ ملک لے تجھے میں نے عطا کیا
رخنہ جو سلطنت میں مری تھا مٹا دیا
تو نے نشانِ احمدؐ و حیدرؑ مٹا دیا

یہ کہہ چکا جو حاکمِ مردود بد گہر
بولا عمرؑ سے جنگ کا اب تو بیان کر
بولا عمرؑ کہ طول ہے وہ حال سر بسر
فی الحال عرض کرتا ہوں تجھ سے میں مختصر
بجاؑد کے سوا، کوئی باقی رہا نہیں
مرنے تلک حسینؑ کو پانی دیا نہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

زہرا کی بہویں بیٹیاں سب ہیں برہنہ سر — بٹھلا کے ان کو لایا ہوں میں ننگے اونٹوں پر
نیزے کی نوک پر ہے سرِ شاہ بحر و بر — اور سترہ سر اور ہیں نیزوں پہ خوں سے تر
ہے کون سخت بات جو منہ سے کہی نہیں
زینبؑ کے منہ چھپانے کو چادر بھی دی نہیں

بولا لعیں کہ صبح سے ہے مجھ کو انتظار — ساعات تک تو آچکا ہے فوج کا گزار
کیوں جلد قیدیوں کو نہیں لاتے ہیں سوار — اونٹوں پہ ہیں سوار اسیران دل فگار
لا جلد انتظار کی طاقت رہی نہیں
پیدل تو ساتھ اہل حرم کے کوئی نہیں

جس دم عمرؑ سے حاکمِ بے دین نے کہا — اس سنگدل نے کھینچ کے اک آہ رو دیا
کہنے لگا کہ کیا کہوں میں تجھ سے ماجرا — ہے ساربان آلِ محمدؐ پیادہ پا
شبیر کے پسر کو شتربان بنایا ہے
وہ ننگے پاؤں کوفے سے تا شام آیا ہے

پہنے ہے اک طوق سلاسل وہ ماہ وش — بیمار ہے ضعیف ہے اور اس پر فاقہ کش
اس پر حضور شاہ سے ہے شدتِ عطش — کیونکر چلے وہ جلد کہ آتے ہیں غش پہ غش
حاکم نے پوچھا کیا اسے پانی دیا نہیں
بولا عمرؑ ابھی تو اس نے پیا نہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سن کر عمرؑ سے حاکم بیدیں نے یوں کہا — اک اونٹ پر بٹھا کے اسے جلد یاں لے آ
عابدؑ کے پاس جا کے عمرؑ نے یہ تب کہا — لے ہو سوار حکم ہوا ہے یزیدؑ کا

حاکم کو سن کے حال تیرا رحم آیا ہے
تجھ کو شتاب سامنے اپنے بلایا ہے

سن کر یہ حکم حاکم مردود نابکار — رونے لگے کمال ہی سجادِ دل فگار
کہنے لگے کہ خاک میں ہوں اونٹ پر سوار — پیدل ہیں میرے ساتھ میرا جدِ نامدار

میرے الم سے دادی میری ملتی ہاتھ ہے
پیدل بتولؑ نیزہ بخولی کے ساتھ ہے

کہنے لگا پکار کے سجادِ نیک خو — پوتا علیؑ کا آتا ہے اے ظالمو ہٹو
بیمار کو اسیر کو سید کو راہ دو — راہڑوں کے سر کھلے ہیں مخاطب ادھر نہ ہو

کیا غور سے اسیروں کو بس دیکھتے ہو تم
کنبہ نبیؐ کا قید ہے کیا دیکھتے ہو تم

حیرت مجھے یہی ہے کہ تم دیکھتے ہو کیا — زہراؑ کی بہوئیں بیٹیاں آتی ہیں بے ردا
زینبؑ کا سر نہیں ہے یہ زہراؑ کا سر کھلا — تم اس کو سر سمجھتے ہو آتی نہیں حیا

بھیجا کفن نہ شاہ کے لاشے کے واسطے
آتے ہو قید لے کے تماشے کے واسطے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۸

راہ شام

جب بعد عصر کٹ گیا تن سے سرِ امام — لکھتے ہیں راویانِ جگر سوز یہ کلام
مقتل میں ابن سعد نے شب بھر کیا مقام — ہنگامِ صبح شام کو راہی ہوئے تمام

سردار کارواں سرِ شاہ امم بنا
اور سوئے شام جانے کو نیزہ قدم بنا

راہی تھے ملکِ شام کو اعدائے بدگہر — اک باغ نو دمیدہ پڑا راہ میں نظر
بلوا کے باغبانوں کو کہنے لگا عمر — تعمیر کس نے باغ کیا اس مقام پر

ہر ایک باغباں نے کہا اس پلید سے
یہ باغ تو لگایا ہے حکم یزید سے

اس باغ سے یزید کا تھا بس یہ مدعا — جب فتح کر کے شام کو لشکر پھرے مرا
یاں شب کو رہ کے جشن کی محفل کریں بپا — اِک دن میں کام ہم نے مہینوں کا ہے کیا

تیار بھی ہنوز نہ یہ بوستاں ہوا
اور کربلا میں باغ پیمبرؐ خزاں ہوا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ باغ غیر کا نہیں سمجھو تم اپنا گھر — چاہو اسی چمن میں تو شب باش آن کر
یہ تیری طبع ہو گی شگفتہ نہ اے عمر — یعنی ابھی نہ سبزہ نہ گل ہے نہ ہے ثمر

وہ بولا خیر شب کو میں سو رہوں گا چین سے
دل تو مرا شگفتہ ہے قتلِ حسینؑ سے

پھر بولا باغبانوں سے کچھ دل میں سوچ کر — یہ باغ تو دمیدہ ہے گو بے گل و ثمر
شاخوں میں سر شہیدوں کے لٹکا دو سر بسر — ہوں گے گل و ثمر سے بھی لائق زیادہ تر

ترتیب جشن فتح سے دے کر مکان کو
بس اس روش سے دیکھئے بوستان کو

القصہ باغیوں نے کیا باغ میں مقام — شاخوں میں سر شہیدوں کے لٹکا دیئے تمام
زہراؑ کی روح کہتی تھی کیوں چرخ نیلفام — ماتم میں آلِ فاطمہ عشرت میں اہلِ شام

تحریر میرے دل کو کیا داغ کے لئے
زہراؑ کے پھول توڑے ہیں اس باغ کے لئے

راوی نے یہ لکھا ہے کہ بیٹے جو کی نظر — اصغرؑ کا اور حسینؑ کا اک شاخ پر تھا سر
خورشید کے قریں کلِ خورشید کا گذر — پھر پھر کے دیکھتا تھا سرِ شاہِ بحر و بر

اور زیرِ شاخ پیٹ کے زہراؑ تو روتی تھی
دونوں سروں پہ روحِ علیؑ منڈلاتی تھی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اک شاخ میں سرِ علی اکبرؑ تھا آشکار — دکھلا رہا تھا صاف گلِ تازہ کی بہار
لٹکا تھا اک طرف سرِ عباسِ نامدار — زینبؑ کے نونہالوں کے سر دونوں غنچہ دار

وہ دونوں فدیہ سبطِ جنابِ رسولؐ کے
چھوٹے بڑے وہ پھول ریاضِ بتولؑ کے

بے فصل اس چمن میں ہوا موسمِ بہار — بے میوہ ہر شجر ہوا اک دم میں میوہ دار
ہر اک سرِ بریدہ کا تھا فیض آشکار — گردن تھی شاخ شاخ کی احساں سے زیرِ بار

حورانِ خلد چار طرف اشکبار تھیں
شاخوں پہ بلبلوں کی طرح بیقرار تھیں

ناگہ عمر پکارا کہ اہلِ حرم کو لاؤ — اُن کو بھی اس چمن کا تماشہ ذرا دکھاؤ
کیا باغ تازہ پھولا ہے مژدہ انہیں سناؤ — پھر تو یہ قیدیوں کو تقید تھی جلد آؤ

آیا چمن میں کنبۂ شہِ مشرقین کا
زنجیر پہنے سر دخراماں حسینؑ کا

میں کیا کہوں اسیروں کا اس دم ہوا جو حال — دل سب کا ہو گیا روش سبزہ پائمال
شاخوں میں تو شہیدوں کے سر پھول کے مثال — سنبل کی طرح بیبیاں کھولے تھیں سر کے بال

سب مثلِ عندلیب قفس نالہ کش ہوئیں
داغِ غریبِ وطن سے گلا غش ہوئیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

آئے جو باغ میں حرمِ حضرتِ رسولؐ — بولے فلک کو دیکھ کے وہ بیکسی و ملول
اے چرخ اس جفا سے ہوا کیا تجھے حصول — یہ باغ ہائے اور یہ خیر النساء کے پھول

تو نے چمن نبیؐ کا تو برباد کر دیا
ویران تھا یہ باغ سو آباد کر دیا

جس شاخ پر لٹکتا تھا سبطِ نبیؐ کا سر — بالی سکینہؑ اس کے تلے آئی دوڑ کر
پھیلا کے ننھے ہاتھ پکاری بچشمِ تر — گیسو تمہارے شاخ سے میں کھولدوں پدر

کیوں بابا جان گود میں بیٹی کے آؤ گے
یا آج بھی جدائی سے ہم کو رلاؤ گے

رستہ میں تو سکینہؑ کو تم نے کیا نہ پیار — ہم اونٹ پر سوار تھے تم نیزے پر سوار
اب آؤ گود میں کہ مرا دل ہے بیقرار — بابا تمہاری خون بھری شکل پر نثار

بیٹی کے پاس آؤ پیمبر کا واسطہ
اصغر کا واسطہ علیؑ اکبرؑ کا واسطہ

سمجھا رہی تھی بیٹی کو بانوئے خستہ جاں — مارا طمانچہ شمر نے بیکس کو ناگہاں
اور چھین لے گیا سرِ مولائے بیکساں — آنسو حسینؑ کے آنکھوں سے تھے رواں

گذرا ملال فاطمہؑ کی روحِ پاک پر
تھرا کے گر پڑا سرِ عباس خاک پر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۹

راہِ شام

جاتا ہے شہرِ شام کو کنبہ بتولؑ کا — لرزہ میں ہے مزار جنابِ رسولؐ کا
ہے یہ بیان خواہرِ سبطِ رسولؐ کا — لو بھائی جان سلام لو مجھ دلِ ملول کا
جو کچھ کہا تھا اس کو بجا لاتی ہے بہن
لو بھائی شہرِ شام کو جاتی ہے اب بہن

اے کربلا کے بنکے مسافر مرا سلام — اے دشتِ ماریہ کے مجاور مرا سلام
اے تشنہ کام کشتۂ خنجر مرا سلام — اے دکھ رسیدی بہن کے برادر مرا سلام
دیتی ہوں ضامنی میں تجھے کردگار کی
حافظ ہے کون لاش کا تجھ بے دیار کی

لکھتا ہے ایک راویِ غمگین یہ خبر — پہنچے جو اک مقام پہ یہ بانیانِ شر
بٹھلایا اہلِ بیت کو ایک جا برہنہ سر — آئے جو لوگ بہرِ تماشہ ادھر اُدھر
حالت تباہ ہو گئی آلِ رسولؐ کی
عزت کے ساتھ غش ہوئی جائی بتولؑ کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

غصہ بھی ساتھ قید تھی اہلِ حرم کے آہ — یہ دیکھ کر نہ ضبط ہوا اس سے مطلقاً
شانہ ہلا کے حضرت زینبؑ کو دی ندا — اے خواہرِ حسینؑ یہ لونڈی ہے تیرے فدا

صورت بگڑ گئی میرے آرام و چین کی
اٹھو تمہیں قسم ہے جنابِ حسینؑ کی

غش سے افاقہ حضرت زینبؑ کو جب ہوا — غصہ نے ہاتھ باندھ کے تب عرض یہ کیا
ارشاد ہے یہ مجھ سے جنابِ امیرؑ کا — مانے گا میری تین دعائیں میرا خدا

لونڈی ہوں فاطمہؑ کی علیؑ کی کنیز ہوں
درگاہ ذوالجلال میں میں بھی عزیز ہوں

ہر دکھ میں شریک رہی فاطمہؑ کے آہ — جھولا جھلایا شبر و شبیرؑ کا سدا
فاقے کئے الم بھی اٹھائے ہزار ہا — لیکن سوائے صبر نہ کچھ حق سے کی دعا

اب تاب کچھ نہیں ہے دلِ پرملال میں
کرتی ہوں شکوہ بارگاہِ ذوالجلال میں

یہ کہہ کے کانپتی ہوئی اٹھی وہ دل فگار — چہرے سے اپنے بال اٹھائے پھر ایکبار
منہ کر کے سوئے قبلہ یہ بولی بہ حالِ زار — اے خالقِ زمین و زمان میرے کردگار

حالت ہے غیر غم سے علیؑ و بتولؑ کی
یا کبریا تو آل ہے تیرے رسولؐ کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By www.jafrilibrary.com

یا کبریا نبیؐ کی رسالت کا واسطہ — یا کبریا علیؑ کی شہادت کا واسطہ
یا کبریا بتولؑ کی عصمت کا واسطہ — یا کبریا حسینؑ کی غربت کا واسطہ

برباد کردے لشکرِ قومِ جہول کو !
تشہیر کر رہے ہیں یہ آلِ رسولؐ کو !

یہ کہہ رہی تھیں حضرتِ فضہؑ کہ ایک بار — آیا جو جوش میں غضبِ قہرِ کردگار
لرزہ ہوا زمین کو تھرائے کو ہسار — نزدیک تھا کہ ہووے فنا قومِ نابکار

اللہ رے رحم بادشہ مشرقین کا
فضہ کے پاس جھک کے سرا یا حسینؑ کا

آواز دی یہ فضہ کو اے غم کی مبتلا — ہاں ہاں یہ فضہ کیا ذرا ہوش میں تو آ
فضہ یہ صابروں کی نہیں شان مطلقاً — صابر ہے وہ نہ رنج میں شکوہ کرے ذرا

واقف ہے تو تو سب مرے رنج و ملال سے
شکوہ کبھی پر سنا کبھی زہراؑ کے لال سے

بیٹا جوان مر گیا شکرِ خدا کیا — عباس نے قضا کی تو کی حمد کبریا
شکوہ سے بھوک پیاس کے لب تک ہلے نہ وا — تجھ کو بھی صبر چاہیے اے غم کی مبتلا

شکوہ سے تیرے خلق میں تباہی آئیگی
محنت ترے حسینؑ کی برباد جائیگی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۱۰

حال راہِ شام

پہنچا دیارِ شام میں جب سر امام کا
آراستہ تمام تھا بازار شام کا

مجمع تھا راستہ میں ہر اک خاص و عام کا
تھا سر برہنہ عترتِ خیر الانام کا

قیدی تھے سب اے ڈھوئے گرد و غبار میں
اور تھا دمک رہا تنِ سائد بخار میں

تھا سب کے آگے آگے وہی زار و ناتواں
طوقِ گراں گلے میں تھا پاؤں میں بیڑیاں

کھنچ سکتی تھی نہ ہاتھ سے اونٹوں کی رسیاں
ایذا رساں کو دیتی تھی زنجیر کی تکاں

خوں ہو گیا تھا خشک یہ امت کا جور تھا
گویا کہ سارے تن میں تشنج کا طور تھا

سر ننگے دیکھ دیکھ کے ہنستے تھے بے حیا
کہتا تھا کوئی ہے یہی کنبہ رسولؐ کا

دیکھو اسیری خلفِ ابن مرتضےٰ
دیکھو ہے ایک رات کی بیوہ کا سر کھلا

کنگنا بھی ہے بندھا ہوا دستِ حنائی میں
بستہ رسن بھی ہے کسی لاکھ کلائی میں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

جس نیزہ پہ دھرا تھا سرِ ابنِ مرتضیٰؑ ناگاہ چلتے چلتے وہ رستہ میں رُک گیا
ہر چند زور کرتا تھا خولی بے حیا پر ہوتی تھی جگہ سے نہ جنبش اسے ذرا

بازو تھکے یہ زور گھٹا اہلِ شام کا
لیکن نہ اُس جگہ سے بڑھا سر امام کا

تب لے کے تازیانہ بڑھا شمرِ بدیقیں آیا جناب سیدِ سجادؑ کے قریں
بدعت وہ کی کہ رہ گئی تھا کے سب زمیں سر اپنا پیٹنے لگی تب زینبِ حزیں

جب خونِ تازیانے میں دیکھا بھرا ہوا
کہرام اہلِ بیتِ نبیؐ میں بپا ہوا

اس ظلم پر تھا دیکھنے والوں کو بھی عجب نیزہ پہ رو رہا تھا سرِ شاہِ تشنہ لب
آکر قریبِ نیزہ یہ سجادؑ بولے تب کیوں میرے بابا آگے نہ بڑھنے کا کیا سبب

بیکس کو تازیانہ یہ اعدا لگاتے ہیں
اب مجھ سے تازیانے نہیں کھائے جاتے ہیں

اعجاز سے حسینؑ نے اس دم صدا دی اُشتر سے میری پیاری سکینہؑ ہے گر پڑی
دیکھے کوئی کہاں ہے وہ آغوش کی پلی بٹھلاؤ ڈھونڈھ کر اُسے تم اونٹ پر ابھی

اس واقعہ نے رانڈوں کے دل کو ہلا دیا
اُشتر سے نوحہ کو بنتِ علیؑ نے گرا دیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

زینبؑ نے اس گھڑی جو نظر کی اِدھر اُدھر — دیکھا کہ اک معظمہ بیٹھی ہیں خاک پر
کالا لباس جسم میں پہنے ہیں سر بسر — زانو پہ بنتِ شاہ کا رکھے ہوئے ہیں سر
آنسو رواں ہیں آنکھوں سے اور لب پہ آہ ہے
اس نیل گوں غبار پہ ہر دم نگاہ ہے

بنتِ علیؑ نے دیکھ کے یہ مہربانیاں — کی عرض بڑھ کے آپ پہ قربان میری جاں
احساں کیا وہ مجھ پہ کہ جس کا نہیں بیاں — دے اجر اس کا آپ کو خلّاقِ دو جہاں
ماں سر پرست فاطمہؑ بابا علیؑ نہیں
ہم بیکسوں کا پوچھنے والا کوئی نہیں

آگاہ ہوں کہ آپ کا ہے کیا حسب نسب — کیوں سر کہلا ہے آپ کا اس کا ہے کیا سبب
کیا نوجواں پسر سے ہوا ہجر ہے غضب — چہرے پہ خون کس کا ملا ہے بصد تعجب
یادِ شہادتِ شہ بیکس رلاتی ہے
بُو اس لہو سے تو مرے بھائی کی آتی ہے

فرمایا اُن مخدرہ نے تب بہ شور و شین — پہچانا تو نے مجھ کو نہ اے میری نورِ عین
میں وہ ہوں جس کو بعد فنا بھی ملا نہ چین — زانو پہ میرے کاٹا گیا ہے سرِ حسینؑ
زہراؑ ہے میرا نام فلک کی ستائی ہوں
میدانِ کربلا سے ترے ساتھ آئی ہوں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

گردن میں باہیں ڈال کے زینبؑ نے یہ کہا — اماں اُٹھائے ظلم جو ہم نے بیان ہو کیا
لشکر ہمارے بھائی کا سب قتل ہو گیا — یاں تک کہ چھ مہینے کا بچہ نہیں بچا

اُمڈی تھیں فوجیں آپ کے اک نورِ عین پر
لاکھوں کا تھا یورش تنِ تنہا حسینؑ پر

ناوک تھے اس قدر تنِ مجروح پر لگے — جب داہنے عذار کے بل خاک پر گرے
تیروں پہ قتل گہ میں معلق پڑے رہے — پہنچے زمین پہ شمر ستمگر کے بوجھ سے

لوگوں کے منہ کو آئے جگر دل الٹ گئے
دب دب کے اور زخم تنِ شاہ پھٹ گئے

کس طرح سے بیاں ہو سکنا حسینؑ کا — وہ اپنے ہاتھ پاؤں پٹکنا حسینؑ کا
حسرت سے سوئے خیمہ وہ تکنا حسینؑ کا — وہ شدتِ عطش سے پھڑکنا حسینؑ کا

لب کھولے وقتِ تشنہ دہانی حسینؑ نے
پایا نہ ایک بوند بھی پانی حسینؑ نے

لاشہ بھی دشتِ ظلم میں پامال ہو گیا — نیزے پہ بھی چڑھا سرِ فرزندِ مصطفیٰ
ملبوس چاک چاک تو اعدا نے لے لیا — غسل و کفن نہ بیکس و مظلوم کو دیا

جا ہے یہ خاک اُڑانے کی اور شور و شین کی
اب تک لحد بھی نہیں میرے حسینؑ کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۱۱

ملاقاتِ شیریں

شیریں کو جب حسینؑ نے آزاد کر دیا
زیور دیا حرم نے شہِ دیں نے زر دیا
لعل و گہر سے دامنِ امید بھر دیا
شہ بولے ہم کو موت نے وقفہ اگر دیا
پہلے تو کربلا کو مدینہ سے جائینگے
پھر کربلا سے ہو کے ترے گھر بھی آئینگے

شیریں نے تب کہا کہ کنیز آپ پر فدا
تنہا تم آؤ گے کہ مع آلِ مصطفیٰ
شہ بولے سارا کنبہ مرے ساتھ ہوئیگا
ہے قصد یہ پہ آگے جو کچھ مرضیِ خدا
اِک رات آن کر تیرے گھر بھی رہیں گے ہم
تکلیف کھانے پینے کی تجھ کو نہ دیں گے ہم

اب یوں بیان ہے راویِ شیریں کلام کا
شیریں بسوئے شام گئی غم کی مبتلا
واں اِک یہودی کی ہوئی زوجہ وہ باوفا
یاں بعد کتنے روز کے شہ نے سفر کیا
پہنچے جو کربلا میں وفورِ ملال تھا
نرغہ میں ظالموں کے محمدؐ کا لعل تھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اک دوپہر میں قتل ہوا لشکرِ حسینؑ — دریا پہ پیاسے مارے گئے یارِ حسینؑ
اعداد نے چاک چاک کیا پیکرِ حسینؑ — سر پیٹنے کی جا ہے کہ کاٹا سرِ حسینؑ
غل تھا کہ شہ نے وعدہ طفلی ادا کیا
امت پہ سر حسینؑ نے اپنا فدا کیا

روزِ ازل سے آج تلک یہ نہیں سنا — مرنے کے بعد بھی کوئی وعدہ کرے وفا
شیریں سے جو حسینؑ نے اقرار تھا کیا — وہ وعدہ بھی وفا کیا حضرت نے واہ واہ
کوفہ کو کاروانِ شہ بحر و بر چلا
نیزہ پہ سر حسینؑ کا شیریں کے گھر چلا

پہنچے قریبِ شام جو ناموسِ مصطفا — بلوے کئے کھڑے تھے تماشائی جا بجا
کہتا تھا کوئی کوفیوں نے آہ کیا کیا — ہے فیدا اک دلہن بھی اسیروں میں بے ردا
بنڈی ہے سر کھلے ہوئے کیا واردات ہے
نیزہ پہ سر بنے کا ہے کیسی برات ہے

اب اس طرح سے لکھتا ہے راوی معتبر — وہ اہلبیت محترم اور شاہِ بحر و بر
اک قلعہ کے قریب غرض پہنچے تنگ سر — کفار نے مقام کیا اس مقام پر
اعدا تو فرش کرتے تھے سونے کے واسطے
قیدی زمیں پہ بیٹھے تھے رونے کے واسطے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

شیریں جو تھی کنیز امامِ فلک جناب — اُس شب کو کیا وہ دیکھتی ہے اپنے گھر میں خواب
یہ کہہ رہا ہے خواب میں فرزندِ بوتراب — مہمان کی تو اصل دعوت میں ہے ثواب
مہمان کا اپنے تجھ کو نہیں کچھ بھی دھیان ہے
اِک شب کی شب حسینؑ ترا مہمان ہے

شیریں سے کہہ رہے تھے یہ شبّیرِ نامدار — ناگاہ آنکھ کھل گئی شیریں کی ایک بار
شوہر سے اپنے کہنے لگی ہو کے بیقرار — جاتو میاں شہر نہ کر دیر زینہار
لادے خبر یہی مرا مقصد تمام ہے
کیا مہماں حسینؑ علیہ السلام ہے

یہ بات سن کے شوہرِ شیریں رواں ہوا — نکلا جو اپنے گھر سے تو دیکھا یہ ماجرا
کچھ بیبیاں زمین پہ بیٹھی ہیں ایک جا — نیزے پہ سر کئے ہوئے استادہ ہیں جدا
اک ناتواں ہے اس کو عبادت کا شوق ہے
زنجیر بھاری پاؤں میں گردن میں طوق ہے

اور ایک فوج گرد ہے بے حد و انتہا — نوبت ہے اور نشان ہے اور خیمے جا بجا
آگر سپاہِ ظلم سے وہ پوچھنے لگا — یہ تو کہو ہے کون سا خیمہ حسینؑ کا
شوقِ زیارتِ شہِ عالی مقام ہے
کس خیمے میں حسینؑ علیہ السلام ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ظالم پکارے تجھ کے تجھے ہو گیا ہے کیا — سونے دے ہم کو رات کا ہے وقت یاں سے جا
خیمہ کہاں حسینؑ کہاں کیا نہیں سنا — مارا گیا وہ خیمہ جلا اور گھر لٹا

اس وقت جس حسینؑ کی تجھ کو تلاش ہے
بے گور کربلا میں پڑی اس کی لاش ہے

وہ مرد رو کے بولا مجھے کچھ خبر نہیں — میں نے سنا تھا آئی ہے یاں فوج شاہ دیں
لے آیا اس کو شمر سر شاہ کے قریں — دکھلا کے سر شہیدوں کے یہ بولا وہ لعیں

لے دیکھ مرتبہ تو شہ مشرقین کا
یہ سر حسینؑ کا ہے یہ کنبہ حسینؑ کا

شیریں کو جا کے شوہر شیریں نے دی خبر — بے ساختہ وہ گھر سے نکل آئی ننگے سر
نزدیک جب اسیروں کے پہنچی بہ چشم تر — یوں شکل شہر بانو پر اس کی پڑی نظر

اصغرؑ کا کرتا گود میں ہے خوں بھرا ہوا
بکھرے ہیں بال گھٹنے پہ ہے سر دھرا ہوا

شیریں نے پاؤں چوم کے تب یہ کیا بیاں — کیا آپ کے یہ سر پہ ہوا ظلم ناگہاں
تجھ کو بڑھایا آپ نے اے مخدومہ جہاں — آقا مرا حسینؑ ہے بتلائیے کہاں

یہ کیا ہوا کہ آپ کی حالت تباہ ہے
بی بی کہاں شہ رسالت پناہ ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بانو نے سر کو پیٹ کے شیریں سے تب کہا — وارث کا میرے خشک گلا تیغ سے کٹا
فوجِ یزید نے ہمیں محبوس کر لیا — اب ہم کو لے کے شام میں جاتے ہیں اشقیا

اس حالتِ خراب سے میں جا بجا پھری
لوٹی گئی اسیر ہوئی بے ردا پھری

شیریں میں لٹ گئی مرا شوہر ہوا تمام — اٹھارویں برس علی اکبرؑ ہوا تمام
کس کس کا تجھ سے نام لوں سب گھر ہوا تمام — بن دودھ چھ مہینے کا اصغرؑ ہوا تمام

الفت بہت تھی اس پسرِ شیر خوار سے
اصغرؑ کا کرتا سونگھ رہی ہوں میں پیار سے

عابدؑ کے پاس پھر گئی شیریں جگر فگار — پاؤں پہ گر کے کہنے لگی میں ترے نثار
فرمایئے کہ نذر کروں کیا میں بیقرار — آنکھیں جھلک کے بولے یہ سجادؑ نامدار

منہ دخترانِ فاطمہؑ کا بے نقاب ہے
دے اُن چادریں کہ یہ کارِ ثواب ہے

شیریں نے اپنے ہاتھ میں تب لیکے اک ردا — سر پہ اڑھا کے فاطمہ کبرا سے یہ کہا
تم تازہ ہو دلھن تمہیں روپوشی ہے ذرا — کبرا پکاری مجھ کو نہ چادر ابھی اڑھا

مقتل میں بے کفن مرے وارث کی لاش ہے
دے گر کفن کی تو اسے خاطر تلاش ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۱۲

ملاقات شیریں

جب حرم قلوہ شیریں کے برابر آئے
غل ہوا کعبہ سے مولا مع لشکر آئے
کہا شیریں نے کہ ارمان دلی بر آئے
مرے مولا مرے سلطان مرے سرور آئے
نورِ حق شانِ خدا قدرت باری دیکھو
جاؤ لوگو مرے آقا کی سواری دیکھو

حیدری صف میں حسینی علم آتے ہوں گے
ہاشمی دبدبہ ہاشم کا دکھاتے ہوں گے
نوبتی داخلہ کے طبل بجاتے ہوں گے
خضر اس قافلے میں پانی پلاتے ہوں گے
دل کو نورِ رخِ مولا سے تسلی ہو گی
کوہ پر طور کے مانند تجلی ہو گی

جن سے روشن ہے مدینہ وہ قمر آتے ہیں
جن کا معدن ہے نجف میں وہ گہر آتے ہیں
جن کا گھر عرش پہ ہے وہ مرے گھر آتے ہیں
یہ خبر اس کو نہ تھی نیزوں پہ سر آتے ہیں
کہہ رہی تھی کہ چراغ حرمین آتا ہے
اے مسلمانو مبارک کہ حسین آتا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بی بی گودی میں سکینہؑ کو بٹھائے ہوگی — چھاتی سے اصغرِ ناداں کو لگائے ہوگی
چاند کے ٹکڑوں کو دامن میں چھپائے ہوگی — دونوں پر گوشہ چادر کو اڑھائے ہوگی

یہ نہ معلوم تھا وارث نہیں اصغر بھی نہیں
تاج و مسند کہاں برقع نہیں چادر بھی نہیں

تھا خیال اس کو کہ چوگرد تو یاور ہوں گے — بیچ میں لشکرِ اسلام کے سرور ہوں گے
گھوڑوں پر ناقۂ زینبؑ کے برابر ہوں گے — پردہ محمل کا سنبھالے علی اکبرؑ ہوں گے

واں نہ محمل تھا نہ حشمت تھی نہ زیبائی تھی
سر شبیرؑ کے ہمراہ بہن آئی تھی

سنتی ہوں قاسمؑ و اکبرؑ کی ہوئی ہے شادی — دولہا آقا کا بھتیجا دلہن آقا زادی
دوں گی اس بیاہ کی میں نذر مبارک بادی — یہ نہ تھا علم کہ شادی میں ہوئی بربادی

گھونگٹ الٹا جو دلہن نے یہ تماشا دیکھا
بیاہ کے تخت پہ نوشاہ کا لاشہ دیکھا

شوکتِ آمدِ سادات کا سن سن کے بیاں — مرد و عورت ہوئے قریہ سے زیارت کو رواں
اور مدارات کا شریر نے کیا یاں ساماں — فرش آنکھوں کو کیا جھاڑ کے پلکوں سے مکاں

ظرف دھو دھو کے رکھے آب و غذا کی خاطر
کھانے تیار کیے آلِ عبا کی خاطر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مسند آراستہ کی سبطِ پیمبرؐ کے لئے
کشتیاں ہدیہ کی ذریتِ حیدرؑ کیلئے

جھولا دالان میں ڈالا علی اصغرؑ کیلئے
لاکے گلدستہ برابر چنے علی اکبرؑ کیلئے

جام شربت کے بھرے ابنِ حسنؑ کی خاطر
گنّا پھولوں کا منگا رکھا دلہن کی خاطر

رو کدی سامنے دروازہ کے پردہ کی قنات
اور چلائی یہ ہمسایوں کو وہ خوش ذات

صاحبو جوڑ کے ہاتھوں کو میں کہتی ہوں یہ بات
جب اترنے لگیں ساداتِ رفیع الدرجات

پاؤں مردوں کا نہ دروازوں سے بڑھنے دینا
اپنے لڑکوں کو بھی کوٹھے پہ نہ چڑھنے دینا

دفنِ زہرا کی تو تم نے بھی سنی ہوگی خبر
لونڈیاں رات کو نکلی تھیں جنازہ لے کر

ساتھ تابوت کے مردوں میں فقط تھے حیدرؑ
یا حسینؑ اور حسنؑ پیٹتے تھے سینہ و سر

گر پڑی صبح کو چادر جو سرِ زینبؑ سے
شمس طالع نہ ہوا چرخ پہ حکمِ رب سے

ناگہاں راہ میں برپا ہوا شورِ ماتم
سن کے مرنے کو ہوا دل ہل گئے بہتّر قدم

دیکھنے کو جو گئے تھے حشم شاہِ اُمم
وہ زن و مرد پھرے خاک اڑاتے باہم

سخت بے چین ہوئی طالبِ آرام حسینؑ
دل پہ انگشت شہادت سے لکھا نام حسینؑ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کہا شوہر سے خبر لا کہ یہ غل ہے کیسا — کس پہ آفت پڑی گھر کس کا لٹا کون موا
رونے والوں کو مری سمت سے جا کر سمجھا — بدشگونی نہ کرو آتا ہے ابنِ زہراؑ

یہ محل شکر کا ہے وقت مناجات کا ہے
داخلہ آج برا رندۂ حاجات کا ہے

عقدے کھل جائیں گے جب ہو نہ ملائیں گے حسینؑ — گر کوئی پیارے سے بچھڑا ہو ملائیں گے حسینؑ
مر گیا ہوگا جو کوئی تو جلائیں گے حسینؑ — جام صحت کے مریضوں کو پلائیں گے حسینؑ

ایک شبیرؑ کو اللہ نے کیا کیا بخشا
رخِ یوسف کفِ موسیٰ دمِ عیسا بخشا

ایک عورت نے یہ باہر سے پکارا ناگاہ — اری شیریں ترے ارمان ملے خاک میں آہ
گھر کا گھر ہو گیا خاتونِ قیامت کا تباہ — وارثِ آلِ نبی مر گیا انا للہ

ہم زیارت کو گئے تھے سو یہ محشر دیکھا
لے تری حضرت زینبؑ کو کھلے سر دیکھا

بے تحاشہ وہ یہ کہتی ہوئی دوڑی باہر — خاک منہ میں ترے کس منہ سے یہ دیتی ہے خبر
کون زینبؑ جسے دیکھ آئی ہے تو ننگے سر — وہ پکاری کہ حسینؑ ابنِ علیؑ کی خواہر

اک نقطہ میں ہی نہیں دیکھ کے سب آئے ہیں
رسماں باندھ کے شانوں میں علم لائے ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۱۳

ملاقات شیریں

جب کہ شیریں نے سنا سیدِ والا آئے
اُٹھ کے شوہر کو پکاری مرے آقا آئے
لے مبارک ہو شہ یثرب و بطحا آئے
عید ہے آج مرے گھر مرے مولا آئے
قلعہ روشن ہے شہ جن و بشر آتے ہیں
عرش اعظم کے ستارے مرے گھر آتے ہیں

دھیان رکھنا کہ جب پہنچے سواری حرم
بند و بست ان کے اترنے کا بہت ہو اس دم
آنے پائے نہ سرِ بام کوئی نامحرم
دخترِ فاطمہؑ ہے فخرِ جناب مریم
پردہ رو کے ہوئے عباس علی آئینگے
آپ حضرت انہیں محمل سے اتروائینگے

اتری یہ کہتے ہوئے کوہ سے شیریں ناگاہ
سب خوشی ہو کے پکارے کہ وہ ہے لشکرِ شاہ
غور سے تھم کے جو کی چار طرف اس نے نگاہ
دور سے اس کو نظر آئے علم ہائے سیاہ
غم کا ساماں ہے جدھر آنکھ اٹھا کر دیکھا
دامن کوہ میں اترا ہوا لشکر دیکھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بولی گھبرا کے وہ لوگو کوئی دیکھو تو لشکر — یہ تو ہے صاف سپاہِ حسد و کینہ و جور
مطلقاً ان میں جو انانِ عرب کے نہیں طور — فوجِ شبیرؑ کہاں یہ تو ہے لشکر کوئی اور
اُن کو دکھلا دو مجھے جس کی طلب گاری ہے
علم سبز ہے نے خیمۂ زنگاری ہے

دل کچھ اس وقت پریشان ہے خدا خیر کرے — مضطرب تن میں مری جاں ہے خدا خیر کرے
چشم میں اشکوں کا طوفان ہے خدا خیر کرے — یہ تو کچھ اور ہی سامان ہے خدا خیر کرے
خیر سبطِ نبیؐ دیکھئے کیا آتی ہے
میرے کانوں میں تو رونے کی صدا آتی ہے

سب کو تشویش ہوئی سن کے یہ شیریں کا بیاں — اک کنیز اس کی گئی اترے تھے وہ لوگ جہاں
سب سے پوچھا پہ نہ پایا علمِ دیں کا نشاں — چاند سے سر نظر آئے کئی بالائے سناں
گرد تلواریں لئے فوجِ ستم کو دیکھا
ننگے سر قافلۂ اہلِ حرم کو دیکھا

اشک آنکھوں میں بھر آئے پھری وہ غمگیں — اور اظہار کیا آ کے یہ شیریں کے قریں
آپ سچ کہتی تھیں بی بی یہ تو ہے لشکرِ کیں — عمرِ سعدؑ ہے اور فوجِ یزیدِ بیدیں
کربلا ہے کوئی جا داں سے یہ سب آتے ہیں
کسی سردار کا لشکر کے نہ لے ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

حال اس طرح کا دیکھا ہے کہ ٹکڑے ہے جگر
ہائے معلوم نہیں یہ کہ لٹا کون سا گھر
غرق خوں نیزوں کی نوکوں پہ ہیں رکھے ہوئے سر
زلفیں چہروں پہ لٹکتی ہیں ادھر اور ادھر
بیکسی ان کی نہیں مجھ سے بیاں ہوتی ہے
پیاس سوکھے ہوئے ہونٹوں سے عیاں ہوتی ہے

بی بیاں خاک پہ بیٹھی ہیں حسین و خوشرو
رخ ہیں میلے بھرے ماتھے سے بہتا ہے لہو
قتل وارث ہوئے اور رونے کے مانع ہیں عدو
ایک رسی میں ہے جکڑے ہوئے دونوں بازو
آسماں ہلتا ہے ان بی بیوں کے ناموں سے
منہ کوئی ہاتھوں سے ڈھانپے ہے کوئی بالوں سے

بی بی میں کیا کہوں بچے کئی دیکھے ہیں غریب
کہ نہ دشمن کی بھی اولاد کو یہ دن ہو نصیب
ان میں دختر معصو کی حالت ہے عجیب
دیکھ آئی ہوں میں اس کو ہلاکت کے قریب
کئی دن کا ہے جو فاقہ تو سسکتی ہے وہ
باپ کے سر کو عجب یاس سے تکتی ہے وہ

اک دلہن قیدی ہے اک نیزہ پہ دولہا کا ہے سر
یہ ادھر یاس سے تکتی ہے وہ تکتا ہے ادھر
رشک خورشید بنا ہے تو بنی رشک قمر
رات کو عقد ہوا رانڈ ہوئی وقت سحر
اپنی شادی میں دلہن اس نے نرالے دیکھے
چوتھی ماتم میں ہوئی قید میں چالے دیکھے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کوئی وارث نہیں بس ایک ہے لڑکا بیمار — تپ سے دن رات پھڑکا کرتا ہے جس کا تنِ زار
طوق گردن میں ہے اور پاؤں میں زنجیر کا بار — آبلے تلوے میں اور آنکھوں میں دشت کے خار
شانِ چہرے سے یتیمی کی عیاں ہوتی ہے
ہائے بابا جو وہ کہتا ہے تو ماں روتی ہے

سن کے شیریں نے یہ شوہر کو پکارا ناگاہ — کیا قیامت ہوئی کیوں کرتے ہیں سب نالہ و واویلا
قتل بے جرم ہوا کونسی اقلیم کا شاہ — کون سا گھر تھا لعینوں نے کیا جس کو تباہ
جلد بتلاؤ یہ فریاد و بکا کیسی ہے
اے یہ ہائے حسینا کی صدا کیسی ہے

دور سے شوہرِ شیریں نے کہا پیٹ کے سر — رکنِ دیں ٹوٹ گیا لٹ گیا سادات کا گھر
فاطمہ سوگ میں ہیں پیٹ رہے ہیں حیدر — مر گیا فاتحہ خوانِ لحدِ پیغمبر
خلق میں فاطمہ کا گیسوؤں والا نہ رہا
چھپ گیا چاند زمانے میں اجالا نہ رہا

ہائے بس سید مظلوم کو مارا شیریں — تن سے سر شمر نے سجدے میں اتارا شیریں
اسد اللہ کا گھر لٹ گیا سارا شیریں — ہائے شہزادہ ہوا قتل ہمارا شیریں
ام کلثوم بھی ہے زینب دلگیر بھی ہے
اسی لشکر میں شاں پر سر شبیر بھی ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سن کے یہ دل سے چلی آگے جو وہ سینہ فگار
نظر آئی اسے سادات کی بندی اکبار
رو کے چلائی کہ شہزادیو میں تم پہ نثار
واحسینا کی ہوئی آلِ پیمبر میں پکار
بی بیاں دیکھ کر شیریں کو خجل ہونے لگیں
ڈھانپ کے منہ کو بندھے ہاتھوں سے سب رونے لگیں

پاس زینبؑ کے جو روتی ہوئی شیریں آئی
دخترِ فاطمہ سر پیٹ کے یوں چلائی
میں تو جیتی رہی تم مر گئے بیٹے بھائی
خوں بھری شکل کے قرباں یہ اماں جائی
مسکرا کر لبِ جاں بخش سے کچھ بات کرو
آؤ صدقے گئی شیریں سے ملاقات کرو

جا پڑی سر کی طرف شہ کے جو شیریں کی نگاہ
نظر آیا سرِ نیزہ فلکِ حسن کا ماہ
پہنچی اس نیزہ کے نزدیک جو بانالہ و آہ
ہاتھ پھیلا کے یہ چلائی کہ ہے ہے مرے شاہ
خوں میں ڈوبا ہوا چہرہ نظر آیا مجھ کو
خوب صدقے گئی دیدار دکھایا مجھ کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۱۴

بازارِ شام

جب آئی شام کی بستی میں ننگے سر زینبؑ — اسیر و مضطر و بیتاب و نوحہ گر زینبؑ
منہ اپنا بالوں سے ڈھانپے تھی اونٹ پر زینبؑ — یہ رو کے کہتی تھی ہر دم بچشمِ تر زینبؑ
بہن حسینؑ کی ہوں فاطمہؑ کی جائی ہوں
میں کربلائے معلی سے لٹ کے آئی ہوں

اوجاڑ ماریہ میں، ہو گیا چمن میرا — بچھڑ گیا علیؑ اکبرؑ سا گلبدن میرا
ہوا شہید ہر اک شیر صف شکن میرا — پڑا ہے بھائی بیاباں میں بے کفن میرا
نبیؐ کی آل کو اہلِ جفا نے لوٹ لیا
ہمارے کنبہ کو رن میں قضا نے لوٹ لیا

ہمارے پیارے کو بیماں بلا کے مارا ہے — علیؑ کے لال کا خنجر سے سر اتارا ہے
ہر اک شہید جفا تشنہ لب سدا رہا ہے — ہر ایک گل سا یدن رن میں پارہ پارہ ہے
چمن پہ فاطمہؑ کے آ گئی خزاں افسوس
نشانِ مرتضویؑ کا مٹا نشاں افسوس

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہماری تھی جو بضاعت اجڑ گئی ہے ہے — بہن حسینؑ کے دن میں بچھڑ گئی ہے ہے
ہماری زیست کی صورت بگڑ گئی ہے ہے — اک اور تازہ مصیبت پہ پڑ گئی ہے ہے

بندھے ہیں ہاتھ منہ اپنا چھپا نہیں سکتی
یہ حکم ہے کہ زباں بھی ہلا نہیں سکتی

سوار اونٹ پہ ہیں اور ردا نہیں سر پر — چھپائے رہتے ہیں بالوں سے منہ کو شام و سحر
گذرتے ہیں ہمیں فاقوں سے فاقے اونٹوں پر — ضعف ہے کہ غش آجاتا ہے ہمیں اکثر

جو چادریں بھی کوئی رحم کھا کے دیتا ہے
تو شمر آکے اسی وقت چھین لیتا ہے

یہ بین کرتی تھیں سُتر پہ زینبؑ دلگیر — قریب اونٹ کے لایا لعیں سرِ شبیرؑ
پکڑ کے ہاتھوں سے دل کو تڑپ گئی ہمشیر — پکاری بھائی بچا لو ہمیں کسی تدبیر

تمہارے مرنے سے ایذا اٹھاتی ہے زینبؑ
لعیں کے سامنے سر ننگے جاتی ہے زینبؑ

سکینہ بولی کہ اماں بتاؤ میں قرباں — یہ کس کے سر سے بھی بات کرتی ہیں اس آں
پکارا شاہ کا سر تم کو باپ کا نہیں ہے دھیاں — بس اتنے روز وں میں ہم کو بھلا دیا مری جاں

خبر نہیں تمہیں کس بھوکے پیاسے کا سر ہے
لہو میں غرق نبی کے نواسے کا سر ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سکینہؑ بالی نے تب ہاتھ جوڑ کر یہ کہا — معاف ہو مری تقصیر اے مرے بابا
کہ مجھ ستم زدہ نے تھا نہ تم کو پہچانا — ورم سے آنکھوں کے مجھ کو نہ کچھ دکھائی دیا

طمانچے شمرؑ کے کھائے ہیں بارہا میں نے
رسن سے ظلم کی بندھوا دیا گلا میں نے

پھر آئی سر سے ندا جو ستم ہوا تجھ پر — اے میری لاڈلی نیزے سے دیکھتا تھا پدر
لئے تھے شمرؑ نے کانوں سے جب ترے گوہر — تڑپ رہی تھی ہماری بھی روح نیزے پر

رواں تھے اشک نہ تجھ کو قرار آتا تھا
سناں پہ مجھ کو بھی غش بار بار آتا تھا

یہ کہہ رہا تھا سرِ شہ اور اشک تھے جاری — سر اور ننھا سا نیزے پہ لایا اک نازی
قریب بانوئے مضطر کے لایا اک باری — پکاری رو رو کے اس کو یہ درد کی ماری

اے میرے لال مرے سیکفن حزیں اصغرؑ
سناں پہ چڑھ کے اب آئے مرے قریں اصغرؑ

اے میرے راحتِ جاں تیرا کیا مسکن — پڑا ہے خاک پہ لاشہ ملا نہ گور و کفن
سرِ سناں لئے پھرتے ہیں دربدر دشمن — ہمک کے گود میں آ جاؤ میرے شکِ چمن

غمِ فراق میں منہ آنسوؤں سے دھوتی ہوں
تمہارے واسطے میں صبح و شام روتی ہوں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

پدر کے بعد بتاؤ کہ تم پہ کیا گذری — تمہاری ننھی سی میت کو کس نے ایذا دی
زمیں سے بھی نہ تری لاش ابھی اٹھی ہوگی — پھر اپنی خلق پہ میت کے کس لعیں نے چھری
لحد ملی نہ تجھے ہائے اے پسر افسوس
لعیں نے کاٹ لیا تن سے سر ترا افسوس

کہو تو حال کچھ اے میرے یوسفِ ثانی — پیو گے دودھ یا تم نے پی لیا پانی
یہ کیسی ظالموں نے کی تمہاری مہمانی — گلا بھی کٹ گیا سر بھی کٹا مرے جانی
تمہارے درد جدائی نے مار ڈالا ہے
ترے فراق نے گھر سے ہمیں نکالا ہے

کبھی یہاں تو نہ یاد آئی ہوگی اے دلبر — کہو تو سوتے ہو تم شب کو کس کی چھاتی پر
کہیں پڑے تو نہ جنگل میں میرے رشکِ قمر — بتاؤ دادی نے کیا کیا دیا تمہیں اصغر
پدر کا ساتھ دیا ہم سے منہ کو موڑ گئے
کھلے سر اونٹ پہ پھرنے کو ہم کو چھوڑ گئے

اے میرے راحتِ جاں ہو یہاں ترے قرباں — اے میرے سہیلیوں والے یہاں ترے قرباں
مجھے بھی پاس بلالے یہاں ترے قرباں — اے میرے گھر کے اجالے یہاں ترے قرباں
گلے پہ تیر ستم کھا کے مر گئے بیٹا
ہماری گود کو ویران کر گئے بیٹا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بازارِ شام

محشر کی صبح آج نمایاں ہے شام میں
کنبہ شفیعِ حشر کا ہے اژدھام میں
سر ننگے روحِ فاطمہؑ ہے اہتمام میں
خاصانِ ذوالجلال ہیں بلوائے عام میں
جبرئیل کی شہزادیاں تشریف لائی ہیں
مشکل کشاں کی بیٹیاں بندی میں آئی ہیں

بولے سب ایک بار وہ آئے گناہ گار
آئے تصور وار وہ آئے گناہ گار
جلاد ہوشیار وہ آئے گناہ گار
وہ آئے بے قصور وہ آئے گناہ گار
جب سے کہ آسمان خدا نے بنائے ہیں
آلِ رسول آج ہی بندی میں آئے ہیں

روکا عمر نے بڑھ کے علم کو سپاہ کو
مجرا پڑا جما کے کیا بارگاہ کو
اور ہنس کے دیکھا آلِ رسالت پناہ کو
آواز دی سنرہ شیرِ الٰہ کو
ہاں مہار روکنا اونٹوں کو تھامنا
اب ہے یہ گھر کے در دولت کا سامنا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

پہنچے مُراد کو سفر اپنا تمام ہے — اترو اسیرو اترو ادب کا مقام ہے
آگے تو آستانۂ سلطانِ شام ہے — دیکھو تو کیا جلال ہے کیا احتشام ہے

اس کی دلا میں عرش کو ہم نے ہلا دیا
گھر پنجتن کا خاک میں بالکل ملا دیا

سننا تھا یہ کہ سب کے گلے پر چھری چلی — اونٹوں سے اتریں بیبیاں کہہ کہہ کے یا علیؑ
آنکھیں پھرا کے رہ گئی بانو کی لاڈلی — روحِ حسینؑ کو ہوئی جنت میں بے کلی

طاقت بدن کی گھٹ گئی اور ضعف بڑھ گیا
اتریں جو بے سہارے تو دم سب کا چڑھ گیا

سینے میں دم ابھی نہ سمائے تھے بے غضب — جو آئے رسّیاں لئے ہاتھوں میں بے ادب
گھبرا کے پوچھا بیبیوں نے تجویز کیا ہے اب — بولا عمر کہ مجلسِ حاکم میں ہے طلب

منظور ہے کہ روحِ علیؑ پھر ملول ہو
مجمع میں رد بکاریٔ آلِ رسولؐ ہو

مظلومیت سے رو کے یہ مظلوموں نے کہا — حاکم کی یہ خوشی ہے تو پھر عذر ہم کو کیا
بازار میں تو پھر چکے بے مقنعۂ ردا — آساں کرے گا مشکلیں دربار میں خدا

حاضر ہیں لے چلو ہمیں جب چاہو لے چلو
سر پر نہیں حسینؑ جہاں چاہے لے چلو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کچھ اب بھی اوڑھنے کیلئے دو گے یا نہیں
حاکم کا سامنے ہے سروں پر ردا نہیں

لائے ہو اپنے شہر میں یہ بھی حیا نہیں
کیسے عرب ہو تم کہ حمیت ذرا نہیں

سیدانیوں کی کچھ تو مدارات چاہیئے
چادر بجائے ہدیہ سوغات چاہیئے

بولے کہ اب قبول کوئی التجا نہیں
سب سے حیا تھی ہم کو ہمیں تم سے حیا نہیں

حاکم کے دشمنوں پہ ترحم روا نہیں
کچھ تم کو احتیاجِ لباس و ردا نہیں

آلودہ وارثوں کے لہو سے جبیں تو ہے
چہروں پہ اور خاک لگا لو زمیں تو ہے

بیوی پکاریں سچ ہے حقیقت یہی ہے لیکن
پر اپنا منہ تو خاک کے قابل بھی اب نہیں

وہ وقت ہے کہ ہم سے کنارہ کرے زمیں
پیوندِ خاک کیوں نہ ہوئے پیشِ شاہ دیں

منظور ہے تمہیں کہ سروں پر ردا نہ ہو
سر ننگے ہی چلیں گے ہم اچھا خفا نہ ہو

پر اتنا ٹھہر وارثوں کے سر سے پوچھ لیں
شاہِ اُمم کے فرقِ منور سے پوچھ لیں

دربار جانے کو علی اکبر سے پوچھ لیں
عباسؑ ابنِ حیدرِ صفدر سے پوچھ لیں

مردہ نہ سمجھو زندہ یہ حیدرؑ کے پیارے ہیں
مختار ہم نہیں ہیں پر اک کے سہارے ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

نیزوں پہ تھے نصب جو شہیدوں کے سر تمام — زینبؑ نے بڑھ کے بھائی کے سر کو کیا سلام
چلائی کیوں ذبیحِ خدا بھائی تشنہ کام — مرضی ہے کیا حضور کی کیا کہتے ہیں امام

دربار میں طلب ہے سو ہمشیر روتی ہے
عزت رہی سہی مری برباد ہوتی ہے

سنتی ہوں ساز و رقص ہے اور مجمعِ کثیر — بیٹھے ہیں کرسیوں پہ فقط چار سو امیر
وہاں جا کے اور بھی یہ بہن ہوئے گی حقیر — ہیں حضرت امیر سے واقف جوان و پیر

دربار مٹ گیا مراخوں رن میں بہہ گیا
میرے لئے یزیدؑ کا دربار رہ گیا

نامِ یزید سن کے جو بچے دہلتے ہیں — سجادؑ سر جھکائے ہوئے ہاتھ ملتے ہیں
بولو حسینؑ بولو کہ اب دم نکلتے ہیں — آئی ندا کہ تم بھی چلو ہم بھی چلتے ہیں

راہِ رضا میں جو قدم ایذا اٹھاتی ہو
گویا کہ بخشوانے کو امت کے جاتی ہو

اکبرؑ کے سر پہ دور سے بانو ہوئی نثار — چلائی اے غیور پسر میرے پردہ دار
عاشور کو جو آئی تھی در پر میں بیقرار — غیرت کے مارے رو کے تھے آپ بار بار

اب دربدر میں پھرتی ہوں کچھ بولتے نہیں
واری ترے لبوں سے ہاتھ میرے کھولتے نہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۱۶

بازارِ شام

شام میں جب حرم شاہ شہیداں آئے
بے ردا منہ پہ کئے بال پریشاں آئے
قید ہو لوٹے ہوئے بے سر و ساماں آئے
عابدؑ اونٹوں کو لئے مثلِ شتربان آئے
ہر طرف دھوم تھی سادات کے سر آتے ہیں
کوفی سیدانیوں کو قید کئے لاتے ہیں

ہم کو معلوم ہوا لوگ ہیں اشرافِ عرب
ہیں بنی فاطمہؑ ناموس ہیں سادات کے سب
اس گھڑی کہنے لگی ہو کے مخاطب زینبؑ
جد ہمارا ہے نبی حیدر کرار ہیں باپ
نہ خطا ہم سے ہوئی ہے نہ گنہگار ہیں ہم
رجس سے پاک ہیں اور عترتِ اطہار ہیں ہم

ایک مومن سرِ بازار کھڑا تھا اس دم
اس نے جب جانا کہ شبیرؑ کے ہیں اہلِ حرم
سر لگا پیٹنے اور کہنے لگا ہائے ستم
شام میں آتے ہیں قیدی حرمِ شاہِ امم
دیکھ انبوہ کو سر شرم سے نہ اٹھائے ہیں
سر کھلے اور کنیزی کی طرح آئے ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

خاک پر پھینک دیا سر سے عمامے کو اتار
بھیڑ کو چیر کے گھر اپنے گیا وہ دیندار
گھر کے لوگوں نے جو روتا اسے دیکھا اک بار
سب لگے رونے کہا حال کرو کچھ اظہار

بولا کیا تم سے کہوں آج میں گھبرایا ہوں
سر کھلے زینبؑ و کلثومؑ کو دیکھ آیا ہوں

بیٹیاں! اور بہوئیں رو کے کہیں اے بابا
کون زینبؑ تمہیں کچھ خیر ہے یہ کہتے ہو کیا
بولا زینبؑ مری مخدومہ ہے بنت زہراؑ
جس کا نانا ہے نبیؐ بابا علیؑ شیرِ خدا

بنتِ زہراؑ کو ستمگاروں نے ایذا دی ہے
سر کھلے شام کے بازار میں شہزادی ہے

بیٹیاں رونے لگیں سن کے یہ مومن کا بیاں
بولیں اے بابا ہے ان کا تو مدینے میں مکاں
وہ کہاں شام کہاں آئیں ہیں کس طرح یہاں
بولا میں کیا کہوں یارا نہیں دیتی ہے زباں

کوفے میں حضرتِ شبیرؑ تو کام آئے ہیں
اہلِ کیں شام میں زینبؑ کو پکڑ لائے ہیں

کور ہو آنکھیں مری مجھ کو یہ معلوم نہ تھا
جو میں بازار میں غل سن کے گیا دیکھوں کیا
ہے سناں پر سرِ فرزند علیؑ واویلا
خون ہے منہ پہ بھرا سر خ ہے سارا چہرہ

ہونٹ سوکھے ہوئے ہیں تشنہ لبی ظاہر ہے
چہرے سے شانِ رسولِ عربی ظاہر ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

پیش و پس اس کے کٹے سر ہیں لہو میں سرشار
گل سے رخساروں پہ ہے حسنِ جوانی کی بہار
کوئی بیٹا کوئی بھائی ہے کوئی شاہ کا یار
پیچھے پیچھے حرمِ شاہ ہیں اونٹوں پہ سوار

اہلِ عصمت پہ عجب سخت گھڑی آئی ہے
گردِ انبوہ ہے اک خلقِ تماشائی ہے

ایک لڑکی ہے کہ بلوے میں وہ گھبراتی ہے
ایک بی بی ہے کہ ہر دم اسے بہلاتی ہے
ایک دلہن ہے کہ نہایت ہی وہ شرماتی ہے
ایک بی بی ہے کہ غیرت سے موئی جاتی ہے

کوئی کہتی ہے کہ ہے ہے مرے اصغرؑ ہے ہے
کوئی کہتی ہے کہ ہے ہے علی اکبرؑ ہے ہے

یہ بیاں کر کے لگا کھانے پچھاڑیں ایکبار
بیٹیاں رونے لگیں سر در و دیوار سے مار
چادریں باپ کے آگے دھریں سر سے اتار
اور کہا حضرت زینبؑ پہ یہ گھر بار نثار

چادریں اپنی تو حاضر ہیں نہ تاخیر کرو
جلد انہیں پیش کشِ زینبؑ دلگیر کرو

ہم کو فرماؤ تو ہم ساتھ چلیں ننگے سر
ان پہ قرباں ہوں اور جا کے گریں قدموں پر
چھوڑ دیں اُن کو ہمیں قید کریں بداختر
ہائے ہم گھر میں ہوں بازار میں بنتِ حیدرؑ

لے چلو ہم کو بھی زینبؑ کی زیارت کیلئے
لونڈیاں چاہییں شہزادی کی خدمت کیلئے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کوئی کہتی ہے کہ زینبؑ کے تصدق ہوگی
کوئی کہتی تھی دلہن کی میں بلائیں لوں گی
کوئی کہتی تھی سکینہؑ کو میں پانی دوں گی
کوئی کہتی تھی کہ میں بانوؑ کے قدم چوموں گی

قید سے آلِ پیمبرؐ کو چھڑا دو بابا
سر کھلے ہم کو ان اونٹوں پہ بٹھا دو بابا

چادریں لے کے غرض آیا وہ غمگین و ملول
اور کہا حضرتِ زینبؑ سے کہ اے بنتِ بتول
نذر لایا ہوں میں خدمت اگر ہو قبول
دیکھ کر چادروں کو رونے لگے آلِ رسولؐ

بولیں زینب کہ نہیں چادریں درکار ہمیں
سر کھلے دیکھ چکے سب سرِ بازار ہمیں

دامنِ پاک کا زہراؑ کا ہے سایہ ہم پر
بس ہے اک آیۂ تطہیر بجائے چادر
کوفے سے شام تلک آئے ہیں ہم ننگے سر
لطف باقی نہ رہا اب نہیں پردہ بہتر

رن میں مارے گئے پردہ کے بٹھانیوالے
چادریں لے گئے خیمے کے جلانیوالے

اس گھڑی کہنے لگی فاطمہ کبراؑ رو رو
ایک چادر تو پھوپھی جان مجھے دلوا دو
دیکھتے جاتے ہیں بلوے میں تمہارے مجھ کو
رو رو زینبؑ نے کہا تم پہ پھوپھی صدقے ہو

اہل کیں سر نہ تمہیں آج چھپانے دیں گے
قید کرلائے ہیں چادر نہ اوڑھانے دیں گے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۱۷

بازارِ شام

بے پردہ کوئی پردہ نشیں ہو نہ سفر میں
یارب نہ لگے آگ کسی پیاسے کے گھر میں
ناسور پڑے مرگِ پسر سے نہ جگر میں
برباد نہ ہو گھر کوئی یوں تین پہر میں

بھائی کا کٹے حلق نہ ہمشیر کے آگے
پر زور کسی کا نہیں تقدیر کے آگے

اب نوحہ کا ہنگام ہے رقت کی گھڑی ہے
شہ مر گئے زینبؑ پہ قیامت کی گھڑی ہے
دربار میں اب آمدِ عترت کی گھڑی ہے
حیدرؑ کے محبوں پہ مصیبت کی گھڑی ہے

جائز ہے حرم مجلسِ میخوار میں جائیں
عابد لئے ماں بہنوں کو دربار میں جائیں

دربار بھی ظالم کا ہے عادل کا نہیں ہے
اندیشہ عدو کو حق و باطل کا نہیں ہے
وقت اس سے زیادہ کوئی مشکل کا نہیں ہے
کچھ بس حرم بیکس و بیدل کا نہیں ہے

منظور ہے یہ طوق تو گردن میں پڑے ہوں
سب کرسیوں پہ بیٹھے ہوں سادات کھڑے ہوں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

دربار میں اب غل ہے کہ سادات کو لاؤ — یہ کہتے ہیں للہ وہاں لے کے نہ جاؤ
چلاتے ہیں اعدا کہ ہمیں ضد نہ دلاؤ — مقتل سے کسی روکنے والے کو بلاؤ

بندے ہیں خلیفہ کے نہیں خوف کسی سے
فریاد ہماری کرو اللہ و نبی سے

یہ سن کے سکینہؑ نے کہا ماں سے میں قرباں — دربار میں کس کے ہے طلب آپ کی اس آں
کیا بیٹھا ہے انصاف پہ اس عہد کا سلطاں — گریہ ہے تو بی بی نہ حزیں ہو نہ ہراساں

نے خون کیا ہم نے کسی کا نہ خطا کی
چل کر سرِ دربار دو بائی دو خدا کی

چل کر کہو حاکم سے کہ حیدرؑ کے حرم ہیں — زوارِ پیمبرؐ کے ہیں حجاجِ حرم ہیں
دشمن سے محرم کے گرفتارِ ستم ہیں — سرہنگ ہیں ہم پیاروں کے سرتن سے قلم ہیں

دے داد ہماری کہ عزیزوں سے چھٹے ہیں
کعبے کے مسافر تیری سرحد میں لٹے ہیں

زینبؑ علیؑ اکبرؑ کا کہیں واقعہ سارا — یوں نیزہ لگایا کہ جگر ہوگیا پارا
تم کہیو کہ برقعہ سرِ ظالم نے اتارا — نالش میں کروں گی کہ طمانچہ مجھے مارا

گر پوچھے گا وہ کیا تری مرضی ہے بتا دے
میں ہاتھوں کو چھوڑوں گی کہا اب سے ہلا دے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تو شہر کا حاکم ہے تجھے ہوئے گا معلوم — عاشور سے روپوش ہوئے ہیں شہ مظلوم
نے پیاس سے مضطر ہوں نہ فاقوں سے ہوں مغموم — غم یہ ہے کہ بابا کی زیارت سے ہوں محروم
غم باپ کا رلوانا ہے چپ ہو نہیں سکتی
دہشت سے طمانچوں کی مگر رو نہیں سکتی

ماں بولیں بخیر ایسا مقدر نہیں اپنا — پرساں کوئی جز خالق اکبر نہیں اپنا
اس شہر میں منہ لائق چادر نہیں اپنا — دشمن کوئی حاکم کے برابر نہیں اپنا
کہنے سے اسی کے ہوا گھر صاف ہمارا
اللہ کے آگے ہے اب انصاف ہمارا

بانو و سکینہؑ میں یہ تھی درد کی گفتار — رسی لئے ہاتھوں میں غضبناک تھے کفار
ناگاہ ادھر ہند محل میں ہوئی بیدار — ہاتھوں کو کلیجہ پہ دھرے آنکھیں تھیں خونبار
اسوقت جسے ہند کا عالم نظر آیا
ماتم کا مرقع اسے برہم نظر آیا

لے لیکے بلائیں یہ کنیز ایک پکاری — کچھ آپ کو اس وقت تردد ہے میں زاری
باہر تو بڑا جشن ہے خیرات ہے جاری — فرمائیں جلوس آپ بھی نذریں لیں ہماری
مجھ کو رعیت پہ بھی تاکید ہوئی ہے
اس فتح کی حاکم کو بڑی عید ہوئی ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

وہ بولی کہ میں جشن نہیں کرنے کی زنہار — لیجاؤ ہٹاؤ یہ ہر اک خلعتِ زرتار
مسند بھی الٹ دو مجھے اب کچھ نہیں درکار — کیوں سوئی میں اسوقت پناہ اے مرے غفار

کرتے ہوئے کعبہ کے ستوں خواب میں دیکھے
قرآں کے ورق غرق بخوں خواب میں دیکھے

بیرانے میں ایک گنجِ شہیداں نظر آیا — خورشید فلک خون میں غلطاں نظر آیا
اک غول لئے خنجرِ براں نظر آیا — سب حادثوں کے بعد یہ ساماں نظر آیا

نیزہ پہ جگر کاٹ کے رکھا ہے نبیؐ کا
اور رخ ہے مرے گھر کی طرف فوجِ شقی کا

سب نے کہا بس آپ ہیں اس خواب سے مضطر — مدت ہوئی بی بی کہ جنا نہیں ہیں پیمبرؐ
توبہ کہاں احمد کا کلیجہ کہاں خنجر — وہ بولی وفات انکی تو مشہور ہے گھر گھر

ہے ہے مجھے دھڑکا ہے حسینؑ ابن علیؑ کا
وہ دل ہے نبیؐ کا وہ کلیجہ ہے نبیؐ کا

اک بولی کہ یہ بات تو بندی سے نہ مانا — اللہ کو یکتا انہیں پر عقل سے جانا
جو کل کا پیمبرؐ ہے وہ شبیرؑ کا نانا — حاکم بھی کلمہ پڑھتا ہے اور سر پہ زمانا

امت کا نہ ہاتھ اٹھیگا سید پہ بلا لوں
اس بات پہ کہئے تو میں قرآں اٹھا لوں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اب چل کے قدم رنجہ کرو بام پہ بی بی — فرماؤ نظر تہنیت عام پہ بی بی
غش قیدیوں کو آتا ہے ہر گام پہ بی بی — کھانا دوا نہیں فاطمہؑ کے نام پہ بی بی
چھڑوا دو انہیں نام حسینؑ ابن علیؑ پر
آئیگی نہ پھر کوئی بلا سبطِ نبیؐ پر

یا فاطمہؑ کہتی ہوئی وہ بام پہ آئی — مسند وہیں غرفہ میں کنیزوں نے بچھائی
ناگاہ اٹھا شور کہ اللہ دہائی — ہے ہے کہا ہند نے اور یہ بات سنائی
واللہ لگی چوٹ مرے قلبِ حزیں پر
نوحہ و شیون ہے فلک پر کہ زمیں پر

چلمن کو اٹھا کر یہ کنیز ایک پکاری — رسی سے اسیروں کے گلے میں بندھے واری
چھل چھل کے رگیں سینوں تلک خون ہے جاری — دم رکتے ہیں تو کرتے ہیں گھبرا کے وہ زاری
عریاں بدن و فاقہ کش و تشنہ جگر ہیں
کچھ بی بیاں کچھ بچے ہیں کچھ مرد ہیں کے سر ہیں

خولی نے جو نیزہ درِ حاکم پہ جھکایا — پر تو سرِ شبیرؑ نے ہر سمت گرایا
دل ہند کا اس نور کے شعلہ نے جلایا — جھک جھک کے رخ اپنا طرفِ نیزہ بڑھایا
منہ پیٹ کے سر خم کیا تسلیم کی خاطر
منہ پھیر کے مڑ ہو گئی تعظیم کی خاطر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۱۸

دربارِ شام

جب محفلِ یزید میں داخل حرم ہوئے
غش آیا ہر قدم پہ ظلم و ستم ہوئے
زینبؑ پکاری حادثے ایسے بھی کم ہوئے
سر کٹ گیا حسینؑ کا سر ننگے ہم ہوئے
کیوں آسمان گر نہیں پڑتا دہائی ہے
زہراؑ کی بیٹی سامنے حاکم کی آئی ہے

موجود انجمن میں صغیر و کبیر ہیں
حاکم کے گرد کرسیوں پر سب امیرؑ ہیں
خاصانِ ذوالجلال ذلیل و حقیر ہیں
مشکل کشا کے خور و حکماں سب اسیر ہیں
کہدے کوئی علیؑ سے یہ دارالسلام میں
زینب کا داخلہ ہوا دربارِ عام میں

اے لوگو کربلا سے مرے بھائی کو بلاؤ
اے لوگو میرے گیسوؤں والے جواں کو لاؤ
اے لوگو میرا حادثہ عباسؑ کو سناؤ
اے لوگو یادگار حسنؑ سے کہو کہ آؤ
قاسم سے ہائے کمک کچھ نہ اس گھڑی ہوئی
یہ حال کھولے کس کی دولہن ہے کھڑی ہوئی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہو کر اسیر دخترِ حاتم جو آئی تھی — نانا نے میرے خود اسے چادر اوڑھائی تھی
پوشاک ماں نے تن کی اس کو پہنائی تھی — سب کو یہ پاس تھا کہ کنی کی وہ جائی تھی

امت کو ہائے پاسِ رسولِ خدا نہیں
زینبؑ برہنہ سر ہے اور ان کو حیا نہیں

بابا کو میرے پوچھو تو کیسا سخی ہے وہ — مشکل کشا ہے کُل کا خدا کا ولی ہے وہ
نانا کو میرے دیکھو تو سب کا ولی ہے وہ — بھائی کے صدقے فخرِ نبیؐ و علیؑ ہے وہ

میری خبر اسیری میں لیتا نہیں کوئی
کپڑا بھی منہ چھپانے کو دیتا نہیں کوئی

حاضر وہاں تھا ایک فرنگی بھی اس گھڑی — رو کر کہا یزید سے اس نے کہ اے
تیرے معاملے سے لرزتا ہے میرا جی — سر ہے طبق میں جس کا یہ مجرم ہے کیا

حاشا جو میں کہوں کہ یہ اہلِ فتور ہے
زلفوں میں بو ئے مشک ہے چہرے پہ نور ہے

زنجیر پہنے کانپتا ہے یہ جو ناتواں — کیا نام اس مریض کا ہے جلد کر بیاں
یہ ننھی لڑکی جس کے گلے میں ہے ریسماں — اس کا تو وہ ہے سن کہ ہو کافر بھی مہربانی

رانڈوں سے انتقام تو لیتا ہے حیف ہے
تازہ نمک بچا کو دیتا ہے حیف ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تیرے معاملے سے مرا ہوش جاتا ہے — کیا حرفِ بد تجھے یہ کٹا سر سناتا ہے
جو چوب بید اس کے لبوں پر لگاتا ہے — کوئی بھی ہاتھ مردے کے سر پر اٹھاتا ہے
اس کا گناہ تو مجھے حیران کر گیا
باقی قصاص رہ گیا اور سر اتر گیا

مذہب پہ اس کی جنگ ہوئی یا کہ ملک پر — کیا منحرف تھا قبلہ سے لوٹا جو اس کا گھر
کیا تارک الصلوٰۃ تھا کاٹا جو اس کا سر — زینبؑ سے ضبط ہو نہ سکا بولی پیٹ پر
حق پہ ہوا ہے فرقۂ باطل سے پوچھ لے
سجدے میں سر کٹا ہے تو قاتل سے پوچھ لے

یہ سن کے اور کانپے فرنگی کے دست و پا — کہنے لگا یزید سے تو نے نہ کچھ کہا
پوچھے جو شاہِ روم کروں اس سے عرض کیا — یہ کس کا سر ہے نام بتا اور نسب بتا
بولا شقی کہ بند کرو شور و شین کو
کہہ دو بجھیو یزید نے مارا حسینؑ کو

اس نے کہا جو کُل کا ہے سلطانؑ وہ حسینؑ — نانا کو جس کے آیا ہے قرآن وہ حسینؑ
جس کے پدر کے سب پہ ہیں احسان بے شمار — ماں جس کی فاطمہؑ ہے میں قربان وہ حسینؑ
جس پر نبیؐ نے اپنے پسر کو فدا کیا
خالق نے جس کو بچہ ہو عقیقہ کیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

حاکم نے سر ہلایا کہ ہاں ہاں وہی حسینؑ — منھ پیٹ کر پکارا فرنگی یہ شور و شین
غارت کرے شتاب تجھے ربِ مشرقین — سر کاٹ کر حسینؑ کا کھویا علیؑ کا چین

اے اہلِ شام کیوں یہی مذہب تمہارا ہے
نانا کا کلمہ پڑھ کے نواسے کو مارا ہے

ظالم پکارا جلد سزا اس کا کرو جدا — رسوا کرے گا روم میں مجھ کو یہ جا بجا
شیرانہ جست کر کے فرنگی نے دی ندا — رسوا خدا کرے گا میں رسوا کروں گا کیا

سید کا خون کر کے کہاں چھپ کے جائے گا
محشر میں فاطمہؑ سے کہاں منھ چھپائے گا

پھر دوڑ کر حسینؑ کے سر کو اٹھا لیا — اور کلمہ پڑھ کے سینے سے اپنے لگا لیا
جلاد نے کمر سے وہیں نیمچا لیا — عابدؑ کا اختیار نہ تھا سر جھکا لیا

آیا کسی کو پاس نہ اس بے گناہ کا
تن پرزے پرزے کر دیا غم خوارِ شاہ کا

جب تن سے اس جری کے ہوا خوں بہت رواں — غش ہو کے خاک پر گرا آخر وہ خستہ جاں
پر یا حسینؑ کہتا تھا وہ حیدری جواں — سرور کے سر کو دیکھ کے کرتا تھا یہ فغاں

فدیہ ترا میں اے شہِ عالم پناہ ہوں
آقی تھی شہ کے سر سے صدیں گو کہ ہوں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۱۹

دربارِ شام

پڑھتی ہے خطبہ شام میں خواہر حسینؑ کی — ہر شے سے ہے بلند صدا شور و شین کی
صورت نہیں کوئی جو عزیزوں کے چین کی — روتی ہے روح فاتحِ بدر و حنین کی
اللہ رے تو بیٹھے کرسیوں پہ شاد ہوتے ہیں
سر کو جھکائے عابدؑ ناشاد روتے ہیں

بیٹھا ہے تخت زر پہ یزید لعیں خصال — رکھا ہے زیرِ تخت سرِ شاہ خیمہ نشاں
پہنے کھڑا ہے بیڑیاں مشکل کشا کا لال — زینبؑ کھڑی ہے چہرے پہ بکھرائے سر کے بال
کبریٰؑ کی اور سکینہؑ کی حالت تباہ ہے
آنسو رواں ہیں باپ کے سر پر نگاہ ہے

اب یوں بیان کرتا ہے راویِ حزیں کلام — زینبؑ سے یوں یزید لعیں نے کیا کلام
کیوں دیکھا مرے اوج کو اے خواہر امامؑ — بھائے کو تیرے قتل کیا میں نے تشنہ کام
ہوتا نہ گھر تباہ جنابِ بتولؑ کا
بیعت جو کر لیتی نہ تو اس رسولؐ کا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

شکرِ خدا کہ مجھ کو ظفر یہ خدا نے دی — تھا انتشار مجھ کو بہت سخت بیکلی
میں خوش ہوا جو قتل ہوا دلبرِ علیؑ — مدت کے بعد دل کی میری آرزو ملی
مقتول آج کیا ہوئے بدر و حنین کے
سر ننگے آ کے دیکھیں حرم کو حسینؑ کے

یہ سن کے کانپنے لگی زینبؑ جگر کباب — چہرے سے اپنے بال ہٹا کر دیا جواب
کیا یک رہا ہے ہوش میں آخانماں خراب — گردے سے چاند کے کہیں مٹتی ہے آب تاب
ہونا نہ وعدہ گر خلفِ بوترابؑ کا
سر کاٹتا تو سبطِ رسالتمآبؐ کا

سن او یزید اور پسرِ ہند بدخصال — تو ہمسری کرے مرے بھائی کی کیا مجال
تو دشمنِ خدا تو وہ شیدائے ذوالجلال — کافر کا تو پسر تو وہ شاہِ نجف کا لال
ہونا نہ پاسِ دینِ شہِ مشرقین کو
کر سکتا قتل تو مرے بھائی حسینؑ کو

تو کیا ہے او لعین تیرا تخت و تاج کیا — بھائی کو میرے حق نے کیا شاہِ دوسرا
منظور تھا یہی مرے خالق کو بے حیا — گردن کٹے حسینؑ کی زینبؑ ہو بے ردا
عترت بھی ہو اسیر شہِ دل ملوں کی
تب بخشی جائے کفر میں امت رسولؐ کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

امت کے واسطے میرے بھائی نے سر دیا — رہ جائے پردہ امتِ جد میں نے دی ردا
خالق کرے قبول یہ ہدیہ فقیروں کا — کافی ہے ہم کو چادرِ تطہیر سی ردا

نازاں اس عروج پہ او نا بکار ہو
اس کی ظفر ہے جس سے کہ خوش کردگار ہو

احساں ہمارے سب پہ ہیں او بانیِ جفا — دکھلائی ہم نے معرفتِ نورِ کبریا
بعد از خدا ہے کس کی ولا فرض یہ بتا — پیدا خدا کے گھر میں ہے کس کا پدر ہوا

کس در پہ آ کے شاہ ھدا سر جھکاتے تھے
وہ گھر ہے کون سا جہاں جبرئیلؑ آتے تھے

خالق نے کس کے جد کو کیا ختم انبیاؑ — بابا کو کس کے ساقیِ کوثر لقب ملا
مادر ہے کس کی فاطمہؑ سی اشرف النساؑ — کچھ شرم کر او بانیٔ بدعت پے خدا

جس کو شرف ملے ہوں رب مجید سے
بیعت کرے وہ فاسق و فاجر یزید سے

بیعت جو تیری کرتے کبھی سلطانِ کربلا — دینِ رسولؐ کا کہیں ملتا نہ پھر نشاں
پڑھتا نہ کوئی کلمۂ توحید بدگماں — اس دین کے لئے میرے بھائی نے دی ہے جاں

جو کچھ تھا پاس راہِ خدا میں لٹا دیا
بھائی سے غیر دینِ خدا کو بچا دیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فرماتی تھیں یہ حضرتِ زینبؑ جگر فگار — بیٹھا تھا سر جھکائے یزید زبوں شعار
حیراں تھے اس کلام سے فصحائے روزگار — آپس میں چپکے چپکے یہ کہتے تھے بار بار

ظاہر ہے انقلاب ہر اک پر زمانے کا
طرزِ کلام ہے یہ علیؑ کے گھرانے کا

بولا یہ تب یزید سے اک مردِ نیکنام — عورت ہے کون یہ تو بتا اے امیرِ شام
سننے میں ایسا آج تک آیا نہیں کلام — ہے کون سے گھرانے سے اور کیا ہے تیرا نام

بتلا کہ ہو سکے جو دلِ پُر ملال کو
کیوں تو نے قید کر لیا اس خستہ حال کو

اس مرد سے یہ زینبِ ناشاد نے کہا — یہ کیا کہے گا مجھ سے ہی سن میرا ماجرا
میں وہ ہوں جس کے بھائی کا سر تن سے کٹ گیا — میں وہ ہوں جس کا کوئی بھی وارث نہیں رہا

ناشاد ہوں غریب ہوں غم کی ستائی ہوں
میں کھو کے مار یہ میں بھرے گھر کو آئی ہوں

جد کا ہمارے احمدِ مختار نام ہے — بابا کا میرے حیدرِ کرار نام ہے
اماں کا میری فاطمہؑ ناچار نام ہے — بھائی کا میرے سیدِ ابرار نام ہے

بنت علیؑ نواسی شہ مشرقین کی
زینبؑ ہے میرا نام بہن ہوں حسینؑ کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۲۰

دربارِ شام

جب کہ دربار میں ناموسِ پیمبر آئے
بال کھولے ہوئے بے مقنع و چادر آئے
سر کے بالوں سے چھپائے رخِ انور آئے
بیڑیاں کھائے ہوئے عابدِ مضطر آئے
سخت آفت میں گرفتار وہ سب خیمے تھے
رسیماں ایک تھی اور آہ کئی بازو تھے

کسی گھر پر نہ فلک ایسی مصیبت ڈھائے
وا در یغا وہ ہجوم اور وہ پردہ والے
رنگِ رخ زرد زباں خشک لبوں پر نالے
تازہ اولاد کا غم زخمِ جگر پر آئے
لٹ گیا گھر کہیں چھپنے کو بھی کونا نہ ملا
قتل وارث ہوئے اور بیٹھ کے رونا نہ ملا

رسنِ ظلم سے چھلتے تھے یتیموں کے گلے
سہمے جاتے تھے کشاکش میں وہ نازوں کے پلے
مائیں آفت میں گرفتار تھیں کیا زور چلے
روکہ دیکھا کبھی عابد کو کبھی ہاتھ ملے
شمر کہتا تھا کہ حاکم کا غضب آئے گا
قیدیوں میں کوئی رویا تو سزا پائے گا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تھا مکیں تختِ مرصع پہ لعینِ غدّار
فرق پر تاج تھا اور بر میں لباسِ زرتار

دست بستہ عقبِ پشت غلاموں کی قطار
نیچے رکھا تھا سرِ پاک امامِ ابرار

رؤسا جمع عراق و عرب و روم کے تھے
اور حرم با سرِ عریاں شہِ مظلوم کے تھے

کرتے تھے بہرِ خوشامد یہ مصاحب مذکور
کس دلیری و شجاعت سے لڑی فوجِ حضور

فتح پائی تھی بنی فاطمہ پر عقل سے دور
لیکن اس گھر کے نمکخوار جری ہیں مشہور

آج نوفل سا جواں خلق میں ممتاز نہیں
ابنِ کاہل سا جہاں میں قدر انداز نہیں

ایک نے تیر سے چھیدا علی اصغرؑ کا گلو
مر گیا باپ کے ہاتھوں پہ وہ بچہ مہرو

ایک نے حضرتِ عباسؑ کے کاٹے بازو
جس سے ٹوٹی مگر پاک امامِ خوشخو

جس نے جو کام کیا قابلِ انعام کیا
غل ہے لشکر میں کہ دونوں نے بڑا کام کیا

اور یہ رستم سے نہ ہوگا جو کیا شمرؑ نے کام
جب گرے خاک پہ گھوڑے سے شہِ عرشِ مقام

کھینچ کر خنجرِ خونریز پئے قتلِ امام
کر دیا لختِ دلِ فاطمہ کا کام تمام

کچھ وصیت کا سخن لب تلک آنے نہ دیا
سر کبھی مسند سے نانا کی اٹھانے نہ دیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سب تو یہ کہتے تھے ہوتا تھا خوش وہ غدار — حرمِ شاہ رسن بستہ کھڑے تھے نا چار
طیش میں آن کے یہ کہنے لگی زینبِ زار — کسی منصف سے سُن اس ذکر کو اُو نا ہنجار

حال مقتل کا یہ آوارہ وطن جانتی ہے
جو ستم بھائی پہ گزرے وہ بہن جانتی ہے

ابن کاہل کی شجاعت کے ہیں بیجا اوصاف — اس سے سرزد ہوا یہ ظلم شجاعوں کے خلاف
یہ بھی جرأت ہے کوئی دل میں ذرا کر انصاف — اس خطا کو کبھی خالق نہیں کرنے کا معاف

تیرے اُس نے دلِ شیر خدا چھیدا ہے
دودھ پیتے ہوئے بچے کا گلا چھیدا ہے

ایک سے ایک لڑے ہے یہی دستورِ عرب — جنگ میں ٹوٹ پڑے فاطمہ کے لال پہ سب
اس کی تعریف سے خوش ہوتا ہے تو ہائے غضب — نہ حمیت جنہیں کچھ تھی نہ محمد کا ادب

چڑھ کے چھاتی پہ جو سر تن سے اتارا تو کیا
مل کے دو لاکھ نے گر ایک کو مارا تو کیا

یہ عداوت پسرِ سید لولاک سے ہائے — جسم سے کاٹ کے سر لاش پہ گھوڑے دوڑائے
جاگ کر راتوں کو زہرا جسے دودھ نہ پلائے — بعد مرنے کے وہ سید کفن و گور نہ پائے

تنِ عریاں کو عجب حال سے ان میں چھوڑا
ہے یہ جا لہ کبھی وہ سید کے ملک میں چھوڑا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرے نانا نے نہ لوٹا کسی کافر کا بھی گھر
عورتوں سے نہ کوئی بولتا تھا بعدِ ظفر
قید میں حاتم طائی کی جو آئی دختر
خود اسے احمدِ مرسل نے اڑھائی چادر

کہتے تھے دخترِ جواد یہ کہلاتی ہے
اس کے ہاتھوں کو نہ باندھو مجھے شرم آتی ہے

تھا محمدؐ کو تو کافر کی بھی حرمت کا خیال
ہاتھ سے تیرے ہو آلِ محمدؐ کا یہ حال
منہ چھپانے کو نہ برقع نہ ردا نے رومال
اپنے چہرے پہ بندھے ہاتھوں سے بکھرائے ہیں بال

کھو کے بھائی کو مصیبت میں پڑی ہے زینبؑ
ترے دربار میں سر ننگے کھڑی ہے زینبؑ

سُن کے یہ شمر سے کہنے لگا یہ حاکمِ شام
کون ہے یہ کہ فصاحت سے جو کرتی ہے کلام
غیظ میں آ کے یہ کہنے لگی ہمشیرِ امام
اس سے کیا پوچھتا ہے مجھ سے سُن او بدانجام

اب تو قیدی ہوں سن بستہ ہوں پیاکی میں ہیں
جس کی امت میں ہے تو اس کی نواسی میں ہیں

شمرؔ کو دیکھ کے بولا وہ علیؑ کا دشمن
کھولدے قیدیوں کے بازو و گردن سے رسن
جب چھٹیں بند رسن سے وہ گرفتارِ محن
تب سکینہؑ نے لیا کرتے کا منہ پر دامن

باپ کے غم میں دلِ زار جو تن میں تڑپا
ایسا رویا کہ سرِ پاک کفن میں تڑپا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بولا حاکم کہ نہایت ہے تجھے باپ کی چاہ
تخت کے نیچے یہ کیا طشت میں ہے گر تو نگاہ
پاس جا کر جو لگی دیکھنے با نالہ و آہ
خون میں ڈوبا ہوا اس کو نظر آیا سرِ شاہ

طشت پر گر کے پکاری کہ یہ حال آپ کا ہے
لو بھوکی جان یہی سر تو مرے باپ کا ہے

گود میں لے کے سرِ ابنِ علیؑ چلائی
اِن کھلی آنکھوں کے قربان تمہاری جائی
ایسے بھوکے کہ نہ بیٹی کبھی تم نے یاد آئی
اتنی مدت میں یہ کیا شکل مجھے دکھلائی

کیا خموشی ہے لبِ لعل تو کھولو بابا
کیا غضب ہو گیا کچھ منہ سے تو بولو بابا

تیرا اس چاند سے ماتھے پہ لگایا کس نے
حلق پہ خنجرِ بیداد پھرایا کس نے
خون اس گردنِ نازک کا بہایا کس نے
چھوٹے سے سن میں مجھے تم سے چھڑایا کس نے

اماں سر پیٹتی ہیں کیا انہیں سمجھاؤ نہیں
آ کر کرتے میں چھپا کر تمہیں لے جاؤ نہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۲۱

دربارِ شام

آتا ہے سر امام کا بزمِ یزید میں
محشر بپا ہے آلِ رسولِ مجید میں
سامانِ رقص و عیش ہیں قصرِ پلید میں
سینہ زنی ہے عترتِ شاہِ شہید میں
دربار عام میں تو سبھوں کا ہجوم ہے
سیدانیوں میں ہائے حسینا کی دھوم ہے

راوی بیان کرتا ہے اب یوں بچشمِ نم
داخل ہوا جو شام میں سب لشکرِ ستم
پہنچی یزید کو خبر آمدِ حرم
بولا لعین پر ہوئے منصور آج ہم
سر طشت میں دکھاؤں گا ابنِ بتولؑ کا
دربار میں ہو داخلہ آلِ رسولؐ کا

یہ سُن کے رسیماں لئے اٹھے کئی شقی
آئے حرم کے قافلہ میں جب وہ مدّعی
زینب کا بازو گردنِ سجاد بندھ گئی
دربار کو چلے حرمِ دلبرِ نبیؐ
پھر کیا تھا موجزن یہ تازہ غضب نہ تھا
رُک رُک کے دم سکینہ کا نکلے عجب نہ تھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

پیشِ یزید آیا حرم کا جو کارواں — اغلب تھا جانِ خیرِ حیدر کی ہو رواں
دیکھا یزید نے جو سکینہ کو ناگہاں — پوچھا یہ کون ہے تو کیا شمر نے بیاں

بیٹی ہے یہ جنابِ شہِ مشرقین کی
بالی سکینہؑ ہے یہی دخترِ حسینؑ کی

پوچھا یزید نے کہ پدر تیرا کیا ہوا — بولی سکینہ جانبِ دربارِ حق گیا
ہوتے پدر جو زندہ تو بندھتا مرا گلا — یوں سر برہنہ آتی میں بلوے میں بے ردا

اک جان سو طرح کی بلا دِ عنا میں ہے
وارث ہے ایک بھائی سو قیدِ جفا میں ہے

بولا یزید دل میں ترے آرزو ہے کیا — بولی سکینہؑ سر مجھے دکھلا دے باپ کا
القصہ کھل گیا رسنِ ظلم سے گلا — طشت طلا دکھا کے یہ حاکم نے دی صدا

آلودہ خاک سے ہے تو خوں سے بھرا ہوا
لے اس میں تیرے باپ کا سر ہے دھرا ہوا

پر شرط ہے اٹھا کہ نہ سر کیجیو تو بین — آپ ہی سے آئے گود میں تیرے سرِ حسینؑ
سر پوش کو اٹھا کے پکاری وہ نورِ عین — اے فاطمہؑ کے احمدِ جاں مصطفےٰ کے چین

چھونے کو سر کو حکم نہیں غم کی ماری ہوں
آجاؤ میری گود میں گر تم کو پیاری ہوں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

دیکھا سبھوں نے کانپ گیا سر حسینؑ کا — بولا سکینہ لاڈلی تم پر سے میں فدا
پھیلاؤ ہاتھ آیا ہوں میں غم کا مبتلا — یہ کہہ کے اٹھا طشت سے فرقِ شہِ ہدا

کانپی زمین تختِ ستمگر الٹ گیا
بیٹی سے آن کر سرِ سرور لپٹ گیا

منہ رکھ کے منہ پہ بولی سکینہؑ کہ یا حسینؑ — بعد آپ کے ملا نہ ہمیں ایک لحظہ چین
پہنائے تھے جو آپ نے گوہر ترے وزین — اُن کے لئے یہ ظلم ہوا شاہِ مشرقین

شمر لعیں نے چھین کے یہ حال کر دیئے
مارے طمانچے نیلے مرے گال کر دیئے

کیا کیا نہ بعد آپ کے ہم پر ہوئی جفا — کھائے طمانچے شمرؑ کے مابینِ کربلا
آئی جو شام میں تو بندھا تھا سا گلا — مقسوم میں جو لکھا تھا ہرگز نہ وہ مٹا

بلوا لو پاس صدقے اٹھائے نہ جائیں گے
اب تو طمانچے شمرؑ کے کھائے نہ جائیں گے

رونے لگے بیانِ سکینہ پہ اہلِ شام — حاکمؑ نے تب یہ شمر سے ہنس کر کیا کلام
دربار میں ہے اس گھڑی انبوہِ خاص و عام — ایسا نہ ہو کہ بر سرِ پر خاش ہوں تمام

صدمہ ہے ایک ایک کے جانِ ملول پر
واللہ جائے رحم ہے آلِ رسولؐ پر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کیا دیکھتا ہے چھین لے فرقِ شہ ہدا — اٹھا یہ سن کے قاتلِ دلبندِ مصطفےٰ
بولا سکینہؑ باپ کے سر سے ہو اب جدا — بس بس بیانِ حال جو ہونا تھا ہو چکا

اب پھر وہی الم ہے وہی ننھی جان ہے
اب پھر وہی گلا ہے وہی ریسمان ہے

یہ کہنا تھا کہ سہم گئی شہ کی گلعذار — بولی ابھی تو آئے ہیں بابائے نامدار
ظالم خدا کے واسطے کر دے مجھکو پیار — یہ سنتے ہی غضب میں بڑھا شمرِ نابکار

دھڑکا دلِ حزیں کو ہوا سانس الٹ گئی
بابا کے سر سے خوف کے مارے لپٹ گئی

آیا قریب شمرؑ تو بھاگی وہ دل حزیں — زینبؑ کے پاس آکے وہ حضرت کی نازنیں
چلائی سوئے عابدِ بیکس وہ مہ جبیں — بھیا چھپاؤ جلد کہ آتا ہے اب لعیں

ہرگز نہ مانے گا وہ ہزار اب بکا کروں
سجادؑ یوں لے ہاتھ بندھے ہیں میں کیا کروں

اتنے میں شمر آن ہی پہنچا قریب آہ — چاہا کہ تازیانہ لگائے وہ روسیاہ
ناگاہ سب نے دیکھی عجب قدرت الٰہ — اک پنجہ آشکار ہوا آکے مثلِ ماہ

آئی صدا کہ دیکھ اٹھانا نہ ہاتھ کو
ورنہ ابھی الٹ دوں ورق کائنات کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مارے بہت طمانچے کہاں تک تو اب جفا — شیرِ خدا کو بھولا تھا وہ دشمنِ خدا
پوتی کو میری اب تو طمانچہ لعیں لگا — یہ سن کے وہ لعین تو غش کھا کے گر پڑا

بولی سکینہؑ قید الم سے چھڑا لیا
صدقے میں دادا جان کے مجھ کو بچا لیا

زینب بھی اس طرح سے ہوئی پھر تو نعرہ زن — بیٹی کی کچھ خبر بھی ہے یا شاہِ بت شکن
جو ہاتھ میں بندھے تھے حضرت نے نور تن — سو دیکھو وہی بازو ہے والستہ رسن

مر جاؤں اب دعا پہ رب علا کرو
مشکل کشا پدر مرے عقدہ کو وا کرو

بابا سرِ حسین کٹا جب کہاں تھے تم — اہلِ حرم کا خیمہ جلا جب کہاں تھے تم
اتری ہمارے سر سے ردا جب کہاں تھے تم — پوتا تمہارا قید ہوا جب کہاں تھے تم

بابا عجب طرح کی بلا میں پڑی ہوں میں
دربار میں لعین کے کھلے سر کھڑی ہوں میں



Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۲۲

دربارِ شام

دربارِ شام میں جب بیکسوں کو شام ہوئی
وہ رات پیٹنے رونے میں سب تمام ہوئی

ہوئی جو صبح کمر بستہ فوجِ شام ہوئی
ہوا یزید لعیں برآمد یہ دھوم دھام ہوئی

فلک ستائی مصیبت کی مبتلا زینبؑ

چلی یزید کی محفل میں بے ردا زینبؑ

تمام شہر کے باشندے سن کے یہ اخبار
نکل نکل کے گھروں سے چلے سوئے بازار

یہ ایک ایک سے کہنے لگا پکار پکار
یہ سیر پھر نہ کبھی ہاتھ آئے گی زنہار

علیؑ و فاطمہؑ کی گود کے پلے قیدی

چلو یزید لعیں کے دربار میں چلے قیدی

لکھا ہے یہ کہ وہ بارہ اسیر بے تقصیر
بندھے تھے ایک رسن میں بہ حالت تغیر

سر اپنا خم کئے سجادؑ جانب زنجیر
اور ایک ہاتھ سے پکڑے ہوئے سرِ زنجیر

لرز لرز گیا لاشہ شہ مدینہ کا

رسن کا جھٹکا تھا اور حلق تھا سکینہؑ کا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ راہ گیروں سے کہتے تھے سیدِ سجادؑ — کہ ہم اسیر تمہارے نبیؐ کی ہیں اولاد
غریب و بیکس و مظلوم خانماں برباد — یہ جان لو کہ یتیموں کی ہے بری فریاد

خدا کے عرش کو اس وقت زلزلہ ہوگا
جو قیدیوں کو نہ دیکھو گے تم تو کیا ہوگا

پھر اپنے بچوں پہ وہ صدقے کر کے سیب و انار — سکینہؑ جان کو دکھلا کے کرتے تھے گفتار
یہ میوے نوش کرا اے دخترِ شہ ابرار — کہ رنج فاقہ کشی سے کچھ آئے تجھ کو قرار

رہے گی پیاس کی سوزش نہ تیرے سینے میں
نہ کھائے ہوں گے یہ میوے کبھی مدینے میں

علیؑ کی بیٹی نے ان نورلوں سے جب سنا — اٹھا اٹھا کے سر اپنا کیے فلک دیکھا
پھر ایک آہ بھری اور یہ جواب دیا — ہم ایسے بھوکے نہیں جو کھائیں میوہ

اگرچہ آج میں بھوکی ہوں اور پیاسی ہوں
مگر میں صاحبِ معراج کی نواسی ہوں

اسی طرح سے غرض پھر کے در بہ در وہ سب — گئے یزید کے دربار میں وہ قیدی جب
دلوں پر اور ہوا صدمہ ملال و تعب — وہ بارگاہ نظر آئی بزمِ عیش و طرب

خوشی دلوں کو وہ تھی کہ جیسے عید کو ہووے
یہ غل، فتح مبارک یزید کو ہووے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

لکھا ہے پہلے جو آیا وہ دبروئے یزید لعین وہ شمر تھا شہ دیں کو کیا تھا جس نے شہید
دکھا کے سر شہ بیکس کا وہ لعین پلید امیرِ شام سے کہنے لگا بصد تاکید

میں بخیتن کو جہاں سے مٹا کے آیا ہوں
یہ تحفہ تیرے لئے کربلا سے لایا ہوں

کہا یزید لعین نے جب شہ کو تو نے ذبح کیا بتا مجھے پسر فاطمہ کا حال تھا کیا
وہ شکر کرتا تھا یا کچھ ملول خاطر تھا پکارا شمر لعین کہ صابر نہ تھا کوئی ایسا

قسم خدا کی ہے خنجر گلے پر چلتے تھا
وہاں زخم سے پر شکرِ حق نکلتا تھا

یہ کہہ کے سامنے حاکم کے رکھدیا وہ سر کمر سے اپنے نکالے پر اس نے دو گوہر
کہا یزید لعین نے کیا ہے یہ بولا وہ ہنس کر یہ جو اسیروں میں بیٹھی ہے شاہ کی دختر

یہ موتی کانوں کے اس بچی کے انار رہے ہیں
اسے طمانچے بھی غصے میں میں نے مارے ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۲۳

دربارِ شام

عزیزو حادثہ نو فلک دکھاتا ہے — حرم کا قافلہ پیشِ یزید جاتا ہے
گلے بندھے ہیں بدن سب کا تھرتھراتا ہے — نہ سانس لیتے ہیں قیدی نہ بولا جاتا ہے
جو گرتے ہیں تو ستمگار نیزے مارتے ہیں
وہ رو کے حیدرِ کرار کو پکارتے ہیں

کہوں اسیروں کا سب حال میں مجال ہے کیا — یہ ہاتھ باندھے کا مضمون ہے، دست بستہ کھڑا
ہوا ہے بیڑیوں سے بس کہ غلغلہ پیدا — بتول خلد میں حیدرؑ کو دے رہی ہے صدا
بلند کرتی ہے فریاد یا علیؑ زینبؑ
چلو یزید کے دربار میں چلی زینبؑ

جفائے راہ کے کہنے میں کانپتی ہے زباں — غرض کہ داخلِ مجلس ہوئے بہ آہ و فغاں
مگر کب آئے حضورِ یزید بے ایماں — کہ چوب بید تھی اور شاہ کے لبِ دنداں
چھڑی تو ایک تھی پر ظلم دو نمایاں تھے
نیزیر چوب کبھی لب تھے گاہ دنداں تھے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ ظلم دیکھ کے زینبؑ نے کر لیں آنکھیں بند
پکارا شمر یہ دربار کیا نہ آیا پسند
لو آنکھیں کھولو نہیں ظلم ہوگیا وہ چند
فلک کو دیکھ کے رونے لگی وہ غیرت مند

کہا یزید نے کیا آسمان کو دیکھا
وہ رو کے بولی کہ خالق کی شان کو دیکھا

کہا یزید نے تب شمر سے بہ طیش تمام
یہ کون ہے کہ جو بڑھ بڑھ کے کر رہی ہے کلام
وہ بولی پوچھ مجھی سے یہ جانے کیا مرا نام
میں رونے والی ہوں کنبہ کی زینبِ ناکام

علیؑ کی آئی ندا میری پیاری دختر ہے
سرِ حسینؑ پکارا ہماری خواہر ہے

یزید جائزہ پھر قیدیوں کا لینے لگا
نظر پڑی اسے اِک شاہزادی ماہ لقا
اُلٹ کے ڈالا ہے منہ پر پھٹا ہوا کرتا
اور اس پہ ہاتھوں سے پردہ کیا ہے چہرہ کا

ہے سن میں خرد بزرگوں کا پر قرینہ ہے
کہا یہ کون ہے بولا عمر سکینہؑ ہے

یزید حال سکینہؑ پہ رو دیا اور یہ کہا
سکینہؑ تجھ کو بہت چاہتا تھا باپ ترا
وہ بولی چاہنا کیسا پدر تھے مجھ پہ فدا
زبان پر تھا سکینہؑ سکینہؑ صبح و مسا

سلاتے تھے مجھے شبیرؑ اپنے داماں میں
اور اب تو خاک میں سوتی ہوں لے کے دامن میں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یزید نے کہا جنت میں میوے ہیں اکثر — سکینہؑ تم کو کھلاتا تھا کیا تمہارا پدر
رطب رطب کہا اس بے پدر نے تلا کر — دکھا کے نیل طمانچوں کا بولی دیکھ ادھر

پدر نے تحفہ سے تحفہ رطب کھلائے ہیں
اور ان کے بعد تو ہم نے طمانچے کھائے ہیں

یزید بولا رطب دوں تو کھائیگی ناداں — سکینہؑ بھوکی تو تھی ہو کے خوش پکاری ہاں
مگر سکینہؑ کی خاطر وہاں رطب تھے کہاں — دیا شقی نے طبق میں سرِ امام زماں

پکاری حضر میں میرے رطب یہ آیا ہے
کسی یتیم نے لوگو یہ میوہ کھایا ہے

اٹھایا اس نے جو سرپوش تو یہ آیا نظر — تڑپ رہا ہے سر اک مردہ کا لہو میں تر
ڈری وہ پہلے تو اور پھر کہا یہ رو رو کر — رطب نہیں ہے رطب کے کھلانیوالے کا سر

سلام کر کے طبق سے اٹھا لیا سر کو
لہو ابھرا ہوا کرتا دکھا دیا سر کو

لہو کے ڈھوئے حلقوم کا جبیں پہ ملا! — لبوں پہ رکھ دیئے لب اور پکاری یا ابتا
حسینؑ چھوٹے سے سن میں مجھے یتیم کیا — شہید بابا مجھے بچپنے میں داغ دیا

جہاں سے ہائے جو یوں جلد تم کو جانا تھا
تو صدقے جاؤں نہ اتنا مجھے ملانا تھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۲۴

زندان شام

سر کھلے قید میں جب دخترِ زہرا آئی
دیکھنے ہند اسیروں کا تماشہ آئی
جب کہ نزدیک سرِ سید والا آئی
دیکھ کر اس نے کہا سر پہ بلا کیا آئی

پوچھوں ان قیدیوں میں کس سے حقیقت انکی
ملتی ہے احمدِ مختار سے صورت انکی

کہا لونڈی سے کہ جا بیبیوں سے پوچھ ذرا
کس قبائل سے ہو تم اور وطن ہے کس جا
گر مدینہ کہیں تو پوچھیو حالِ آقا
ٹھیک اس سر سے ہے شبیر کا نقشہ ملتا

قیدیان بیبیوں میں دخترِ حیدر تو نہیں
پوچھیو یہ سرِ فرزندِ پیمبر تو نہیں

کہا لونڈی نے چلو گھر تمہیں اس قصے سے کیا
آئی تھیں دیکھ لیا خیر جو ہونا تھا ہوا
ہند نے غور سے پھر جانبِ زنداں دیکھا
دیکھا اک لڑکی ہے بیٹھی ہوئی کونے میں جدا

کہا لونڈی سے وہ لڑکی جو نظر آتی ہے
اس تلک چل کہ طبیعت مری گھبراتی ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہند اٹھی یاں سے سکینہ نے ادھر دیکھا | یہ چلی اور سکینہ نے بھی زانو بدلا
ہند پھر بیٹھ گئی دیکھ کے گردن کو جھکا | کہا لونڈی سے کہ جا جلدی مری بیٹی کو لا

بڑے ملنے سے اگر غیروں کے شرماتے ہیں
بچے دستور ہے بچوں سے سہل جاتے ہیں

لونڈی دوڑی گئی بیٹی کو لے آئی جا کر | دیکھا بیٹی نے کہ ماں کے نہیں سر پر چادر
پوچھا گھبرا کے کہ کیوں کھول دیا آپ نے سر | ہند نے رو کے کہا چپکے سے بولو دختر

صورت اک دم کو لگا ڈونہ سنوارو ٹوپی
تم بھی سر کھول دو للہ اتارو ٹوپی

سنا تھا تم نے بھی غل قیدیوں کے آنے کا | واری ماں مجھ کو پھر بھر ہو آئے اس جا
آئی کچھ دیکھنے کو آ کے یہاں کچھ دیکھا | سنی ان قیدیوں میں ہائے حسینا کی صدا

سن کے اس نام کو دم سینے میں گھبراتا ہے
اپنے آقا کی طرف سے مجھے شک آتا ہے

تجھے بلوایا ہے اس واسطے میں نے بیٹی | دیکھ کر حال مجھے پوچھتے ہے شرم آتی
خاک پر بیٹھی ہوئی سامنے جو ہے لڑکی | بیٹھ جا خاک پہ کچھ فرق سے جا کر تو بھی

جائے عبرت ہے بھلا دیجو گھر کی باتیں
کر کے کچھ بات سن اس خستہ جگر کی باتیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہند نے بیٹی سے اپنی کیا جس وقت بیاں
بچی گھبرا کے ہوئی سوئے سکینہ نگراں

ماں کی گودی سے چلی پھینک کے ٹوپی ناداں
آئی نزدیک سکینہ کے جو وہ سوختہ جاں

کر کے تسلیم پکاری مری ناداں بہن
خاک پر بیٹھی ہے کیوں اے ترے قرباں بہن

پھٹا کرتا ہے پر داغ ہیں اس میں کیسے
کہا گھبرا کے سکینہ نے لہو کے دھبے

رنج ہوتا ہے بہن کہہ کے پکارو نہ مجھے
اجنبی سے نہیں اس طرح سے ملتے خلقے

تو بہن کہتی ہے ہاں جان چلی جاتی ہے
ایک بچھڑی بہن اپنی مجھے یاد آتی ہے

ماں سوا اس کے میں تجھ سے کہوں کیا حال اپنا
جب سے پیدا ہوئی میں اپنے پرائے پر کیا

نہ بہن مجھ کو کسی نے کہا بی بی کے سوا
تو نے بھیجا جو کہا یہ بھی ہے احساں ترا

خیر سن لیتی ہوں جیسی کوئی کہہ جاتا ہے
قیدی کہہ جاتا ہے لونڈی کوئی کہہ جاتا ہے

سن کے ناداں کی تقریر کو ناداں دوئی
کہا اب آپ کو لونڈی نہ کہے گا کوئی

بی بی فرمائیے تو کیا ہوا اور کیا گزری
کہا ناداں نے باتوں کی نہیں ہیں عادی

یاں تلک خیر ہے باتیں جو سوا ہوئیں گی
سنئے بیٹی ہیں اماں دونوں فنا ہوئیں گی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہوتی ہے کون سی راحت جو نہ پائی میں نے
باپ بھائی بھی ملے بہنیں بھی پائی میں نے
آج تک گھر کی کسی کی نہیں کھائی میں نے
میری اتنوں نے اٹھائی نہ اٹھائی میں نے

پھوپی نے آنکھ دکھائی نہ چچی نے گھر کا
آج تک مجھ کو نہ کنبہ میں کسی نے گھر کا

کیا کہوں گھر کبھی کنبہ سے بھرا تھا میرا
میں ہی اک گھر میں نہ تھی کنبہ سوا تھا میرا
چچیاں تھیں بھتیجیاں تھیں بھائی تھا بھتیجا تھا میرا
باپ ہوگا نہ کسی کا جو چچا تھا میرا

سارا گھر چاہنے والا تھا ادھر اور میں تھی
گود عباسؑ کی تھی آٹھ پہر اور میں تھی

گر چچی جان سے ہم شکل نبی نے چھینا
پیار میں آ کے بھتیجے سے چچی نے چھینا
چچی کی گود میں آئی تو پھوپی نے چھینا
شمرؑ کے ہاتھ سے لیکن نہ کسی نے چھینا

چلنے پھرنے کا مزا بھی نہیں چکھا میں نے
اب سوا پاؤں زمیں پر نہیں رکھا میں نے

سوتی بستر پہ نہ تھی باپ کے سینے کے سوا
جاگ اٹھتی تھی تو لے لیتے تھے گودی میں چچا
ان سے لے کر چچی منہ ہاتھ دھلاتی تھیں مرا
گوند کر سر مرا پہناتی تھیں اجلا کرتا

شمرؑ کے ہاتھ سے اب شاق ہے جینا مجھ کو
چھین لیں بالیں و اوسار اطانچہ مجھ کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۲۵

زندانِ شام

سر ننگے جب حرم گئے دربارِ شام میں
شور و فغاں تھا مرقدِ خیر الانام میں
دکھلا کے سب کو عدو اژدہام میں
لائے رسن میں باندھ کے دربارِ عام میں
دربار میں جو چار گھڑی تک کھڑے رہے
زنداں میں جا کے غش کئی ساعت پڑے رہے

بانو کو جو سوادِ شبِ اسدم نظر پڑا
اصغر کو قید خانے میں دل ڈھونڈنے لگا
دوڑی وہ قتل گاہ کی جانب برہنہ پا
زینب پکاری رو کے کہ بھابی ہوا یہ کیا
زنداں سے بھی اسیر کہیں بھاگ جاتے ہیں
وہ بولی کیا کروں علی اصغر بلاتے ہیں

سب وارثوں کی یاد میں کرتے تھے یہ کلام
ورد زباں سکینہ کے تھا شاہ دیں کا نام
کہتی تھی ڈھونڈتی ہوئی آئی ہیں تا بہ شام
لیکن نظر نہ آئے کہیں بھی ہمیں امام
حیران ہوں اب وہ الفتِ شبیر کیا ہوئی
کھلتا نہیں سکینہ سے تقصیر کیا ہوئی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

نزدِ سکینہ رونے لگے آن کر حرم
سینے پہ ہاتھ رکھ کے کوئی دیکھتا تھا دم

شانہ کوئی ہلاتا تھا اس کا بچشمِ نم
کہتی تھی رو کے بانوئے شاہِ ستم الم

واری ملیں پدر سے مری آس توڑ کے
جنّت کو چل لیں مجھے زنداں میں چھوڑ کے

زینبؑ نے رو کے بانوئے مغموم سے کہا
بے آس ہو نہ بھابی یہ غش میں ہے مہ لقا

اور مر گئی تو خیر جو اللہ کی رضا
اب اس کے رفعِ غش کی ہے اس وقت یہ دوا

ہے عاشقِ حسینؑ یہ پیاری حسینؑ کی
سب غل کرو کہ آئی سواری حسینؑ کی

غش میں سکینہ باپ کی پائے گی جب خبر
فی الفور کھول دیگی ابھی آنکھیں نوحہ گر

آخر پکارے الحرم رو کے یک دِگر
اٹھو سکینہ جان اٹھو آئے ہیں پدر

عباسؑ بھر کے نہر سے مشکیزہ لائے ہیں
قاسمؑ بھی آئے ہیں علی اکبرؑ بھی آئے ہیں

شانہ ہلا کے سب نے جو کی یہ صدا بلند
اٹھ بیٹھی آنکھیں کھول کے غش سے وہ دردمند

اور سہم کر اندھیرے سے پھر کر لیں آنکھیں بند
پھیلا کے ہاتھ بولی کہ اے شاہِ ارجمند

بابا کدھر ہو آ کے اٹھاؤ سکینہ کو
صدمہ دیا گیا ہے بہت ناز نین کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

چپکے سے ماں نے عابدِ بیمار سے کہا — بیٹا گلے لگا لو بہن کو تم بھی ذرا
عابد نے آ کے اس کو گلے سے لگا لیا — سمجھی وہ بے پدر کہ یہی ہے پدر مرا

تاریک گھر میں شکل نظر گو نہ آتی تھی
عابدؑ کے پاؤں آنکھوں سے رو کر لگاتی تھی

رو کر پکارتی تھی اے روشنی منگاؤ — بابا کو مرے کانوں کا لوگو درم دکھاؤ
بانو سے کہتی تھی کہ اِدھر آؤ جلد آؤ — بے رحم کے طمانچوں کی روداد تم سناؤ

بابا میں صبح کو بھی اگر تم کو پاؤں گی
اپنا لہو بھرا ہوا کرتا دکھاؤں گی

ناگاہ ہاتھ جا پڑا زنجیر و طوق پر — رو کر پکاری قید ہوئے تم بھی اے پدر
لو میں گلا یہ کرتی تھی ہر شام و ہر سحر — بابا نے ہم سے کر لئے لب بند اس قدر

روتی تھی میں تمہاری زیارت کے شوق میں
پر یہ خبر نہ تھی کہ ہو زنجیر و طوق میں

بابا بتاؤ اصغرِ بے شیر ہے کہاں — اس کے گلے میں طوق ہے منت کی ہنسلیاں
بھیا نے پایا آبِ بقا خشک تھی زباں — کڑھتے تو ہوں گے میری جدائی سے بھائی جان

یہ تو کہو کہ سیر تم آبِ غذا سے ہو
یا تم بھی ہم سبھوں کی طرح بھوکے پیاسے ہو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۲۶

زندانِ شام

داخلِ خانۂ زنداں ہوئے جب دم قیدی
خاک پہ بیٹھ کے رونے لگے باہم قیدی

بین کرتے تھے یہ اس طرح سے پرغم قیدی
مر گیا فاطمہؑ کا لال ہوئے ہم قیدی

کوئی وارث نہیں اور دولت و ذر پاس نہیں
دائم الحبس ہوئے چھوٹنے کی آس نہیں

کون اپنا ہے کہیں کس سے مصیبت اپنی
درد کس کو ہے دکھائیں کسے حالت اپنی

استخواں باقی ہیں تن میں ہے صورت اپنی
بیٹھ کر اٹھ نہیں سکتے گئی طاقت اپنی

لونڈیاں صدقے کہاں بیٹھے ہو آؤ شبیرؑ
ہم کو زنداں کی مصیبت سے چھڑاؤ شبیرؑ

اتنے میں وقتِ چراغوں کا ہوا شام ہوئی
در مقفل ہوا دربانوں نے بدلی چوکی

قبر کی طرح سے زنداں میں ہوئی تاریکی
ایک کو ایک کی صورت نظر آنے نہ رہی

بیبیاں رو رو کے لگیں خاک سے سر ٹکرانے
رکھ کے ہاتھ آنکھوں پہ لگے معصوم چلانے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اپنی اماں سے کوئی کہتا تھا بچہ رو رو — اماں ڈر لگتا ہے چھاتی سے لگالو ہم کو
کوئی کہتا تھا کہ گودی میں بٹھالو ہم کو — جھانکتا ہے کوئی دروازے سے اماں دیکھو
کوئی کہتا ہے کہ بابا کو بلالو اماں
کوئی چلاتا تھا کہ بابا کو بلالو اماں

بیبیاں رو رو کہتی تھیں بلائیں کے ہم — جنکو بلواتے ہو تم وہ تو گئے سوئے عدم
نہ تو بابا ہے تمہارا نہ برادر ہے نہ عم — رن میں سب مارے گئے سب پہ چلی تیغ ستم
داد رس کون تمہارا ہے نہ فریاد کرو
بابا بابا دہائیں تو اللہ کو تم یاد کرو

ننھی سے جانو نکو ڈھارس ہوئی سکر یہ کلام — بیبیوں کی زینت آغوش ہوئی وہ گلفام
ماں کی گودی میں سکینہ نے کیا جب آرام — خواب میں دیکھی کیا ہے کھڑے روتے ہیں امام
سینکڑوں خون کے دھبے ہیں لباس شہ میں
اجلا رومال سا لپٹا ہے کمر کی تہ میں

دور کر شادی چھاتی سے سکینہ لپٹی — اور کہنے لگی کیا خوب خبر لی میری
بابا صاحب مجھے یہ آپ سے امید نہ تھی — منہ چھپا بیٹھو تم اور کان ہوں میرے زخمی
حیف دم میرا گھٹے اور میں کڑھوں تم کہکر
تم نہ نکلو میری گردن سے نکالو آکر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

پھر لگی پوچھنے بابا کیا ہے احوال — خاک ہے گیسوؤں میں پیچ عمامہ کے ہیں لال
دھجے پوشاک میں ہیں ساری قبا ہے غربال — پھوپھی کر دھ جائیں گی یہ دیکھے حضرت کا جمال

بیٹھو مسند پہ بس اب یاں نہ کھڑے ہو بابا
چل کے حمام کرو کپڑے بدل لو بابا

بھر کے اشک آنکھوں میں حضرتؑ نے یہ ارشاد کیا — لشکرِ ظلم کے ہاتھوں یہ میرا حال ہوا
اے سکینہؑ میرا سر تن سے جدا جب کہ ہوا — تن بدن نیزوں سے سارا میرا غربال ہوا

خون عمامہ میں بھرا گیسوؤں میں خاک بھری
میں جو تڑپا تو لہو میں میری پوشاک بھری

شاہ نے بچے کے رخسارے سے کافور ردا — دیکھا اس شکل سے اس بچی نے چہرہ اس کا
آنکھیں تو بند ہیں اور دودھ ہے بالکل نہیں بھرا — بولی وہ ماتم کو کئی دن ہوئے ماں سے ہو جدا

کس کی آغوش کو آباد کیا ہے بھیا
ماں کے بے اذن کہاں دودھ پیا ہے بھیا

شہؑ نے فرمایا نہ ہر دم علی اصغرؑ کو پکار — چین سے سوتا ہے سونے دے اے دلدار
تب سکینہؑ نے یہ کی عرض کہ میں تم پہ نثار — دیکھ لے ماں بھی ذرا بیٹے کا اپنے دیدار

تم نہ جانا کہیں بابا میں ابھی آتی ہوں
اماں کو جا کے ذرا دم میں بلاتی ہوں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کہہ کے یہ بالی سکینہؑ نے جو ہنسنا موڑا — کھل گئی آنکھ نظر آئے نہ شاہِ والا
سن سے جی ہو گیا دل سینہ میں تھرانے لگا — ماں کی گودی میں ہی اور اندھیرا گھر کا

آنکھیں ملتی ہوئی ہاتھوں سے وہ مضطر اٹھی
باپ کو ڈھونڈتی گودی سے تڑپ کر اٹھی

ہاتھ پھیلائے ہوئے دوڑی وہ غم کی ماری — ڈھونڈتی پھرتی ہے حضرتؑ کو بلکتی روتی
پھاڑ پھاڑ آنکھیں ہر اک سمت نظر تھی کرتی — پر نظر آتی نہ تھی شکل حسینؑ ابنِ علیؑ

بھوکی مایوس وہ چلاتی تھی ہے ہے بابا
کس جگہ بیٹھے ہو کس جا پہ کھڑے ہو بابا

پوچھے دربانوں سے دروازے پر جا کر کوئیؑ — باہر آئے تو نہیں لوگو حسینؑ ابن علیؑ
اٹھ کے سجادؑ سرِ راہ کھڑے ہو جلدی — راہگیروں سے بتا دے کہ یہ پوچھو تو سہی

سر سے پا تک کسی کو خون میں تر دیکھا ہے
بچہ گودی میں لے کوئی بشر دیکھا ہے

روئے سب اہلِ حرم سن کے سکینہؑ کا یہ بین — قیدخانہ میں ہوا حشر فزوں شیون و شین
بولی کلثوم کہاں بیٹھے ہو لے بھائی حسینؑ — شکل دکھلا دو اسے سوتی ہے یہ نورالعین

کہا زینبؑ نے سلامت جو وہ سرورؑ ہوتا
اے میری جان جفا ظلم ستم سہہ ہوتا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سن کے یہ شور ہوا سوتے سے حاکم بیدار
پوچھا لوگوں سے یہ کیا شور ہے کیوں ہے یہ پکار
دیکھو تو عابد بیمار ہے کھینچے تلوار
کاٹ لیں اس کی بھی سر جائیں پیادہ اسوار
کہا لوگوں نے لڑائی نہیں کچھ ہوتی ہے
ایک لڑکی ہے وہ حضرت کیلئے روتی ہے

سن کے یہ خولی سے کہنے لگا وہ بد اختر
خوان میں رکھ کے سر شاہ کے دکھلا جا کر
سن کے فرمان چلا لے کے لعین شاہ کا سر
خوان پوش اس پہ پڑا اور سنہری چادر
بہر تعظیم پدر عابدِ مضطر آئے
خون کے جوش سے ہچکی کے جگر بھر آئے

کھول کر خوان کو کیا دیکھتی ہے بنتِ علیؑ
بھائی کا سر ہے دھرا خوب سراپا پیسٹی
ام کلثوم نے سر شاہ کا ڈھانکا جلدی
شہ کی بیباکی سکینہؑ کو ہوئی بے چینی
روئی اور کہنے لگی چھاتی پھٹی جاتی ہے
کچھ مرے باپ کی اس خوان سے بو آتی ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۲۷

زندانِ شام

اے مومنو زندان میں روتی ہے سکینہؑ — پانی کے لئے جان کو کھوتی ہے سکینہؑ
ہرگز نہ بہلتی ہے نہ سوتی ہے سکینہؑ — سمجھاتے ہیں سب چپ نہیں ہوتی ہے سکینہؑ

مشکیں لئے سقے جو گزرتے ہیں اُدھر سے
اِک شعلہ سا اٹھتا ہے سکینہؑ کے جگر سے

ضد کرتی ہے بانو سے یہ کمسن کی پیاری — ان سقوں میں ڈھونڈو مرے سقے کو میں واری
ماں کہتی ہے ان میں کہاں وہ عاشق باری — سقہ میری بی بی کا بہشتی ہے یہ ناری

وہ تو پسرِ فاطمہؑ کے پاس ہے بی بی
شبیرؑ جہاں ہے وہیں عباسؑ ہے بی بی

اب جان رہے یا نہ رہے ضبط کرو پیاس — پانی کی رکھو آس نہ جینے کی رکھو آس
لکھا ہے یہ سن سُنکے سخن دخترِ عباسؑ — آ بیٹھی یتیم پسرِ فاطمہؑ کے پاس

بولی کہ ملے مشک تو کاندھے پہ دھروں میں
اس شہر میں بی بی تری سقائی کروں میں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کچھ سوچ کے ماں کو یہ پکاری وہ خوش اقبال
ہے ہے میرے ہوتے ہو سکینہ کا یہ احوال
تن فاقہ سے تھراتا ہے منہ غصہ سے ہے لال
ہو ہو کے خفا نوچتی ہے گیسوؤں کے بال
اللہ کو سونپا تمہیں میں جاتی ہوں اماں
پانی کہیں ملتا ہے تو لے آتی ہوں اماں

بولی وہ سدھارو کیا خالق کے حوالے
پھر آن کے ملنا جو کوئی مار نہ ڈالے
رخصت ہوئی بیٹی تو کہے ماں یہ نالے
للہ کوئی میرے کلیجے کو سنبھالے
دیکھو تو عجب شان ہے رب ازلی کی
پانی کی گدائی کو چلی پوتی علیؑ کی

القصہ سر راہ جو وہ بے پدر آئی
شرما کے کہا دل میں کہ میں بھی کدھر آئی
پانی کی سبیل ایک طرف کو نظر آئی
ہر جام کی آنکھ اس کی گدائی پہ بھر آئی
شربے بھی پیالے بھی سبو چے بھی بھرے تھے
پر تیر سے خالی تھے گناہوں سے بھرے تھے

یوں خلق تھی امڈی ہوئی جیسے کہ گھٹا چھائے
پیمانہ بلب تھا کوئی ہاتھ کو پھیلائے
ساقی کا تھا یہ شور کہ مطلب میرا بر آئے
ہاں نذر خدا پانی ہے پیاسا نہ کوئی جائے
اس آب سے ٹھنڈا کریں سب اپنے جگر کو
پانی نہ ملے ساقی کوثر کے پسر کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سن کر یہ صدا آتے تھے سب وارد و صادر
اور جام لبالب انہیں دیتا تھا وہ کافر
شرمائی ہوئی یہ بھی گئی پانی کی خاطر
اس نے کہا تو کون ہے یہ بولی مسافر
پیاسی کئی منزل کی ہوں اِک جام عطا کر
بولا وہ ترحم سے کہ پی لے تو اٹھا کر

پیاسی نے لیا ہاتھوں جب ساغرِ سرشار
وہاں خلد میں بیچین ہوئی روحِ علمدار
اور کان میں ہاتف کی ندا آئی کئی بار
پیاسی ہے سکینہ ابھی پینا نہ خبردار
کیا ساتھ تیرے باپ نے حضرت کا دیا ہے
عباسؑ نے پانی نہیں کوثر پہ پیا ہے

ناگاہ شقی بولا کہ حیرت تجھے کیا ہے
وہ بولی کہ اک قافلہ بے آب و غذا ہے
پانی میری بی بی نے طلب مجھ سے کیا ہے
یہ جام میں لے جاؤں وہاں تیری رضا ہے
گو پیاس کے صدمے سے مرونگی کہ جیونگی
بی بی مری پی لے گی تو میں پانی پیونگی

سر اس نے اٹھا کر کہا گھر تیرا کہاں ہے
یہ لہجہ کہیں کا نہیں یثرب کی زباں ہے
ہاشم کے یتیموں کا یہ اندازِ بیاں ہے
وہ بولی کہ مدت سے نہ گھر ہے نہ مکاں ہے
تکلیف میں بے فائدہ اظہارِ نسب ہے
سقائے سکینہؑ مرے بابا کا لقب ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

غصّہ سے پکارا وہ شقی کون سکینہ — صادق نے کہا بنتِ شہنشاہِ مدینہ
اس نام مبارک سے جو وہ رکھتا تھا کینہ — بولا تیری مہمانی کا ہے اور قرینہ
اب مجھ پہ کھلا پوتی ہے خالق کے ولی کی
یہ کہہ تو بھتیجی ہے حسینؑ ابنِ علیؑ کی

یہ کہہ کے طمانچہ رخِ انور پہ لگایا — اور چھین کے ساغر کو حضور اسکے بہایا
پھر ہاتھ سے یوں اس کو گرایا کہ غش آیا — اور اہلِ تماشہ کو شقی نے یہ سنایا
کیا خوب نبی زادیوں نے پردہ کیا ہے
بچوں کو گدائی کے لئے بھیج دیا ہے

بے ہوش تھی بچی نہ تکلم نہ اشارہ — راہ گیروں میں غل تھا ارے کس نے اسے مارا
اک کہتا تھا دیکھو تو کوئی بنضِ خدارا — ماں باپ سے کیونکر کیا اس دکھ کو گوارا
پوچھو تو کوئی وارث و والی بھی تیرا ہے
وہ ہوش میں آکر یہ پکاری کہ خدا ہے

عارض پہ دھرے ہاتھ وہ زندان میں آئی — چلائی سکینہ کہ بھلا پانی بھی لائی
کچھ شرم سے بولی نہ علمدار کی جائی — اور رخ پہ جو ضربت تھی طمانچہ کی دکھائی
چلائی سکینہ کہ دہائی ہے خدا کی
ہاتھ اسکے ملیں خاک میں جس نے یہ جفا کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۲۸

زندانِ شام

زنداں میں مقید ہوئے جس دم حرم شاہ
انبوہ خلائق ہوا دروازہ پہ ناگاہ

بلوہ ہوا اس درجہ کہ مسدود ہوئی راہ
سر شرم سے زنجیر پہ عابدؑ نے کھا آہ

تھا وہ عرقِ شرم اسیروں کے بدن میں
روتا تھا ہر اک عضو غمِ شاہِ زمن میں

سب خورد و کلاں شہر کے موجود تھے اس جا
اک ایک تھا پہنے ہوئے پیراہن زیبا

اِک اک نگہ شوق سے مصروف تماشا
ہر سمت کو معصومیِ شبیرؑ کا چرچا

بازوئے یتیمانِ یداللہ بندھے تھے
اور شامیوں کے طفل وہاں کھیل رہے تھے

مشغول جو تھے کھیل میں اطفال وہ سارے
کرتی تھی سکینہ وہاں حسرت سے نظارے

کہتی تھی کہ کیا ہو گئے ہمجولی ہمارے
بابا علیؑ اصغر کو کہاں لے کے سدھارے

سب بچے ہیں یا کھیل میں اور رخندانِ زناں ہیں
میں کھیلتی تھی جن سے وہ اطفال کہاں ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ناگاہ نمودار ہوئی شامِ غریباں — آیا غضب آلودہ وہاں شمرِ بدایماں
اور بولا کہ شاموں سے ہے بالِ غنداں — اب جاؤ کہ ہوتا ہے مقفل درِ زنداں
ہوئے گی رہائی نہ کبھی آلِ عبا کی
کل دیکھیو پھر سیر اسیرانِ بلا کی

یہ سن کے پریشاں ہوا انبوہ وہ سارا — گم ہو گیا اک شخص کا فرزند قضارا
چلایا پدر اس کا رہا دل پہ نہ یارا — فرزند بھی بابا کہہ کے اسے پکارا
وہ طفل لپٹنے جو لگا اپنے پدر سے
پیدا ہوئی اک آہ سکینہ کے جگر سے

بھر بھر کے دمِ سرد یہ کی بانو سے گفتار — اس طفل کو دیکھو تو کہ کیا خوش ہے یہ دلدار
کیا نام پدر پیار سے لیتا ہے یہ ہر بار — اک ہم ہیں کہ ہیں باپ کی فرقت میں گرفتار
دل میں جو مرے درد ہے خالق پہ عیاں ہے
میں کس کو کہوں باپ مرا باپ کہاں ہے

یہ کہہ کے سکینہ پہ جو رقت ہوئی طاری — بس ہائے پدر کہہ کے کئی بار پکاری
تڑپی جو زمیں پر تو زمیں ہل گئی ساری — جھنجلا کے کہا شمر نے پھر کرتی ہے زاری
اب خوب رلاؤں گا تجھے اب نہ ڈروں گا
اب تجھ کو اسیری سے میں آزاد کروں گا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

پھر شمر نے بازوئے سکینہ کو جو پکڑا — کنبہ کی طرف اس نے عجب یاس سے دیکھا
سب قیدیوں میں ایک قیامت ہوئی برپا — سجادؑ کے قدموں پہ مچل کر گری دکھیا
یوں لپٹی تھی بھائی سے وہ اس خوف و خطر میں
اک ہاتھ تو گردن میں تھا اک ہاتھ کمر میں

منہ دیکھ کے سجادؑ کا کہتی تھی وہ رو کر — اب آپ مرے رونے کے ضامن ہوں برادر
گر تم سے چھوٹی زیست مری ہوئی گی کیونکر — اب روؤں تو چاہے کرے شمر ستمگر
بھیا مجھے تو شمر سے اس وقت بچائے
اب روؤں تو کر دیجو ظالم کے حوالے

اب روئی تو میں روئی نہ اب روؤں گی زنہار — اب روؤں اگر باپ کو اپنے تو گنہگار
فرماؤ کہ اب چھوڑ دے مجھ کو یہ جفاکار — بازو مرا دکھنے لگا اے عابدؑ بیمار
کس طرح جدا کنبہ سے ہوئے گی سکینہؑ
تم کہہ دو قسم کھا کے نہ روئے گی سکینہؑ

یہ کہتی تھی کھینچا جو ستمگر نے قضا را — کرتا تو پھٹا تھا وہ پھٹا اور بھی سارا
تب عابدؑ بیمار نے رو کر یہ پکارا — اے شمر یہ بن باپ کی بچی ہے خدارا
غافل تری دہشت سے نہ ہو یئگی سکینہؑ
اب ایسی پڑی ہے کہ نہ روئے گی سکینہؑ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۲۹

زندانِ شام

جس دم اسیر عترتِ مشکل کشا ہوئی
زنداں میں بے قرار سکینہ سوا ہوئی
جنت سے آمدِ خیر النساء ہوئی
لے کر بلائیں پوتی کی زہرا فدا ہوئی
بنتِ حسینؑ ہائے پدر کہہ کے روتی تھی
روحِ بتولؑ ہائے پسر کہہ کے روتی تھی

لیکن کسی طرح نہ سکینہ کو تھا قرار
کہتی تھی ہاتھ باندھ کے زینبؑ سے بار بار
بی بی کہو تو ایسے ہیں ہم کیا قصوروار
زنداں میں جو اسیر ہیں مثلِ گناہ گار
سب اپنے اپنے گھر میں ہیں ہم قید خانے میں
بے گھر ہیں آج آلِ پیمبر زمانے میں

صدقے گئی بتاؤ کہاں ہیں مرے پدر
آئیں پدر تو جائے سکینہ بھی اپنے گھر
دنیا میں باپ والے ہیں جو دختر و پسر
کرتے ہیں کس مزے سے حیاتِ اپنی وہ بسر
مل کر گلے سے باپ کے سب بچے ہنستے ہیں
اک ہم دیکھنے کو پدر کے ترستے ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ارمان میرے دل میں بھرے ہیں ہزار ہا — پر آہ کیا کروں کہ پدر ہی نہیں مرا
زینبؑ یہ بولی تیری غریبی کے میں فدا — داری نہ رو دو آتے ہیں سلطانِ کربلا

کچھ حادثہ پڑا ہے شہ کائنات پر
تیرے چچا کو ڈھونڈھتے ہوں گے فرات پر

القصہ گزرے تین شب و روز یونہی آہ — سوئی نہ روز شب میں کوئی دم وہ بنت شاہ
تھا چوتھی شب کو حال سکینہ بہت تباہ — آخر کہا پھوپی نے تجھے صبر اے الٰہ

قربان جاؤں بس کرو موقوف رونے کو
لو ہم کہانی کہتے ہیں بی بی کے سونے کو

یہ سن کے آئی پاس سکینہ جگر فگار — آغوش میں لٹا کے پھپی بولی میں نثار
سن لو سکینہؑ ہے یہ فسانہ بھی یادگار — شہر عرب میں بادشاہ تھا اک صاحب وقار

دنیا سے تھا نہ کام فقط حق سے کام تھا
بیکس حسینؑ ابن علیؑ اس کا نام تھا

دو بہنیں اس حسینؑ کی تھیں بیکس و غریب — کلثوم ایک دوسری زینب بلا نصیب
بولی سکینہؑ واہ یہ قصہ تو ہے عجیب — بس اک حسینؑ پدر حق کا ہے حبیب

بتلاؤ اے پھپی کہ نہیں مجھ کو چین ہے
کیا اور بھی جہان میں کوئی حسینؑ ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اس بادشہ کی بیٹیوں کے لیتی ہو تم جو نام — یہ نام دونوں ہیں میری پھپھیوں کے لاکلام
زینبؑ نے ہاتھ سے لیا اس وقت دل کو تھام — بولی کہ ان غریبوں کے ناموں سے کیا ہے کام

قربان جاؤں تم رہو سونے کے دھیان میں
اِک نام کے بشر ہیں ہزاروں جہان میں

اس بادشہ کی بیٹیاں تھیں تین گلعذار — کبریٰؑ، سکینہؑ، فاطمہ صغریٰ جگر فگار
بولی سکینہؑ ٹھہرو پھپھی تم پہ میں نثار — ان شاہزادیوں کا کرو حال آشکار

کیا باپ سے مرض میں یہ صغریٰ جدا ہوئی
بن کر عروس دولہا یہ کبریٰؑ بھی کیا ہوئی

بتلاؤ اس سکینہؑ کی تقدیر کا بھی حال — کیا ثمر کے طمانچوں سے اس کا بھی منہ ہے لال
فرماؤ یہ سکینہؑ ہے کچھ صاحب جلال — یا میری طرح قید رسن میں ہے چوتھے سال

صدقے گئی کہو یہ سکینہؑ امیر ہے
یا میری طرح یہ بھی یتیم و اسیر ہے

زینبؑ خموش رہ گئی سن سن کے یہ سوال — بولی کہ اب کہتی ہوں بیٹوں کا اس کے حال
زین العباد اکبرؑ و اصغرؑ تھے تین لال — اس نے کہا ہیں یہ تو مرے بھائی خوشخصال

یہ اکبرؑ غریب جو فرزند شاہ تھا
کیا یہ بھی ہمشبیہ رسالت پناہ تھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کیا اس کے بھی جگر پہ لگا نیزۂ جفا — کیا تیرِ ظلم کھا کے یہ اصغر بھی مر گیا
پہنے ہوئے ہے طوق یہ زین العبا بھی کیا — کیا منزلوں میں پھرتا ہے یہ بھی پیادہ پا
کیا عارضہ میں اس کو بھی ظالم ستاتے ہیں
کیا ننگے پاؤں کانٹوں پہ اعدا پھراتے ہیں

رو کر جواب دخترِ زہراؑ نے یہ دیا — ان کے بھی جو نصیب لکھا تھا وہ ہوا
القصّہ بی بی وہ جو امیرِ حجاز تھا — اس کے امیرِ شام نے لکھا خطِ دغا
رہنے دیا نہ اُس کو فلک نے مدینے میں
بچوں کو لے کے نکلا رجب کے مہینے میں

آخر کو کربلا میں جو پہنچا وہ بادشاہ — گرد اس کے آن کر ہوئی کفار کی سپاہ
اک دوپہر میں گھر کا گھر اس کا ہوا تباہ — لشکر کو مارا بی بیوں کو لوٹا بے گناہ
اب اس کے ننھے ننھے پسر دستگیر ہیں
وہ بے کفن ہیں اور حرم بھی اسیر ہیں

یہ کہہ کے پٹنے لگی زہراؑ کی نورِ عین — منہ دُھانپ دھانپ کر کے سیدانیوں نے بین
کہنے لگی پھوپی سے سکینہ بشور و شین — واللہ اب یقین ہوا اے خواہرِ حسینؑ
ہے یہ کہانی فاطمہؑ کے نورِ عین کی
سب سے گزشتہ ہے مرے بابا حسینؑ کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۳۰

آمدِ ہند در زندانِ شام

آمدِ ہند کا غل عترتِ شبیرؑ میں ہے
شورِ ماتم کا بپا صاحبِ تعزیر میں ہے
دخترِ فاطمہؑ روپوشی کی تدبیر میں ہے
کہتی ہے جاؤں کہاں پاؤں تو زنجیر میں ہے

کس غضب کی یہ خجالت ہے دہائی لوگو
ہند آ پہنچی مجھے موت نہ آئی لوگو

کیا کروں کیا نہ کروں مجھ کو بتاؤ لوگو
صدقہ اکبرؑ کا حقارت سے بچاؤ لوگو
اوٹ کر کے ہو کھڑے مجھ کو چھپاؤ لوگو
یا کسی گوشے میں لیجا کے بٹھاؤ لوگو

پھوپھی کے مرنے پہ عابدؑ کو رضامند کرو
ہند آتی ہے مجھے خاک کا پیوند کرو

اور جو پہچان کے مجھ پر کیا خلق و احساں
لونڈیاں ہند کی گھبرا کے کریں گی یہ بیاں
بی بی کچھ خیر ہے زینبؑ کہاں زندان کہاں
باپ تو عقدہ کشا بیٹی اسیرِ زنداں

بے ردائی ہے تباہی ہے پریشانی ہے
توبہ توبہ یہ نبیؐ زادی ہے یہ زندانی ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کس طرح ہند کے آنے سے نہ گھبراؤں میں
بنتِ حیدرؑ رہوں نہ کیوں قیدیں شرماؤں میں
کوئی دیوار جو شق ہو تو سما جاؤں میں
سیدھی مانجائے کے مقتل کو چلی جاؤں میں

کربلا میں نہ یہ ذلت نہ یہ رسوائی ہے
بے ردا میں ہوں تو بے گور مرا بھائی ہے

ناگہاں نصف نے دی اہل حرم کو یہ خبر
ہند آتی ہے بڑی جاہ و تجمل سے ادھر
بیر قیں نقرہ و زر کی ہیں جلو کے اندر
پر کنیزیں تو ردا اوڑھے ہیں وہ ننگے سر

اور سواری بہت آہستہ رواں ہوتی ہے
ہر قدم ہند ٹھہر جاتی ہے اور روتی ہے

کہتی تھی قیدیوں کی آہ و بکا نے مارا
مجھ کو اس ہائے حسینؑ کی صدا نے مارا
ان کے سردار کو کس فوج و غا نے مارا
کیا وہ سید تھا جسے اہلِ جفا نے مارا

ایک بجلی سی کلیجے پہ مرے گرتی ہے
ننگے سر فاطمہؑ آنکھوں کے تلے پھرتی ہے

لونڈیاں تھیں زن حاکم کے جلو میں جو رواں
دیکھتی کیا ہیں کہ اک شیر ہے آہن میں نہاں
لاغر و خستہ تن و فاقہ کش و تشنہ دہاں
منہ پہ سیلی کے نشاں پشت پہ دروں کے نشاں

ساق پا بوجھ سے زنجیر کے تھراتی ہے
استخوانوں سے لرزنے کی صدا آتی ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سب نے بڑھ کر کہا یہ ہند سے بانو گری
دیکھئے شام کے زنداں میں چراغ سحری

پر عجب خاک بھرے چہرے پہ ہے جلوہ گری
یادِ حق سے خبر خلق سے ہے بے خبری

کس نے دم بند کیا طوقِ جفا سے اس کا
سلسلہ ملتا نہ ہو شیر خدا سے اس کا

ہند نے دیکھ کے رانڈوں کی طرف دی یہ صدا
خاک پر دُرِ نجف ہائے پڑا ہے کس کا

کس کے یوسفؑ کا ہے اس طوق کے حلقے میں گلا
کیسا بیہوش ہے کچھ ہوش نہیں ہے اصلا

کام آخر ہے کوئی دم میں یہ دم توڑتا ہے
ایسے بیمار کو تنہا بھی کوئی چھوڑتا ہے

گرد عابدؑ کے پھری پھر وہ بحال تغیر
رکھ دیا پاؤں پہ سر اپنا ہٹا کر زنجیر

بولے وہ کون ہے یہ بولی کنیز زنجیر
السلام اے رسن و طوق و سلاسل زنجیر

ہے وصیت کا محل مرنے کی تیاری ہے
کچھ کفن کیلئے رکھتا ہے کہ ناداری ہے

ہند نے پوچھا مرض کیا ہے کہا بے پدری
رو کے وہ بولی دوا کیا ہے کہا نوحہ گری

گھر جو دریافت کیا کہنے لگے دربدری
بولی لیتا ہے خبر کون کہا بے خبری

آہ کرنے کا سبب پوچھا تو شرمانے لگے
تازیانوں کے نشاں پشت پہ دکھلانے لگے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

آمد ہند در زندانِ شام

سُن کے عابدؑ کے کلام اس نے خواصوں سے کہا — خاص کعبہ کے فصیحوں کا ہے لہجہ بخدا
مل گیا حیدرِ کرارؑ کی باتوں کا مزا — اب چلو رانڈوں سے پوچھو اسے دو ابدا

پاس بیووں کے جو وہ صاحبِ حشمت آئی
آلِ خاتونِ قیامت پہ قیامت آئی

شانِ زینبؑ پہ نظر کر کے کہا یا داور — فاطمہؑ خلد سے زندان میں آئیں کیونکر
دیکھا بانو کو تو کہنے لگی ہو کر ششدر — ہائے شہزادیٔ ایراں ہے یہاں ننگے سر

قدرتِ خالقِ قیوم نظر آتی ہے
کوئی زینبؑ کوئی کلثومؑ نظر آتی ہے

بولی زینبؑ کہ نہ لے زینبؑ و کلثوم کا نام — وہ ہیں شہزادیاں اس قید میں ان کا کیا کام
ہے غضب فاطمہؑ کی آل کے حق میں یہ کلام — توبہ کر ہوش میں آ بی بی زباں اپنی تھام

بلوے میں عترتِ محبوبِ الٰہی آئے
اور جہاں میں نہ قیامت نہ تباہی آئے

ہند ایک ایک کے قدموں پہ گری گھبرا کے — اور دہائی دی کہ اب چپ نہ رہو شرما کے
ذبح کر ڈالو مجھے ایک چھری منگوا کے — کس مصیبت میں پڑی آہ محل سے آ کے

ذکرِ شبیرؑ کا کرتی ہوں تو رو دیتی ہو
نام جب پوچھتی ہوں سر کو جھکا لیتی ہو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۳۱

ہند کی زندانِ شام میں آمد

عزیزِ شام کے زنداں میں جب حرم آئے
عجیب شان سے وہ کشتۂ الم آئے
حیا کے مارے کے گردنوں کو خم آئے
قدم قدم پہ اٹھائے غم و الم آئے

بلا کشوں نے مکاں رہنے کو وہ پایا تھا
بجز فلک نہ شجر کا بھی کوئی سایہ تھا

وہ قیدخانہ وہ ذریتِ رسولِ خدا
سوائے کجروی چرخ اور کہیے کیا
گذر کے دن جو شب آئی تو اور قہر ہوا
سکینہ رو کے پکاری کدھر گئے بابا

اندھیرے گھر میں مری جان نکلی جاتی ہے
نہ نیند آتی ہے مجھ کو نہ موت آتی ہے

کوئی ذرا مرے بابا سے کہدے یہ جاکر
سکینہ مرتی ہے حضرت کو کچھ نہیں ہے خبر
چلے گئے ہیں چچا جان میرے ہائے کدھر
ذرا سکینہ کا احوال دیکھیں تو آ کر

پڑی ہوں خاک پہ تکیہ ہے اور بستر ہے
لہو سے کانوں کے کرتہ ہمارا تر ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بلائیں لیکے یہ کہتی تھی بانوئے پُرغم — ہماری گود میں آؤ سلائیں تم کو ہم
وہ رو رو کہتی تھی اماں تمہیں خدا کی قسم — ہمارے کانوں کو دیکھو تو کس قدر ہے ورم

گلے کے درد سے کس طرح مجھ کو نیند آئے
بس اب دعا یہ کرو تم سکینہ مر جائے

یہاں تو خانۂ زنداں میں تھا یہ حشر عیاں — محل میں ہند نے جسدم سنی صدائے فغاں
خواص خاص سے اس نے کیا یہ رو کے بیاں — کسی سے پوچھو تو ان قیدیوں کا گھر ہے کہاں

فغاں سے ان کے کلیجے کے ٹکڑے ہوتے ہیں
یہ کون مر گیا کس کو یہ لوگ روتے ہیں

جھکا کے سر کو پکاری سنی تھی کل جو خبر — وہ کس زباں سے کروں عرض کانپتا ہے جگر
خدا یہ جھوٹ کرے بہر احمدؐ و حیدرؑ — سنا ہے کٹ گیا تن سے کسی حسینؑ کا سر

نبیؐ کا لال شہ مشرقین خیر سے ہو
خدا کرے مرا آقا حسینؑ خیر سے ہو

پکاری ہند کنیزوں کو ڈیوڑھی پہ ابھی جاؤ — میں قید خانہ ہوں چلتی سواری جلد منگاؤ
خواص خلعتِ پُرزر جو لائی بولی ہٹاؤ — لباس ماتمی ہوئے تو کوئی مجھ کو پہناؤ

برہنہ سر ابھی حیدرؑ کو خواب میں دیکھا
سیاہ پوش ہمیں کو خواب میں دیکھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہندکی زندان شام میں آمد

اسی خیال سے سینہ میں ہے جگر بے چین — الٰہی خیر سے ہو فاطمہؑ کا نورالعین
محل سے پا پیادہ چلی بشیون و شین — علیؑ علیؑ تھا زباں پر کبھی حسینؑ حسینؑ

صدا یہ دیتی محل دار آگے جاتی ہے
ہٹو ہٹو کہ زنِ میر شام آتی ہے

خبر یہ بنتِ یداللہ نے سنی جس دم — کہ ہند آتی ہے زندان میں بجاہ و حشم
ردا کہاں تھی چھپاتی جو سر وہ کشتۂ غم — یہ کہہ کے اس نے ملی خاک منہ پہ ہائے ستم

نبیؐ سا نانا ہو جس کا علیؑ پدر ہووے
غضب ہے قید میں وہ بی بی ننگے سر ہووے

درِ خرابہ پہ پہنچی جو ہند نیک سیر — تو اس کی لونڈیوں نے دی صدا یہ بڑھ کر
اسیر دیکھے ہو کیا بیڑیوں پڑے سر — حضور دیکھیں گی تم لوگ جلد آؤ ادھر

ردائیں دینگی تمہیں اور مال و زر دینگی
یقین ہے کہ رہا قید سے بھی کر دینگی

کنیز ہند سے رو رو کے یوں سبھوں نے کہا — تم اپنی بی بی کو لے جاؤ یاں سے بہر خدا
اسیر بھی وہ کہ جن کو نصیب ہو نہ ردا — امیر زادیوں کا قیدیوں میں کام ہے کیا

انہیں اسیروں میں آنے سے فائدہ کیا ہے
دلِ شکستہ دکھانے سے فائدہ کیا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہند کی زنانِ شام میں آمد

خواصیں پیچھے ہٹیں اور بڑھی وہ نیک سیر — بروئے خاک نظر آئی اس کو اک دختر

گلے میں اس کے پھٹا کرتہ ہے لہو میں تر — زمیں پہ انگلی سے لکھتی ہے کچھ وہ خستہ جگر

بلائیں لیتی ہے اور اشک بار ہوتی ہے

پدر پدر کبھی کہتی ہے اور روتی ہے

یہ حال دیکھ کے دل ہند کا ہوا بے چین — بلائیں لیکے کہا کس کے تم ہو نور العین

یہ کیا زمین پہ لکھتی ہو تم بہ شیون و شین — سکینہؑ پیٹ کے کہنے لگی حسینؑ حسینؑ

میں کیا بیان کروں میرا دم نکلتا ہے

یہ نام لکھنے سے کچھ میرا دل بہلتا ہے

پکاری ہند کہ یہ کون تھے تمہارے بتاؤ — خدا کیواسطے بی بی زمیں سے سر تو اٹھاؤ

تمہارا کرتہ بدل دیں ہماری گود میں آؤ — سکینہؑ رو کے پکاری کہ اب ہمیں نہ رلاؤ

خبر جو آپ کے اس پیار کی وہ پائے گا

طمانچہ آکے ہمیں شمر پھر لگائے گا

امیر زادے ہیں آپ اور ہم ذلیل و حقیر — مگر خدا نے کیا تھا کبھی ہمیں بھی امیر

گلے میں طوق ہمارے ہے پاؤں میں زنجیر — تمہاری گود کے قابل نہیں کہ ہم ہیں اسیر

جناں میں باپ کی خدمت میں جب میں جاؤں گی

یہ خوں بھرا ہوا کرتہ انہیں دکھاؤں گی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۳۲

آمدِ ہند در زندانِ شام

قید خانہ میں تلاطم ہے کہ ہند آتی ہے
دخترِ فاطمہؑ غیرتؑ سے موئی جاتی ہے
روح قالب میں جو زندان سے گھبراتی ہے
بے حواسی سے ہر اک رو ہ چلاتی ہے

آسمان دور زمیں سخت کدھر جاؤں میں
بی بیو مل کے دعا مانگو کہ مر جاؤں میں

در زندان پہ ہوا تے ہیں انبوہِ کمال
بولے درباں کہ بڑھے دولت و عمر و اقبال
قید لو اٹھو دعا دے کے کرو استقبال
زنِ حاکم کا ہے زندان میں نزولِ اجلال

تم کھلے سر تھیں حضور اب تمہیں چادر دیں گی
رحم دل ہیں ابھی زنداں سے رہا کر دیں گی

لونڈیاں تھیں زنِ حاکم کے جلو میں تاباں
دیکھتی کیا ہیں کہ اک شیر ہے آہن میں رواں
لاغر و خستہ تن و فاقہ کش و تشنہ وہاں
منہ پہ سیلی کے نشاں پشت پہ دروں کے نشاں

ساقِ پا فاقوں سے زنجیر میں تھرآتی ہے
استخوانوں سے زنجیر کی صدا آتی ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہند نے پوچھا مرض کیا ہے کہ بے پدری — رو کے وہ بولی دوا کیا ہے کہا درد سری
گھر جو دریافت کیا کہنے لگے در بدری — بولی لینا ہے خبر کون کہا بے خبری

آہ کرنے کا سبب پوچھا تو شرمانے لگے
تازیانوں کے نشاں پشت پہ دکھلانے لگے

شان زینبؑ پہ نظر کر کے کہا یاد اور — خلد سے فاطمہؑ زندان میں آئیں کیوں کر
دیکھا بالو کو تو کہنے لگی ہو کر ششدر — ہائے ایران کی شاہزادی ہوئی ننگے سر

قدرت خالق قیوم نظر آتی ہے
کوئی زینبؑ کوئی کلثوم نظر آتی ہے

بولی زینبؑ کہ نہ لے زینبؑ و کلثوم کا نام — وہ نبیؐ زاد یہاں ہیں قید میں انکا کیا کام
ہے غضب فاطمہؑ کے لال کے حق میں یہ کلام — تو یہ کر ہوش میں آ بی بی زباں اپنی تھام

ہلوے میں حرمتِ محبوب الٰہی آئے
اور یہاں میں نہ قیامت نہ تباہی آئے

دن کو جس بی بی کی بیت کبھی نہ نکلی باہر — شام میں پھرنے لگیں اس کی بیٹیاں در در
جس کی تعریف کی منبر پہ نبیؐ نے اکثر — ان کو دیں گے سلمان تمہے آیا باور

جس کو اللہ و نبیؐ حرمت و عزت دینگے
چادر اس کی بھلا صاحب ایماں لینگے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ظلم گزرے ہیں جو آگے وہ ہیں اک اک کو یاد
کربلا میں کوئی گھر تازہ ہوا ہے برباد
لائی ہے مال و اثاثہ یہ ابن زیادؑ
یا الٰہی ہے سرکارِ حسینیؑ آباد

کل مجھے لوٹ کا اسباب جو دکھلایا تھا
اک پھٹے جامے پہ حاکم کو بھی غش آیا تھا

چادریں بھی کئی میلی سی ہیں بوسیدہ کمال
آشکاران سے ہے سیدانیوں کے فقر کا حال
لوٹیاں ہنسلیاں رومالیاں بندے خلخال
کہیں سیریں ہیں کہیں تسموں کے ہیں پھل خون میں لال

اسی غارت میں کچھ اسباب نیا بیاہ کا ہے
نتھ ہے اک سبری کی سہرہ کسی نوشاہ کا ہے

اک انگوٹھی اسی اسباب میں نکلی ناگاہ
لال تھا اس کا نگیں خون سے مالک کے آہ
میں نے جھک جھک کے جو اس کے نگینہ پہ نگاہ
دیکھتی کیا ہوں کہ مرقوم ہے ماشاءاللہ

جب اسے سونگھتی ہوں جان نکل جاتی ہے
صاف خوشبوئے حسینؑ ابن علیؑ آتی ہے

اس نے اسباب کی جونہی تفصیل بتلائی
تھا یہ نزدیک کہ زینبؑ کہے بھائی بھائی
کہا اکبرؑ نے کہ شادی نہ مجھے راس آئی
دولھا کے مرنے پہ تقدیر نے نتھ بر طھوائی

جھولے والے کے تصور میں پکاری بانو
تیرے صدقے تیرے گہوارے کی واری بانو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہند ایک ایک کے قدموں پہ گری گھبرا کر — اور دہائی دی کہ اب چپ نہ رہو شر باکر
ذبح کر ڈالو مجھے اک چھری منگوا کر — کس مصیبت میں پڑی آہ محل سے آکر

ذکر شبیرؑ کا کرتی ہوں تو رو دیتی ہو
نام جب پوچھتی ہوں سر کو جھکا لیتی ہو

کہا زینبؑ نے نہ اس بات پہ ہو دامن گیر — نام وارث کا ہمارے بھی ہے بیکس شبیرؑ
مال و اسباب ہمارا ہے لوٹا بے تقصیر — پیٹ کر اس نے کہا میرے لگا دل پر تیر

یہ گذارش مری زہراؑ کے لئے مانو تم
اس انگوٹھی کو میں منگواتی ہوں پہچانو تم

کہہ کے یہ خاتم شاہ شہدا و منگوائی — اک لونڈی گئی دوڑی ہوئی اور لے آئی
ہند سب رانڈوں کے آگے وہ انگوٹھی لائی — بہر تعظیم اٹھی شیر خدا کی جائی

غل ہوا شاہ شہیداں کی نشانی ہے یہ
لوگو زہراؑ کے سلیماں کی نشانی ہے یہ

سونگھتے سونگھتے انگشتری شاہِ زمن — ہو کے بیہوش گری بنت شہ قلعہ شکن
کہا فضہ نے کہ ہے ہے مری مجبوس بہن — پڑ گیا غل کہ تصدق ہوئی بھائی پہ بہن

بولو اے مریم ثانی مری صاحبزادی
مری بی بی کی نشانی مری صاحبزادی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

وہم آتا ہے مجھے ہوش میں آؤ بی بی — سہمی جاتی ہے سکینہ نہ رلاؤ بی بی
ہند دیتی ہے قسم نام بتاؤ بی بی — بچے سب روتے ہیں آواز سناؤ بی بی

اٹھو تعظیم کو زہراؑ کا پسر آیا ہے
دیکھو دیوار پہ وہ شاہ کا سر آیا ہے

نیم وا چشم سے کی زینبؑ بیکس نے نگاہ — ہند نے رو کے کہا آہ بنی زادی آہ
میں نہ کہتی تھی کہ گھر ہو گیا زہراؑ کا تباہ — یہ حسینؑ اور نہیں ابن علیؑ ہے واللہ

نورِ حق خاک میں پوشیدہ و پنہاں کب ہو
میں تو پہلے ہی یہ سمجھی تھی کہ تم زینبؑ ہو

بخشیے میری خطا بہرِ جنابِ شبیرؑ — میں محل میں رہی اور تم تھے بس بلو بھیا کہہ کر
کہا زینبؑ نے کہ پھر اس میں تری کیا تقصیر — اسی قابل تھی حسینؑ ابن علیؑ کی ہمشیر

خوب حاکم ترا بی حق و باطل سمجھا
پسرِ فاطمہؑ کو ذبح کے قابل سمجھا

ناگہاں نورِ خدا سے ہوا زنداں روشن — سرِ دیوار ہوا شاہ کا سر جلوہ فگن
چشم ہر سو نگراں غرق بخوں خشک دہن — لب اعجاز سے جاری تھا ہر اک دم یہ سخن

دیکھ اے ہند بہن بھائی کی تقدیر ہے
سر شبیرؑ پہ ہل من مبارز کی صدا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۳۳

آمد ہند در زندان شام

زنداں میں قید جب حرم شاہِ دیں ہوئے
اُجڑے مکاں میں مالکِ جنت مکیں ہوئے
سرتاجِ عرش قابلِ فرشِ زمیں ہوئے
پنہاں اندھیری قبر میں وہ مہ جبیں ہوئے
گھٹ گھٹ گئے تھے دم یہ اسیروں کی شان تھی
کیا ضیق کا مکاں تھا کہ ہونٹوں پہ جان تھی

نزدیک قید خانہ تھا جو ہند کا محل
راحت میں اُس کی فرق تھا آرام میں خلل
کہتی تھی جان تن سے نجائے کہیں نکل
لوگو کچھ آج کل مرے جی کو نہیں ہے کل
صدمے عجب عجب مجھے ہوتے ہیں رات کو
یہ کون لوگ ہیں کہ جو روتے ہیں رات کو

یہ سُنکے ایک ہند کی ہمراز نے کہا
سچ ہے کسی کو داغِ یتیمی نہ دے خدا
شب کو سُنی تھی مَیں نے بھی فریاد کی صدا
چلّا کے رو رہی تھی پدر کو وہ مہ لقا
کہتی تھی ڈھونڈھتی ہوں شہِ مشرقین کو
بلوا دو اے بھوپی مرے بابا حسین کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

نام حسینؑ سنتے ہی تھرا گیا جگر — چھاتی پہ ہاتھ مار کے بولی وہ خوش سیر
ہے ہے یہ کس حسین کے غم میں ہیں نوحہ گر — اس نے کہا کہ مجھ کو مفصل نہیں خبر

پیاسا ہوا شہید یہی شور و شین ہے
وارث کا ان کے نام مقرر حسین ہے

تا نصف شب ہی متردد وہ نیکنام — داخل ہوا محل میں یکایک امیرِ شام
روتی تھی ہند عورتیں خاموش تھیں تمام — تیوری چڑھا کے تب یہ شقی نے کیا کلام

میں جشن میں ہوں بدشگنی گھر میں ہوتی ہے
کیا مر گیا کوئی جو اس طرح روتی ہے

بولی یہ ہند ہاں تجھے شادی ہے مجھ کو غم — آگے یہ کب تھے جو ہیں ترے عہد میں ستم
میں رحمدل ہوں روؤں نہ کس طرح دمبدم — جن کی فغاں کا شور ہے کس کے ہیں یہ حرم

نالوں سے ان کے تیر کلیجہ پہ چلتے ہیں
انساں کا دل تو نرم ہے پتھر پگھلتے ہیں

اچھا گنہگار یہ قیدی اگر ہیں سب — پھر ان کا حال مجھ سے چھپانے کا سبب
کھانا نہ کھاؤں گی نہ میں پانی پیوں گی اب — منھ ڈھانپ ڈھانپ کر یونہی روؤں گی روز و شب

حسرت یہ ہے کہ ان کو ذرا دیکھ آؤں میں
مرضی اگر تری ہو تو زنداں میں جاؤں میں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سن کر کلام ہند ستمگر نے تب کہا
جا دیکھ آ ابھی مرا نقصان ہے اس میں کیا

واں جا کے اور ہوئیگا تجھ کو قلق سوا
کیا ان کو دیکھنا جو بلا میں ہوں مبتلا

فریاد واں تو رہتی ہے تا صبح شام سے
لوگ احتراز کرتے ہیں ایسے مقام سے

بولی یہ ہند کچھ ہو مگر جاؤں گی ضرور
بولیں مصاحبیں کہ پھر اچھا چلیں حضور

زنداں محل سرا سے کچھ اتنا نہیں ہے دور
آنکھوں سے اشک پونچھ کے اٹھی وہ ذی شعور

کچھ لونڈیاں کھڑی تھیں عمودے لئے ہوئے
دو رویں کنول بلور کے روشن کئے ہوئے

رانڈوں کو روشنی نظر آئی جو ایک بار
منہ سب نے زانوؤں پہ جھکائے بحال زار

آئی قریب اتنے میں ہند جگر فگار
رکھدی خواص خاص نے کرسی زرنگار

صدمہ تھا کے جو دل دردناک پر
کرسی ہٹا کے بیٹھ گئی فرش خاک پر

سب بی بیوں کو اسنے جو پایا جھکائے سر
آنکھوں میں اشک بھر کے یہ بولی وہ نوحہ گر

سر تو اٹھاؤ پھٹتا ہے لوگو مرا جگر
عورت ہوں میں بھی مجھ سے ہے کیوں شرم اس قدر

بکھرائے بال چہروں پہ رو پوش کیوں ہوئے
تم لوگ میرے آنے سے خاموش کیوں ہوئے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

لوگو خدا کے واسطے کچھ تو کرو کلام — میں بھی تمہارے واسطے روتی ہوں صبح و شام
باشندے ہو جہاں کے وہ ہے کون سا مقام — ناموس جس شہید کے ہو کیا ہے اس کا نام
کس بن میں تم نے اپنی بضاعت لٹائی ہے
بندی تمہاری کون سی بستی سے آئی ہے

زینب سے ضبط ہو نہ سکا سن کے یہ کلام — چھاتی کو پیٹ کے یہ پکاری وہ تشنہ کام
اے ہند دوپہر میں ہوا گھر کا گھر تمام — بن بھائی کے میں ہو گئی مارے گئے امام
آئی تباہی دفتر ایماں الٹ گیا
ہے ہے سر حسینؑ تو خنجر سے کٹ گیا

اے ہند تو نے یہ بھی سنا ہے کہیں ستم — پانی دیا نہ شمر نے پیاسے کو مرتے دم
نو ضرب میں قفا سے کیا شہ کا سر قلم — مانجائے پر یہ ظلم تھا اور دیکھتے تھے ہم
مر کر بھی ہائے چین نہ پایا شہید نے
دوڑائے گھوڑے لاش پہ فوج یزید نے

یہ سن کے پیٹتی ہوئی اٹھی وہ نوحہ گر — پٹکا زمیں پہ نوچ کے زیور ادھر ادھر
آواز دی خواصوں کو اپنی بچشم تر — پیٹو سروں کو گرد مرے حلقہ باندھ کر
بیکس کا غم ہے خاک اڑاؤ بکا کرو
گھر فاطمہؑ کا لٹ گیا ماتم بپا کرو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۳۴

آمد ہند در زندانِ شام

زنداں کے اندھیرے کے گھٹا دم جو حرم کا — یاد آگیا تاریکیٔ میدانِ ستم کا
کی عرض کہ یارا نہیں اس رنج و محن کا — لاشہ ہے اندھیرے میں شہنشاہِ زمن کا
اب تک کفن و گور کا ساماں بھی نہیں ہے
شبیرؑ کے لاشہ کا نگہباں بھی نہیں ہے

چلاتی ہیں زینبؑ کہ نہیں زیست کا یارا — اٹھارہ برس پالے کے مر جانے نے مارا
بالو کا یہ لوحہ تھا نہیں صبر کا یارا — جنگل میں ہے بچہ چھ مہینے کا ہمارا
تکیہ ہے نہ بستر ہے نہ سامان خورش ہے
در پر زنِ حاکم کے کنیزوں کی لپورش ہے

اک پیسے کی خیر بیبیوں کی دوڑی ہوئی جاتی — اک ہانپتی حاکم کے محل سے ادھر آتی
گن گن کے کوئی پیاسوں کے سر اشک بہاتی — اک جھانک کے دیوار کے روزن کو سناتی
ہم یہ نہیں کہتے کہ خاموش رہو تم
رونے نہیں گر ہائے حسینا نہ کہو تم

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اس نام سے ہول آتا ہے بی بی کو ہماری — دروازے پر سر ننگے کھڑی کرتی ہیں زاری
یہ سنتے ہی زینبؑ پہ تو رقت ہوئی طاری — عابد سے لرز کر کہا کچھ سنتے ہو واری
دیکھے گی ضرور ان کے ہند آلِ نبیؐ کو
کیوں کنبہ کے دورت تو چھپا دیگا کھپو کہی کو

ناگاہ بڑھو اور بچو کی ہوئی اک دھوم — دیوار و پہ مشعل کا اجالا ہوا معلوم
رونے لگے سادات مچلنے لگے معصوم — رو کر کہا زینبؑ نے کہ ہے ہے مرا معصوم
تب ہند ملی آہ نبی زادی سے چھٹ کر
سیدانیاں بندی میں جمع ہیں یہاں لٹ کر

دیکھا در زنداں پہ جو سر شہ کا تفنگدار — رو کر کیا انگشت شہادت سے اشارا
لوگو مجھے بے موت اسی سر نے ہے مارا — دربانوں سے فرمایا کہ در کھولو خدارا
سنتے ہی یہ آواز مشوش ہوئی زینبؑ
واں قفل کھلا اور یہاں غش ہوئی زینبؑ

ہوش اس کے گئے آتے ہی زنداں میں اکبار — دیکھا کہ چراغِ سحری ہے کوئی بیمار
ہر چند اندھیرے میں نظر آتا ہے دشوار — پر اس کے بدن کی ہیں رگیں صاف نمودار
لے سکتا ہے کروٹ نہ اٹھا سکتا ہے سر کو
دم توڑتا ہے بند کئے دیدۂ تر کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ماتھے پہ رکھے ہاتھ جھکی ہند خوش ایماں — کہنے لگی مڑ کر طرفِ عابدؑ ذی شاں
آداب بجالاتی ہوں اے یوسفِ زنداں — حضرت نے کہا خیر ہے اے شدرو حیراں

آداب مرا کیا میں حقیر اور حزیں ہوں
میں سوگ نشین کنبہ کا اور خاک نشین ہوں

اس ذکر کو سن کر کہا فضہ نے ادھر آؤ — اے بی بی سر ہانہ پہ نہ بیمار کے چلاؤ
وہ بولی میں حاضر وہیں ہوتی ہوں ٹھہر جاؤ — عابدؑ سے کہا خواب کی تعبیر تو بتلاؤ

یوں تو مجھے کیا کیا نہیں ساماں نظر آیا
اک خواب مگر سخت پریشان نظر آیا

ہے ماہ محرم سے مجھے اشک فشانی — عاشور کو موقوف تھی سانسوں کی روانی
تا عصر نہ اترا تھا گلے سے مرے پانی — کھانا کہاں بس موت کی ظاہر تھی نشانی

رویا میں بنا ظلم گزرتے ہوئے دیکھا
برقع سرِ زہراؑ سے اترتے ہوئے دیکھا

حیرت ہے کہ بی بی تو ہیں جنت میں ہماری — ناحرموں نے پھر یہ ردا کس کے اتاری
بے ساختہ سجادؑ کے آنسو ہوئے جاری — زینبؑ کے کھلے بالوں کو دیکھا کئی باری

فرمایا کہ صدمہ انہیں امت نے دیا ہے
سر ننگے کسی نے سرِ زہراؑ کو کیا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اس خواب کی تعبیر پہ کی بیوؤں نے زاری — گھبرا کے ادھر ہند بڑھی اور یہ پکاری
کیوں صاحبو اب کیا یہی مرضی ہے تمہاری — اندیشے ہی میں جان نکل جائے ہماری
خاطر یہ کرو جان کے مجھ خستہ جگر کی
میں بھی کبھی تھی خادمہ زہراؑ کے پسر کی

ہے ہے تجھے تقدیر کہاں لائی کہاں سے — دوزخ میں پڑی آہ نکل کر میں جناں سے
للہ کچھ ارشاد کرو اپنی زباں سے — کچھ تم کو قرابت ہے رسولِ دوجہاں سے
مقنع کہاں تم سب کے اتارے گئے لوگو
شبیرؑ سلامت ہیں کہ مارے گئے لوگو

آخر کہا زینبؑ نے کہ اے ہند خوش اوقات — شبیرؑ کی الفت کا تو دم بھرتی ہے دن رات
اور حق میں بی فاطمہؑ کے کہتی ہے یہ بات — تقصیر ہوئی کیا جو مقید ہوئے سادات
چادر نہیں سر بیڑیوں پہ شرم سے خم ہیں
باور تجھے آیا کہ بی فاطمہؑ ہم ہیں

ہمراہیوں سے بولی ذرا بھیڑ ہٹاؤ — اس بی بی کا منہ دیکھوں گی میں شمع تو لاؤ
اندھیر زمانے میں ہوا خاک اڑاؤ — آئی جو وہاں شمع کہا سر تو اٹھاؤ
روشن ہے مرے دل پہ کہ تم نور خدا ہو
اغلب کے چراغ لحد خیر النساء ہو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تھرا کے گذارش یہ لگی کرنے وہ ذیجاہ — غارت ہو جو ہو فضہ و قنبر کی بھی بدخواہ
لیکن میرا اندیشہ یہ بے وجہ نہیں آہ — دعوت کی صداقت پہ سند رکھتی ہوں واللہ

دربار سے بندی تو یہاں ننگے سر آئی
اور لوٹ تمام آپکی لونڈی کے گھر آئی

اس لوٹ میں ہے ایک علم سبز نمودار — دیتا ہے گواہی کہ ہوا قتل علمدار
اسلام کا تمغہ ہے پھریرے پہ نمودار — لکھا ہے کہ ابذا علم احمد مختار

جب پڑھتی ہے وہ نقش تو تھراتی ہے لونڈی
حضرت کبھی زیارت کریں منگواتی ہے لونڈی

چلائی کنیزوں کو کہ دوڑی ہوئی جاؤ — پیٹی تھی میں جس پر وہ علم جلدی لے آؤ
ہاں ننھا سا مشکیزہ بھی وہ ساتھ ہی لاؤ — ان قیدیوں کو نقش پھریرے کا دکھاؤ

پھر تو میرے کہنے کا یہ سب پاس کرینگے
اب میری مدد حضرت عباس کرینگے

زینبؑ نے کہا کان میں یہ بالو کے اس آن — بہلائے سکینہؑ کو سلا دو کسی عنوان
سہمی ہوئی لپٹی تھی گلے ماں کے وہ نادان — بولی کہ بھلا سن لیا میں نے بھی پھوپھی جان

سونے کو کہو گی تو قیامت میں کرونگی
آنا ہے علم کس کا زیارت میں کروں گی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ناگاہ عَلَمِ سبز چمکتا ہوا آیا — خورشید صفت پنجہ لچکتا ہوا آیا
شمشیر بھی پرچم میں لٹکتا ہوا آیا — پانی کے عوض خون ٹپکتا ہوا آیا

سر ننگے علم کے تلے ہر ایک بنی تھی
اور نعرہ یا حضرتِ عباسؑ علی تھا

یہ سنتے ہی غش آگیا زینبؑ کو فضا را — سجادؑ یہ تڑپے کہ رہا ضبط کا یارا
فرمایا کہ خاموش ہوائے ہندِ خدارا — حاکم نے ترے حاکمِ کونین کو مارا

سید کا نبی زادے کا سر کاٹ لیا ہے
بیوہ مری ماں کو ترے شوہر نے کیا ہے



Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۳۵

آمد ہند در زندانِ شام

جب کہ دربار سے زنداں میں سدھائے قیدی
راہ بھر روتے گئے ظلم کے مارے قیدی

فرطِ غیرت سے موئے جاتے تھے سارے قیدی
پہنچے زنداں میں تو رو رو کے پکارے قیدی

چین پڑتا نہیں اندھیارے میں بیچاروں کو
یا حسینؑ آ کے چھڑا جاؤ گرفتاروں کو

قیدیوں میں یونہی رہتا تھا ہمیشہ کہرام
ہند سے آ کے کسی نے کیا اک دن یہ کلام

کہیں سے آیا ہے اک قافلۂ غم سوئے شام
قید خانے میں اب ان کو نہیں پڑتا آرام

رات دن نالہ و فریاد کیا کرتے تھے
فاطمہؑ بی بی کا کچھ نام لیا کرتے تھے

سن کے اس بات کو کچھ ہند کا دل بھر آیا
بولی قسمت نے کیا مجھکو ہے غل سنوایا

کوکھ پر فاطمہ بی بی کے خدا کا سایہ
حاکمِ شام نے زنداں میں کیے بٹھلایا

جوش کرتی ہے کچھ اس وقت مصیبت دل سے
کیا نہ پینگی کی بھٹی جاتی ہے لذت دل سے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

حاکم شام سے کی ہند نے زحمت طلبی — حکم پایا تو چلی گھر سے وہ غمخوار نبی
دل میں کہتی تھی کہ اے میرے رسولِ عربی — مارے دھڑکے کے قیامت ہے مجھے جان لبی

حال زنداں میں سنوں میں نہ کسی کے غم کا
سامنا ہو نہ حسینؑ ابن علیؑ کے غم کا

مشعلیں تھیں شبِ تاریک میں اسکے ہمراہ — لیکن اندیشے حالات تھی بہت اسکی تباہ
نصف شب کو گئی زنداں میں جو روتی ناگاہ — غور سے کر گئی وہ سارے اسیروں پر نگاہ

کچھ نہ پہچانا کہ مدت میں ہر اک کو دیکھا
پر قیامت کی مصیبت میں ہر اک کو دیکھا

کسی کے سوجے ہوئے کان اسے آئے نظر — کسی کو دیکھا کہ ہیں نیل پڑے بازو پر
کسی کو دیکھا پپوٹوں پہ ورم چشم ہے تر — کسی کو دیکھا کہ ٹوٹی ہوئی ہے غم سے کمر

سر کھلے سارے اسیروں کو برابر پایا
گور سے خانۂ تاریک کو بدتر پایا

ہند گھبرا گئی اور کرنے لگی یہ گفتار — ہوا کس بات پہ جھگڑا چلی کیونکر تلوار
قیدیوں نے کہا بیعت پہ ہوئی تھی تکرار — رو کے وہ بولی کہ مارے گئے کتنے سردار

رانڈیں چلائیں کہ ہفتاد و دو تن قتل ہوئے
سب کے سردار شہِ تشنہ دہن قتل ہوئے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اس نے پوچھا کہو کچھ قوم کے اپنے حالات
قیدی بولے ہم اسیرانِ بلا ہیں سادات
وہی ذات اپنی ہے بی بی جو ہمیر کی ہے ذات
ہند بولی کہ اکٹھا ہوئے ہیں ذات و صفات

شرم اور حلم میں یہ صورتیں لاثانی ہیں
گٹے سجدے کے میں پیشانیاں نورانی ہیں

صاحبو اپنے وطن کا کرو کچھ ہم سے بیاں
کیا سب نے کہ قریشوں میں ہمارے ہیں مکاں
دل میں یوں کہنے لگی ہند کہ یا حیِ یا نشاں
کہا پھر ہند نے وہاں خانہ زہرا ہے کہاں

بولے سب قیدی کہ گھر اپنے ہیں اس گھر کے قریب
خانۂ فاطمہؑ ہے قبرِ پیمبرؐ کے قریب

تجھے کیا کام ہے کرتی ہے جو یہ قال و مقال
قید خانے میں اسیروں کا یہی ہوتا ہے کام
ہند بولی مجھے اس وقت تعجب ہے کمال
تم میں اک بی بی کا زینب سے مشابہ ہے جمال

بولی زینبؑ قلق اب مجھکو عضب ہوتا ہے
نام زینب کا نہ لے ترک ادب ہوتا ہے

ہند سے حضرتِ زینبؑ نے کی یہی تھی تقریر
کچھ نہ کھلتا تھا کہ ہیں کون بیچارے یہ اسیر
قلق دل سے لگی پیٹنے شہ کی ہمشیر
خود بخود نکلا یہی منہ سے کہ ہے ہے شبیرؑ

بول اٹھی ہند میں قربان تم ہی زینبؑ ہو
میں اٹھا سکتی ہوں قرآن تم ہی زینبؑ ہو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کربلا کو کیا پھر ہند نے ذکر یہ خطاب
بجھ پہ میں صدقے ہوں اے فاطمہؑ کے دُرِ خوش آب

پھول سے جسم کو کس طرح ہوئی زخموں کی تاب
ظلم خنجر کا گلے پر ہوا بے حد و حساب

دیکھو آقا کھڑی زنداں میں یہ دُکھیا بی ہے
دیکھنے آپ کے ناموس کو ہند آئی ہے

زینبؑ اس طرح سے مقتل کی طرف چلائی
رن میں تم سوتے ہو اب کیا کروں میں کھیا ئی

میری قسمت نے مصیبت یہ مجھے دکھلائی
ہند پہچان گئی چھپ نہ سکی میں بھائی

بھائی مارا گیا اور آئی نہ ہمشیر کو موت
ہائے کیا ہو گئی لوگوں میری تقدیر کی موت

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۳۶

آمد ہند در زندانِ شام

جب شام کے بازار میں در نجف آئے
یعنی گہر معدنِ عز و شرف آئے
سلطانِ نجف کے حرم آئے خلوت آئے
اور لوگ تماشے کیلئے ہر طرف آئے

سادات کے گیسو سرِ اطفال کھلے تھے
شانے میں بندھی تھی رسن اور بال کھلے تھے

پھرتے تھے منادی یہی کرتے ہوئے تاکید
ہاں شہریو ہاں زاریو درباریو ہے عید
حاکم پہ تمہارے ہوئی تقدیر کی تائید
بلوے میں اسیرانِ حسینیؑ کی کرو دید

سب مر گئے اب مرد و نمیں سجادؑ حزیں ہے
رومال تلک چھن گئے کچھ پاس نہیں ہے

پر ہند کا توفیقِ خدا سے تھا عجب حال
مسند پہ وہ بیٹھی تھی رکھے آنکھ پہ رومال
تھا آنسو و نکا تار بندھا اور کھلے بال
تحلیل ہوئی جاتی تھی گھڑیوں وہ خوش اقبال

نہ نذر وہ لیتی تھی نہ تسلیم کسی کی
حاشا نہ مدارات نہ تعظیم کسی کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

جس دم کسی عورت کی اترتی تھی سواری — منہ پھیر کے دروازے سے کرتی تھی وہ زاری
سکتے میں کھڑی تھیں امرازادیاں ساری — کہتی تھی کہ یہ جشن ہے یا تعزیہ داری

ہم نذر کو آئے ہیں کہ پرسے کو کسی کے
کھلتے نہیں یہ راز جناب احدی کے

تب ہند پکاری کہ مجھے خود نہیں معلوم — آنکھیں کیسے روتی ہیں میں ہوں کس لئے مغموم
سکتا ہے مجھے شہر میں اس جشن کی ہے دھوم — دل کڑھتا ہے کس کے لئے ہے کون وہ مظلوم

کھلتا نہیں کچھ آہ یہ کیا مجھ کو ہوا ہے
کیوں بال بکھرے ہیں مرا کون سوا ہے

جن قیدیوں کے آنے کی اسوقت خبر ہے — دریافت ہے کچھ تم کو کہ انکا کہاں گھر ہے
سنتی ہوں کہ سب قافلہ کھوئے ہوئے سر ہے — اور طوق کے بارے میں کوئی رشکِ قمر ہے

کیا قوم ہے ان لوگوں کی کیا ملت و دیں ہے
کاٹا گیا سر جس کا وہ سید تو نہیں ہے

وہ بولیں کہ ہم کہنے میں شرماتے ہیں بی بی — کوچوں میں منادی کھڑے چلاتے ہیں بی بی
مکہ کے مدینے کے اسیر آتے ہیں بی بی — ہے ہے یہ نبی فاطمہؑ کہلاتے ہیں بی بی

کہتے ہیں کہ سر کٹ گیا جس حق کے ولی کا
آج آتا ہے کعبہ کا مجاور بنی کا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ناگاہ ہلا ہند کا ایوان سراسر — آواز مبارک کا اٹھا غلغلہ باہر
یک دفعہ بجے جشن کے سب باجے برابر — زنجیروں کی جھنکار سے برپا ہوا محشر
غل پڑ گیا حاکم کے مقابل ہوئے قیدی
بازار سے دربار میں داخل ہوئے قیدی

بولی زنِ حاکم کہ خدا جان بچائے — اس قید سے اللہ کا شیر ان کو چھڑائے
مظلوم وہاں سامنے ظالم کے جو آئے — برہم ہوا حاکم کہ یہ کچھ نذر نہ لائے
مرنے کے قریں ہیں یہ بہت دور ہیں قیدی
اللہ غنی فقر میں مغرور ہیں قیدی

اب لکھتے ہیں یوں راقم مجموعۂ ماتم — تھی ایک زنِ ہاشمیہ ہند کی محرم
فریاد جو زینبؑ کی محل میں گئی پیہم — منہ پیٹتی سر ننگے نکل آئی وہ پر غم
انبوہ میں کچھ کہہ نہ سکی آلِ نبیؐ سے
دل پکڑے ہوئے پھر گئی دربارِ شقی سے

جاتے ہی گری رو برو ئے ہند وہ مغموم — چلائی عجب تہ کے ہیں قیدی یہ مظلوم
ہے ہے ہوئیں دو بی بیاں اس شان کی معلوم — گویا مری سیدانیاں ہیں زینبؑ و کلثوم
قیدی ہیں کہ گلدستہ ہے وابستہ رسن سے
سادات کی خوشبو چلی آتی ہے چمن سے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

گھبرا گئی ہند اور خواصوں کو پکاری — زنداں کو میں چلتی ہوں منگاؤ سواری
پہونچی جو وہ زنداں میں بصد گریہ و زاری — کہتی تھی کہ فریاد ہے اے خالقِ باری
مقنع کہاں تم سب کے اتارے گئے لوگو
شبیرؑ سلامت ہیں کہ مارے گئے لوگو

خاموش تھے سب پر کہا زینبؑ نے یہ اُس آں — اے فاطمہؑ کی لونڈی کدھر کو ہے ترا دھیاں
زنداں میں دیدار کا زینبؑ کے ہے ارماں — خالق نہ کرے سر تری بی بی کا ہو عریاں
کس طرح سے ہو ہر تری امید بر آئے
کیا تجھ کو تمنا ہے کہ وہ ننگے سر آئے

ٹھہرا کے گذارش یہ لگی کرنے ہوا خواہ — غارت ہو جو ہو فضہ و قنبر کا بھی بدخواہ
لیکن مرا اندیشہ یہ بیوجہ نہیں آہ — دعوے کی صداقت کی سند رکھتی ہوں واللہ
دربار سے بندی تو یہاں ننگے سر آئی
اور لوٹ تمام آپکی بندی کے گھر آئی

اُس لوٹ میں ہے اک علم سبز نیا بار — دیتا ہے گواہی کہ ہوا قتل علمدار
سلام کا تمغہ ہے پھریرے سے نمودار — لکھا ہے کہ ہذا علمِ سید ابرار
جب پڑھتی ہے وہ نقش تو تھراتی ہے لونڈی
بی بی کی زیارت کریں منگواتی ہے لونڈی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

چلائی کنیزوں کو کہ دوڑی ہوئی جاؤ — پیٹی تھی میں جس پر وہ علم جلد لے آؤ
اور ننھا سا مشکیزہ بھی وہ ساتھ ہی لاؤ — ان قیدیوں کو نقش پھریرے کا دکھاؤ

پھر تو مرے کہنے کا یہ سب پاس کریں گے
اب میری مدد حضرتِ عباس کریں گے

ناگاہ علم سبز لچکتا ہوا آیا — خورشید صفت پنجہ چمکتا ہوا آیا
مشکیزہ بھی پرچم میں لٹکتا ہوا آیا — پانی کے عوض خون ٹپکتا ہوا آیا

سر رنگے علم کے تلے ہر ایک بنی تھا
اور نعرہ یا حضرتِ عباسِ علیؑ تھا

دوڑی درِ زنداں کی طرف ہند فگارا — نیزہ سے سرِ شاہ کو ہاتھوں پہ اتارا
زینبؑ کے حضور آ کے پکاری کہ خدارا — فرماؤ تو بی بی یہ نہیں بھائی تمہارا

زہراؑ کے مرقع کی یہ تصویر نہیں ہے؟
کھاؤ تو قسم یہ سرِ شبیر نہیں ہے؟

سر دیکھ کے سرور کا اسے تاب نہ آئی — رگ رگ سے صدا نکلی کہ ہے ہے مرے بھائی
صدقے ترے اے بادشاہِ کرب و بلائی — سر نے کہا لبیک یداللہ کی جائی

زینبؑ کہو کیا قید میں کرتی ہے سکینہؑ
چلائی کہ میں آپ کے مرتی ہے سکینہؑ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۳۷

شہادت حضرت سکینہؑ

جب گل ہوا چراغِ حرم قیدِ شام میں
یعنی سکینہ مر گئی یادِ امام میں
دیکھے ستم یزید کے دربارِ عام میں
شہ کے سلام کو گئی دارالسلام میں

دُنیا میں داد رس نہ ملا داد خواہ کو
جا کے نشاں طمانچوں کے دکھلائے شاہ کو

غل پڑ گیا حسینؑ کی عاشق نے کی قضا
بانو نے نبض دیکھی تو پایا نہ دم ذرا
چلائی صدقے جاؤں مجھے دے گئیں دغا
اپنی کہی نہ میری سُنی ہائے کیا کیا

اصغر کو کچھ پیام بھی مَیں نے دیا نہیں
تم چل بسیں اور اماں نے رخصت کیا نہیں

اصغر کی بھولی باتیں سناؤ نثار ماں
اکبر کا ذکر کر کے رُلاؤ نثار ماں
سیلی کا نیل ماں کو دکھاؤ نثار ماں
بابا کو جا کے در پہ بلاؤ نثار ماں

ماتم کے غلغلے ہیں نہ رونے کے جوش ہیں
اب جا بجا بخشش ہیں تو بے خوش ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

شہادت حضرت سکینہ

مُنہ ڈھانپنے کا وقت ہے پچھلا پہر ہوا — بابا کو تیرے روتی ہوں اُٹھ ساتھ دے مرا
کُرتے سے منہ کو ڈھانپ کے پہلو میں بیٹھ جا — اماں کی بیٹی اماں کو آواز تو سُنا

ماتم سرا یہ گھر تھا ترے بین کرنے سے
زندان سُونا ہو گیا بی بی کے مرنے سے

یاں کس کے پاس رہتیں شہِ کربلا نہیں — بی بی کے ناز اٹھانے کی خاطر چچا نہیں
نادار ماں ہے پانی نہیں اور غذا نہیں — پر اب کفن کے واسطے ہے ہے ردا نہیں

اماں کے پاس رہنے کی ایذا اُٹھا چکیں
بی بی طمانچے کھا چکیں گردن بندھا چکیں

اماں کی پیاری بابا کی پیاری زبان کو کھول — شربت میں لائی مری پیاری دہاں کو کھول
ماں رو رہی ہے دیدۂ گوہر فشاں کو کھول — مہماں بندھے گلے سے نہ جا رلیاں کو کھول

دادی کریں گی بی بی کی زلفیں سنوار دُوں
لو اُٹھو یہ پھٹا ہوا کُرتا اُتار دوں!

تم نے جو شام کو مرے بازو پہ سر دھرا — میں سمجھی تھی کہ کانوں کا کچھ درد کم ہوا
آئی ہے آج سونے کو خود میری مہ لقا — اس دردِ لادوا کی خبر تھی نہ مطلقا

آباد گود کی تھی مری خالی کرنے کو
سوئی تھی آج بی بی مرے پاس سونے کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اکبر جدا نہ ہوتے تھے بابا سے ایک دم — اصغر سے اور تم سے بہلتا تھا میرا دم
اب نا اُمید ہو گئے دونوں طرف سے ہم — دیکھیائے میرے دکھ کی سدا کھائینگے قسم

تقدیر کیسی پھر گئی مجھ خستہ حال کی
وہ چھ مہینے کے گئے تم چار سال کی

کبرا نے منہ کو ڈال کے تابوت میں کہا — بہینا وطن کو جاتی ہو یا سوئے کربلا
بانو پکاری پیٹ کے اے آلِ مصطفٰی — تبلاؤ حادثہ یہ نیا مجھ پہ ہے پڑا

بالیں پہ یا کہ پائینتی کو خاک اُڑاتی ہے
ماں کس طرح سے بیٹی کی میت اُٹھاتی ہے

آئی ندا سرھانے تو سر ننگے ہیں رسولؐ — اور پائینتی کو بال کھلے روتی ہیں بتولؑ
ہیں راس و چپ علیؑ و حسنؑ شش در و ملول — کر و بیانِ عرش کا ہے اس جگہ نزول

پھرتی ہے گرد روح شہیدانِ کربلا
قبر اس کی صاف کرتا ہے مہمانِ کربلا

القصہ اُس جنازہ کو لے کر چلے حرم — مانند شامیانے کے کھولے ہوئے علم
جب مقبرہ میں شام کے پہنچے اسیرِ غم — اور قبر میں وہ مُردہ اُتارا بچشمِ نم

بالائے قبر اہلِ حرم روئے شور سے
آواز آئی بچے کے رونے کی گور سے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

جھک جھک کے دیکھا بیووں نے تو یہ نظر پڑا
بیٹھے ہوئے ہیں قبر میں سلطان کربلا

اصغر ہے ان کی گود میں خواہر کو رو رہا
زینبؑ نے لیکے ہاتھوں پہ مُردے کو یہ کہا

اپنی نشانی دختر خیبر شکن سے لو
لو بھائی جان اپنی امانت بہن سے لو

یہ سُن کے بانو گر پڑی غش کھا کے ایک جا
اور سب نے دفن میت معصوم کو کیا

بانو کو ہوش آیا تو وہ دیکھتی ہے کیا
پانی سے تر بہ تر ہے مزار ایک نہ ذرا

بجلی قلق کی صبر کے خرمن پہ گر پڑی
بسمل کی طرح دوڑ کے مدفن پہ گر پڑی

بولی لپٹ لپٹ کے لحد سے دُہائی ہے
ہے ہے یہ میری چاہ کی کیا بے وفائی ہے

کس بے وطن کو ہائے یہ منزل خوش آئی ہے
ہے ہے یہ قبر ننھی سی کس نے بنائی ہے

مجھ سے نہ پوچھا قبر پہ تختے لگا دیئے
کس نے یہ مرے خاک میں ارماں ملا دیئے

بی بی کو میری خاک پہ سونے کی تھی نہ خو
کچھ قبر میں بچھا دیا ہے بولو صاحبو!

سر رکھ کے پھر لحد پہ کہا اماں صدقے ہو
سوتی ہو یا کہ روتی ہو بی بی جواب دو

روؤں تری غریبی کو یا کم نصیبی کو
مرنا بھی تھا تو شام تلک مرنا تھا تجھ کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۳۸

شہادت جنابِ سکینہؑ

زنداں میں جب کہ دخترِ شبیر مر گئی
دُنیا سے دفعتاً سفرِ خلد کر گئی
گنبد کے دل پہ داغ جُدائی کا دھر گئی
غُل پڑ گیا حسینؑ کی عاشق گذر گئی
جنت بسائی چھوڑ کے دنیا کے باغ کو
تازہ کیا ہے پھر علی اصغر کے داغ کو

بازو ہلا کے بانوئے ناشاد نے کہا
بی بی پدر کے سر سے اُٹھاؤ تو سر ذرا
باتیں ابھی تو کرتی تھیں آنسو بہا بہا
ساقط ہے نبض ہائے غضب سُرد دست و پا
مُنہ دیکھتے ہی زیست کا نقشہ بدل گیا
کس وقت سانس رُک گئی کب دم نکل گیا

قُربان جاؤں مرنے کی ماں کو خبر نہ کی
واری مرے ریاض پہ تم نے نظر نہ کی
یہ رات ماں کے ساتھ تڑپ کر بسر نہ کی
جی بھر کے بھی زیارتِ روئے پدر نہ کی
چوتھے برس میں ہائے سِدھاریں جہان سے
دُکھ قید کے نہ اُٹھ سکے ننھی سی جان سے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ماں صدقے جائے آج تڑپتی تھیں شام سے — روٹھی ہوئی تھیں مادر ناشاد کام سے
مرکر ملیں حسین علیہ السلام سے — بی بی کہو گلے ہوئے کیا کیا امام سے
یوں منہ کو موڑنا تو محبت سے دور ہے
قربان جاؤں ماں کا بھلا کیا قصور ہے

لو ہاتھ جوڑتی ہے یہ ماں اے سکینہ جاں — مجھکو بلا لو تم ہو جہاں اے سکینہ جاں
ڈھونڈھوں نکل کے تم کو کہاں اے سکینہ جاں — مادر کو قبر ہے یہ مکاں اے سکینہ جاں
میں جانتی ہوں موت سے بدتر حیات کو
اب کون سوئے گا مرے پہلو میں رات کو

بچی یہ ماں تجھے کدھر اب ڈھونڈھنے کو جائے — اے غم رسیدہ تو نے قیامت کے دکھ اٹھائے
چھٹ کر پدر سے گھر کیاں کھائیں طمانچے کھائے — بی بی سن بندھی تری گردن میں ہائے ہائے
جو سختیاں فلک نے دکھائیں وہ سہ گئیں
بندے جو چھن گئے مرا منہ تک کے رہ گئیں

منہ ڈھانپتی تھی صبح کو جب دم میں نوحہ گر — اٹھ بیٹھتی تھیں ساتھ مرے تم بچشم تر
اماں نہ رو کہتی تھیں منہ دیکھ دیکھ کر — اب پیٹتی ہوں اور تمہیں مطلق نہیں خبر
مجھ سا بھی کوئی بیکس و بے پر نہ ہوئیگا
پہلو میں ماں کے بیٹھ کے اب کون روئیگا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اس رانڈ ماں کو چھوڑ کے بی بی کدھر گئیں
دنیا میں رہ کے چار برس کو بچ کر گئیں
ناشاد و نامراد جہاں سے گذر گئیں
زنداں سے چھوٹنے بھی نہ پائیں کہ مر گئیں

پیدا ہوئیں مدینۂ خیر الانام میں
اس کی خبر نہ تھی کہ لحد ہو گی شام میں

قربان جاؤں قیدیٔ دام بلا ہے ماں
آفت میں بعد سبطِ نبیؐ مبتلا ہے ماں
مجبور ہے غریب ہے بے دست و پا ہے ماں
بی بی کو دے کہاں سے کفن بے ردا ہے ماں

پہلے سے خاک میں ہے بدن سب اٹا ہوا
لے جاؤ قبر میں یہی کرتا پھٹا ہوا

بیمار ایک بھائی ہے وہ بھی اسیر ہے
قیدی ہے پا شکستوں کا جو دستگیر ہے
سب لٹ گئے عزیزوں میں جو ہے فقیر ہے
ہاں کارساز ہے تو خدائے قدیر ہے

میت کے ساتھ روح امام زماں کی ہے
لے جائیگا خدا وہیں مٹی جہاں کی ہے

ایذا سے غم سے رنج اٹھانے سے چھٹ گئیں
کنبہ سے کیا کہ سارے زمانے سے چھٹ گئیں
ہر صبح و شام اشک بہانے سے چھٹ گئیں
اچھا ہوا کہ گھڑکیاں کھانے سے چھٹ گئیں

نیند اڑ گئی تھی لوگوں کی بچی کے بین سے
اب تو یزید رات کو سوئے گا چین سے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

میت کے پاس زینب بیکس تھیں نعرہ زن — کہتی تھیں لے شفیقۂ سرورِ زمن
چلاتے تھے یہ حضرت سجاد خستہ تن — بیمار ہم کو چھوڑ کے تم چل بسیں بہن
ہم رہ گئے تڑپنے کو دنیائے زشت میں
کیا خوش نصیب تم تھیں کہ پہنچیں بہشت میں

چھوٹے سے سن میں تم نے سہے ظلم بیشمار — صدقے تری غریبی کے اے شہ کی یادگار
مجبور ہے برادر مظلوم و سوگوار — جائے کدھر سنبھالے ہوئے بیڑیوں کا بار
خاصانِ حق کو خلق میں راحت ملی نہیں
بیٹی اُسی کی ہے جسے تربت ملی نہیں

زنداں کا در تو بند ہے بی بی کدھر چلیں — کپڑے سفید پہنے ہوئے کس کے گھر چلیں
واری مرے ریاض کو برباد کر چلیں — خوشبو سونگھا کے مثلِ نسیمِ سحر چلیں
اب اس چمن میں بادِ بہاری کب آئیگی
ماں صدقے جائے پھر کے سواری کب آئیگی

گھٹ گھٹ کے یاں اندھیرے میں کہتی تھیں بار بار — اماں چراغ ہو تو ٹھہر جائے جان زار
اب شام میں ملے گی ہمیں قبر تنگ و تار — بی بی کو نیند آئیگی کیونکر یہ ماں نثار
تڑپو گی تم تو ماں کو خبر ہو گی کس طرح
پہلی یہ شب لحد میں بسر ہو گی کس طرح

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۳۹

شہادت جناب سکینہؑ

جب شام کے زنداں میں سکینہ نے قضا کی
اور زلیت نے اس بچی کی ہرگز نہ وفا کی
آخر متحمل نہ ہوئی جور و جفا کی
سر پیٹ شہِ مظلوم کے جاں اپنی فدا کی

بے غسل و کفن بنتِ حسین ابن علی ہے
محتاج لحد آہ وہ نازوں کی پلی ہے

کہتی ہے کوئی آہ سکینہ مری پیاری
رو کر کوئی کہتی ہے تری لاش کے واری
سر پیٹتی ہے کوئی کوئی کرتی ہے زاری
چلاتی ہے مادر کہ مری درد کی ماری

کیسا مرا منہ دیکھ کے چپ رہ گئیں بی بی
مرتے ہوئے بھی مجھ سے نہ کچھ کہہ گئیں بی بی

صد حیف کہ زنداں سے چھوٹیں نہ مری جاں
سر پیٹ مردہ کے تم ہو گئیں قرباں
تدبیر کروں کیا کہ نہیں دفن کا ساماں
کرتا بھی تو ثابت نہیں ہے جسم پر اس آں

کس طرح سے میت تری دفناؤں گی ہے ہے
کیوں کر تمہیں اس کرتے میں کفناؤں گی ہے ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہے ہے تمہیں زندان میں کیسی اجل آئی — اب تک ہے بندھی رسّی میں ننھی سی کلائی
پیاسی تھی زباں ہونٹوں پہ اس سے نکل آئی — بن باپ کے آخر تمہیں ہے ہے نہ کل آئی

اب درد سے کانوں کے نہیں رُکتی ہوئی بالی
بابا کے لئے جان نہیں کھوتی ہوئی بی بی

گردن کی رسن کھول دو گھٹتا ہوا گردم — لو اُٹھ کے مریجان پدر کا کرو ماتم
زندان میں آیا ہے سرِ شاہِ دو عالم — تعظیم کرو باپ کی اے بیکس و پُر غم

بابا کو مریجان نہ کفناؤ گی چل کر
شبّیر کو مدفن میں نہ دفناؤ گی چل کر

ہوتا جو وطن اپنا تو لوگوں کو بلاتی — اور دھوم سے بی بی کے جنازے کو اٹھاتی
تابوت کے ہمراہ میں سر پیٹتی جاتی — خود گھر میں صفِ ماتمی منگوا کے بچھاتی

ماں قیدِ مصیبت میں گرفتار ہے بی بی
میت کا اُٹھانا مجھے دشوار ہے بی بی

اب تک تو مری چھاتی پہ سویا کیں مریجاں — اے منتوں والی مری اے بے سر و ساماں
اے بے پدر بیکس و ناشاد و پُر ارماں — ہے ہے مری غربت زدہ و قیدی زنداں

آرام کیا خاک پہ اس آن سکینہ
گودی کو مری کر گئیں ویران سکینہ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اے لاڈلی مری تری میت کے میں واری — اب آج سے تم قبر میں سو جاؤ گی پیاری
ہے ہے کوئی حسرت بھی نکالی نہ ہماری — مادر کے کلیجے کا بہت زخم ہے کاری
قربان گئی قبر میں ڈر ڈر کے نہ رونا
چونکو جو کبھی یاد مجھے کر کے نہ رونا

بابا کی جو پیاری تھیں دیا ساتھ پدر کا — کچھ ماں کی شفقت کا خیال آیا نہ اصلا
کن محنتوں سے میں نے تھا ہے ہے تمہیں پالا — پر تم نے ہمیں آن کے پردیس میں چھوڑا
داغ اپنا کلیجہ پہ مجھے دے گئیں ہے ہے
مادر کو نہ خدمت کے لئے لے گئیں ہے ہے

اس بین سے بانو کے بپا ہو گیا محشر — حاکم نے سنا مر گئی شبیر کی دختر
بلوا کے لگا کہنے یہ عابد سے وہ خودسر — سنتا ہوں کہ زنداں میں موئی آپکی خواہر
جس چیز کی حاجت ہو کہیں آپ منگا دوں
ہو زر کی جو خواہش تو خزانے سے دلا دوں

لو لوٹ بھی اب پھیر لو اے عابد بیمار — اور اس کے سوا جو کہو دوں درہم و دینار
وہ بولے کہ سب کشتوں کے سر دے ہمیں غدار — جز لوٹ کے اور سر کے ہمیں کچھ نہیں درکار
دفنا کے سکینہ کو شہیدوں کو کریں دفن
بے دفن ہیں ہم جا کے زمینوں کو کریں دفن

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ کہہ کے چلے روتے ہوئے پھوپھی زنداں — اسباب لیا اور لئے سرہائے شہیداں
پہنچے تو کہا بانو نے مادر ترے قرباں — بہتر نہیں میت کا پڑا رہنا مری جاں

بتلاؤ تو میت کو کہاں دفن کرو گے
میت کو چلو لے کے جہاں دفن کرو گے

یہ سنتے ہی عابد نے بس اک قبر کی تیار — جب رکھنے لگے میت بکیں وہ دل افگار
پیدا ہوئے اس قبر سے دو ہاتھ بس اکبار — اور آئی صدا فاطمہ کی اے مرے دلدار

قربان گئی لاش سکینہ کو مجھے دو
اب بنت شہنشاہ مدینہ کو مجھے دو

میت کو دھرا ہاتھوں پہ عابد نے یہ سنکر — اور دفن کیا خواہر دلگیر کو رو کر
پانی کے عوض اشکوں سے میت کو کیا تر — ممکن ہوئی پھولوں کی بھی اس وقت نہ چادر

تربت جو بنی ننھی سی رونے لگیں زینبؑ
سر پیٹ کے منھ اشکوں سے دھونے لگی زینبؑ

بانو نے کہا خاک پہ منھ رکھکے پھر اکبار — اے قبر شہ دیں کی امانت سے خبردار
لے سونپتی ہوں دولت شاہنشہ ابرار — اے خاک مری لاڈلی بچی سے خبردار

زنداں کی زمیں ہے تری مہمان سکینہ
آرام سے رکھیو کہ ہے نادان سکینہ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۴۰

شہادتِ حضرت سکینہؑ

جنت کے جو در پر گئی معصوم سکینہؑ
حوروں سے لگی کہنے یہ معصوم سکینہؑ
مظلوم کی بیٹی ہوں میں مظلوم سکینہؑ
عاشورہ سے دیدار کی محروم سکینہؑ

اے بابا کہاں بیٹھے ہو گلزارِ جناں میں
اب صبر کی طاقت نہیں مجھ سوختہ جاں میں

حوروں نے جو سر اپنا اٹھایا تو یہ دیکھا
اک لڑکی ہے دہنے ہوئے کہنہ سا کرتا
اور ہاتھ دھرے کانوں پہ رستی ہے لہو کا
کانوں سے لہو بہتا ہے رخسار ہے نیلا

پوچھا کہ یہ کیا حال بتا تیرا ہوا ہے
رو کر کہا یہ شمر کی سب جور و جفا ہے

بن باپ کے بچوں کو میں دنیا میں ستاتے
عوض میں ترحم کے طمانچے ہیں لگاتے
دُر چھین کے کانوں سے بھی ہیں اشک بہاتے
اور روئے تو پھر پشت پہ دُرّے ہیں لگاتے

کیا کیا میں کہوں ظلم جو کچھ مجھ پہ ہوئے ہیں
زندان میں سب کوڑے مرے پیٹ پہ ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اس بچی کی غربت پہ ہوئیں حوریں بھی شش در — کہنے لگیں ناداں سے اس طرح وہ رو کر
بتلا ہمیں اے لاڈلی تو کس کی ہے دختر — بیتاب سکینہ ہوئی اور بولی تڑپ کر

کیا تم کو حسب اور نسب اپنا میں بتاؤں
قصہ ہے بڑا کان لگاؤ تو سناؤں

اے حور و سنو دادی ہے مری فاطمہ زہراؑ — نانا ہے نبیؐ دادا علیؑ شیر خدا کا
عمو ہیں حسنؑ زہر و غا جن کو پلایا — عباسؑ چچا ہیں جو مرے ہیں لب دریا
اِک بھائی بڑا میرا جو ہم شکل نبیؐ ہے
برچھی کی انی اس کے کلیجے پہ لگی ہے

اور دوسرا بھائی ہے مرا اصغر بے شیر — پانی کے لیے حلق پہ جس کے ہے لگا تیر
ماں روتی ہے زنداں میں احوال ہے تغیر — نکلی ہے اسے ڈھونڈھنے کو آج یہ ہمشیر
دیدارِ برادر کا مجھے شوق بڑا ہے
کیا جانئے کس دکھ میں معصوم پڑا ہے

کیا تم کو بتاؤں میں نشاں اپنے پدر کا — زخمی تبر و تیر سے ہے جسم سراپا
بازو پہ نشاں تیر کا ہے صاف ہویدا — داغ اکبرؑ گلفام کا سینے پہ چمکتا
مظلوم ہے بے کس ہے ولی ابن ولی ہے
یہ بابا کا مرے نام حسینؑ ابن علیؑ ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

جس وقت یہ حوروں نے سنا قصۂ ناکام — اس درد سے روئیں کہ جناں میں ہوا کہرام
جبرئیل سے فرمانے لگے شاہِ خوش انجام — یہ شور ہے کیسا نہیں قلب کو آرام

دیکھو تو کیا حادثہ اس وقت ہوا ہے
کیوں حور و ملک روتے ہیں بنت کیا ہے

یہ ذکر تھا جو دیکھئے کیا ہیں شہ والا — اک لڑکی چوگرد کے حوریں ہیں حلقہ
اور پیٹے آتے ہیں ملائک بھی سراپا — پوچھا تو یہ رو رو کے انہیں حال سنایا

کیا عرض کروں آپ سے میں شاہِ مدینہ
نازوں کی پلی آپ کی آتی ہے سکینہؑ

ناگاہ سکینہؑ کی نظر پڑ گئی شہ پر — روتی ہوئی دامن میں گری شاہ کے جا کر
چھاتی سے لگا کر اسے رونے لگے سرور — لپٹے ہوئے تھے قاسمؑ و عباسؑ دلاور

شہ نے کہا کیوں مضطر و حیراں ہے بی بی
کیا حال ہے کیوں چاک گریباں ہے بی بی

رو کر یہ سکینہؑ نے شہ دیں کو سنایا — ظاہر ہے مرا حال تو سب دیکھئے بابا
کانوں سے لہو بھی تو ہے اب تک مرے بہتا — رخسار طمانچوں کے سبب سے ہے یہ نیلا

سیلی سے ستمگر کی کہیں تن میں تواں ہے
گردن میں رسن بادھی تھی یاں کا نشاں ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

شہ نے کہا زینبؑ کا بتا حال تو کیا ہے
اس نے کہا مقنعہ ہے نہ منہ پر نہ ردا ہے
رسّی سے چھوپھی جان کا بازو بھی بندھا ہے
لب خشک ہیں اور ہائے حسینہ کی صدا ہے
فرزندوں کی فرقت میں کبھی روتی ہے زینبؑ
اکبرؑ کے لئے جان کبھی کھوتی ہے زینبؑ

اماں کا عجب حال ہے اے حق کے فدائی
اصغرؑ کے لئے رو رو کے ہے جان گنوائی
یہ مجھ سے کہا تھا کہ ملے گر تجھے بھائی
کہہ دیجیو جاں کھوتی ہے تجھ بن تیری دائی
یاد آتے ہیں ہر لحظہ تیرے بال جھنڈولے
شکل اپنی دکھائی نہیں تم ماں کو یہ بھولے

آغوش میں زہراؑ کے تھا جو اصغر بے شیر
بے چین ہوا سن کے یہ ہمشیر کی تقریر
اور جانب ہمشیر ہمک کر جھکا بے شیر
بھائی کی سکینہؑ کو نظر آئی جو تصویر
اصغر کی طرف دوڑی وہ ہاتھوں کو بڑھا کر
بے ساختہ رونے لگی گودی میں اٹھا کر

لے لے کے بلائیں یہ لگی کہنے وہ دکھیا
چھوٹے مرے بھائی تیرے قربان سکینہؑ
کیا حال ہوا تیرا یہ ہمشیر کو بتلا
معصوم نے انگلی سے گلا اپنا دکھایا
مطلب یہ تھا مادر کا مجھے رنج بڑا ہے
کس طرح بہن بولوں کہ گلا سوکھ رہا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۱۴۱

شہادت جناب سکینہؑ

جب دختر شبیرؑ نے زندان میں قضا کی
اک دھوم ہوئی رانڈوں میں فریاد و بکا کی
غل تھا کہ موئی لاڈلی شاہِ شہدا کی
عاشق اسے کہتے ہیں یہ رسم ہے وفا کی
کل پاس میں بیتاب تھی آج چپ پڑی ہے
بچی کفن و گور کو محتاج پڑی ہے

ماں کہتی تھی اس ننھی سے میت کے میں قربان
سب قتل ہوئے کون کرے دفن کا ساماں
روتی ہوئی جاؤں میں کہاں با سرِ عریاں
فریاد کروں کس سے کہاں ہیں شہ ذیشاں
میں جیتی رہی رونے کو موت آگئی تجھ کو
معلوم نہیں کس کی نظر کھا گئی تجھ کو

خط میں مجھے صغراؑ نے یہ لکھا تھا کہ مادر
میں اپنی سکینہؑ کیلئے روتی ہوں دن بھر
جاؤں گی جو اب کے وطن قید سے چھٹ کر
پوچھے گی وہ بیکس کہ کہاں ہے میری خواہر
ہاتھوں سے میں دل تھام کے خاموش ہوگئی
کہتی تو کیا دنیا سے یہ کیا کہہ کے گئی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بیٹی کے لئے بیٹھی تھی بالوئے مضطر — حاکم کو خبر دی یہ خبردار نے جا کر
اک چار برس کی ہے جو شبیرؑ کی دختر — زنداں میں قضا کر گئی وہ بیکس و بے پر

اس ننھی سے میت کو کہاں دفن کریں ہم
حاکم کا جہاں حکم ہو واں دفن کریں ہم

تب تمرؔ سے یہ کہنے لگا حاکم غدار — لے جا میری سرکار سے جو ہو انہیں درکار
نعشِ گیرہ و تابوت و کفن بھی ہے تیار — دینا انہیں جو تجھ سے کہے عترتِ اطہار

یوں دخترِ سلطانِ مدینہ کو اٹھانا
ہاں دھوم سے تابوتِ سکینہؑ کو اٹھانا

یہ سن کے گیا ڈیوڑھی پہ زنداں کی وہ بے پیر — سجادؑ تلک آئے سنبھالے ہوئے زنجیر
کی عرض یہ تب اس نے کہ اے دلبرِ شبیرؑ — فرماؤ کہاں دفن سکینہؑ کی ہے تدبیر

حاکم نے مجھے حکم دیا ہے یہ بلا کر
جس شے کی ضرورت ہو وہ لے آؤں میں جا کر

سجادؑ نے فرمایا ہمیں کچھ نہیں درکار — تابوت کے خواہاں ہیں نہ کفن کے ہیں طلبگار
دشمن کا ہم احسان کبھی لیں گے نہ زینہار — کچھ ننھی سی تربت کا بنانا نہیں دشوار

بابا بھی ہے مظلوم و غریب والوطن اس کا
کرتا جو گلے میں ہے وہی ہے کفن اس کا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سر پیٹ کے سجادؑ کو بالو یہ پکاری — بھیجے بھی جو حاکم تو نہ تم لیجیو واری
کر دیگا خدا سہل یہ مشکل بھی ہماری — محتاج کفن ہو وے گی ہے ہے مری پیاری
پردیس میں بیجان ہوئی آج سکینہؑ
اماں تری مظلومی کے قربان سکینہؑ

پھر لے کے بلائیں یہ کئی بار پکاری — چپ کیوں ہوئی کچھ بات کرو تم پہ میں واری
ماں صدقے ہو ان تر گئی آنکھوں پہ تمہاری — تھمتے نہیں آنکھوں سے مری اشک ہیں جاری
نے پانی طلب کرتی ہو نہ روتی ہو بیٹی
بیچین ہے ماں چین سے تم سوتی ہو بیٹی

جب شمر شقی نے تجھے مارا تھا طمانچا — یہ چاند سا منہ ہو گیا تھا رنج سے نیلا
کس ظلم سے چھینا تھا ترے کان کا بندا — تر ہو گیا تھا خون میں ننھا سا شلوکا
تاریک بہت وہ تو مکان ہو نیگا بی بی
واں سینہ شبیرؑ کہاں ہو وے گا بی بی

ہے ہے میر بیکس میری مظلوم سکینہؑ — ہے ہے مری ناداں مری معصوم سکینہؑ
کوثر پہ گئی پانی سے محروم سکینہؑ — مر جاؤ گی تم تھا نہ یہ معلوم سکینہؑ
صدقے گئی محنت مری سب تم نے بھلا دی
بابا سے ملیں پانی والی کو دعا دی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۴۲

شہادت جنابِ سکینہؑ

جب خانۂ زندان میں شہ دیں کا سر آیا
آلودہ خون برج شرف کا قمر آیا
ظلمت میں جو اک نور کا جلوہ نظر آیا
چلائی سکینہ میرا بیکس پدر آیا!
اس چاندسی تصویر کے قربان گئی میں
لینے مجھے آتے ہیں پدر جان گئی میں

ہیں صادق الاقرار شہ صابر و شاکر
بیٹی سے قسم کھا کے گئے تھے دم آخر
لینے تجھے آئے گا یہ مظلوم مسافر
لو صاحبو جاتی ہوں خدا حافظ و ناصر
تھے شاق بہت مجھ پہ ستم ستمگروں کے
میں چھٹ گئی صدقے میں حسینؑ ابن علیؑ کے

تکلیف تھی تم سب کو میری آہ و بکا سے
چونک اٹھتے تھے بچے میری رونے کی صدا سے
بابا مجھے مل جائیں دعا ہے یہ خدا سے
صد شکر کہ فرصت ہوئی اس رنج و بلا سے
تڑپو نگی نہ زاری سحر و شام کروں گی
اب باپ کی چھاتی پہ میں آرام کرونگی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اماں ہمیں کرتا کوئی اجلا سا پہنا دو — کنگھی بھی کرو آنکھوں میں سرمہ بھی لگا دو
کالوں کا لہو دامنِ پر نم سے چھڑا دو — چھینے ہوئے گوہر مجھے تم لا کے لا دو
یہ وجہ ہے بندے جو منگاتی ہے سکینہؑ
دادا کی ملاقات کو جاتی ہے سکینہؑ

میں جان سے جھنڈو لے علی اصغر کی بلائی — سنتی ہوں کہ جنت میں گئی ان کی سوائی
بچوں کے لئے دودھ کی واں نہر ہے جاری — یاد آئی نہ بھیا کو مگر پیاس ہماری
ہیں گود میں دادی کے یہ جن انکو بڑا ہے
جھولا مرے سائے کا طوبیٰ میں پڑا ہے

زینبؑ سے یہ پھر کہنے لگے رو کے وہ ناداں — کرتی ہے کنیز آخری تسلیم پھوپھی جان
اکبرؑ سے کہا لو بہن اللہ نگہباں — بانوؑ سے کہا روتی ہو کیوں تم پہ میں قرباں
مشکل بس اب آسان ہوئی اس تشنہ دہن کی
سجادؑ سے کہہ آؤ کہ رخصت ہے بہن کی

اس دم یہ صدا شہ کے سرِ پاک سے آئی — صدقے تری غربت کے پدر اے مری جائی
تکلیفِ غضب تم نے اسیری کی اٹھائی — پیاسی رہیں اور پانی کی ایک بوند نہ آئی
اب تک ہیں لبِ خشک مری جان سکینہؑ
لاشہ میں زبانِ بدر سے ترے قربان سکینہؑ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

رسی میں کھلا اے مری جاں باپ نے دیکھا
عارض پہ طمانچوں کا نشاں باپ نے دیکھا
خون زخم سے کانوں کے رواں باپ نے دیکھا
کیا کیا نہ تجھے نالواں باپ نے دیکھا

سر پیٹ کے جب تو مجھے چلاتی تھی بیٹی
ریتی پہ میری لاش تڑپ جاتی تھی بیٹی

کم یاں تھی مصیبت میں ادھر ظلم تھے ہم پر
حجرے میں کبھی تھے کبھی تنور کے اندر
صندوق میں تھے بند کبھی اور کبھی باہر
شب بھر کبھی بستی میں کبھی دشت میں دن بھر

مرنے پہ بھی نہ ملتا تھا آرام سکینہؑ
ہوتی تھی کہیں صبح کہیں شام سکینہؑ

جس دم یہ سکینہ نے سنی باپ کی روداد
اتنا تو کہا منہ سے کہ فریاد ہے فریاد
بہنوں کا رہا ہوش نہ کچھ ماں کی رہی یاد
بس مر گئی جھک کر سر سرور پہ وہ ناشاد

شمشیر قضا چل گئی اس زار و حزیں پر
منہ باپ کے منہ پر رہا اور ہاتھ زمیں پر

چلا کہ یہ مادر نے صدا دی کئی بار ی
کیوں چپ ہو میں کیا نیند تمہیں آگئی ساری
نزدیک سے فضہ نے جو دیکھا یہ پکاری
ہے ہے میری شہزادی تو دنیا سے سدھاری

بچی سے مصیبت نہ اٹھی قید جفا کی
لو بیبیو شبیرؑ کی عاشق نے قضا کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سر اکھڑ کے لگیں پیٹنے سب بیبیاں اسدم
اور کھینچ کے ایک آہ گری زینبؑ پر غم
وہ شب وہ سیہ خانہ وہ فریاد وہ ماتم
تھا شور کہ بن باپ کے بچے ہوئے یتیم
لوٹا تھا فلک غم کا ہر اک کو گ نشین پر
ماں کا تھا یہ عالم کہ تڑپتی تھی زمین پر

بچی تری اس نخلی سے میت کے میں قربان
کیا کیا نہ ستم تو نے سہے ہائے میری جان
باندھی گئی شانوں میں رسن زخمی ہوئے کان
ڈھونڈوں تجھے میں کہاں تجھے ہے ہے میری نادان
بابا کے کٹے حلق کی بو بھا گئی بی بی
جیتی رہی ماں اور تمہیں موت آ گئی بی بی



Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۴۳

شہادت جناب سکینہؑ

جب دخترِ شہ بالوں تے ناچار بچھڑی
زندان میں بہن عابدؑ بیمار سے بچھڑی
اصغر کی طرح عترتِ اطہار سے بچھڑی
ماں نے کہا کیوں مادرِ غمخوار سے بچھڑی
اماں سے اگر روٹھی ہو نادان سکینہؑ
بہنوں سے تو من جاو میں قربان سکینہ

یہ کیا کہ نہ فریاد نہ وہ اشک فشانی
روتی ہو نہ اماں سے طلب کرتی ہو پانی
ہے ہے مرے عمو کہو پھر اے مرے جانی
کہلاؤ پھوپی جان سے بابا کی کہانی
بی بی مجھے حیرت ہے کہ خاموش ہوئی ہو
صدقے گئی کیا پیاس سے بیہوش ہوئی ہو

اٹھو گی تو پانی بھی پلا دوں گی سکینہؑ
بابا کا بھی دیدار دکھا دوں گی سکینہؑ
پھر فرقِ شہ پاک منگا دوں گی سکینہؑ
عباسؑ کو دریا سے بلا دوں گی سکینہؑ
رونے کی تمہارے جو خبر پائیں گے بی بی
وہ مشک تمہاری ابھی لے آئیں گے بی بی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سب اشکوں سے منہ دھوتے ہیں صدقہ گئی اٹھو — سامانِ عزا ہوتے ہیں صدقہ گئی اٹھو
جانوں کو حرم کھوتے ہیں صدقہ گئی اٹھو — سجادؑ حزیں روتے ہیں صدقہ گئی اٹھو

میں صدقے گئی بھائی کا دم بھرتی تھیں تم تو
بیمار کے رونے سے کڑھا کرتی تھیں تم تو

یہ غل جو سنا حاکمِ اظلم نے قضا را — پوچھا کہ یہ کیا شور ہے تو کوئی پکارا
وہ لڑکی جو تھی قیدیوں کی آنکھوں کا تارا — آخر کو اسے شمر کی بیداد نے مارا

رو رو کے زمانے سے سفر کر گئی بچی
بابا کا جو سر چھین لیا مر گئی بچی

یہ سن کے شقی نے کہا عابدؑ سے یہ آ کر — اب رونے سے کیا فائدہ ہے اس کو سمجھا کر
سونے کا مرے وقت ہے اس رو نہ چلا کر — کل تین پہر رات ہے رو لیجو ٹھہر جا کر

فریاد بھی کر لیجو اور رنج و محن بھی
میں دفن کا سامان بھی بھیجوں گا کفن بھی

یہ کہہ جو گئے ان کے ظالم کے سپاہی — اس حکم پہ بیبیوں نے کیا شکر الٰہی
یہ قید یہ پردیس یہ وقت یہ تباہی — یہ بچی کی موت اور یہ رونے کی مناہی

ایسا تو ستم خلق میں ہوتا نہیں لوگو
جس کا کوئی مرتا ہے وہ روتا نہیں لوگو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

آخر سحر حشر نے منہ اپنا دکھلایا — لکھا ہے کہ غسالہ کو زنداں میں بلایا
وہ لاش کے پاس آئی تو رو کر یہ سنایا — ہے ہے مجھے کیا حال یہ قسمت نے دکھایا

دل رنج سے سینہ میں ٹھہرتا نہیں لوگو
اس بچی کا کرتا تو اترتا نہیں لوگو

آخر کو یونہی غسل دیا رنج و محن میں — کرتا بھی شہادت کو گیا ساتھ کفن میں
رو کر کہا عابدؑ نے کہ طاقت نہیں تن میں — یا شاہِ ہدا خاک پہ کیوں سوتے ہیں بن میں

ناچار میں ہوں داغِ حزینہ نہ اٹھے گا
بیمار سے تابوت سکینہ نہ اٹھے گا

یہ کہہ کے جہاں میں کوئی ساتھی جو نہ پایا — تب کانپتے ہاتھوں سے جنازے کو اٹھایا
سر پیٹ کے مادر نے یہ رو رو کے سنایا — ہے ہے مری بچی تجھے زنداں نہ خوش آیا

گو قید مصیبت سے رہائی ہوئی بی بی
پر دیس میں مجھ سے تو جدائی ہوئی بی بی

یاد آتا ہے بی بی کے غم و رنج کا سہنا — کانوں سے کبھی خون کبھی اشکوں کا بہنا
شہ سے میرے سر کھلنے کا احوال نہ کہنا — بی بی مرے اصغر کی خبر بھیجتے رہنا

اماں کی جدائی کا نہ غم کھائیو بی بی
جی کھیل کے بانکائے سے بہلائیو بی بی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۴۴

شہادت حضرت سکینہؑ

جب داغِ بیکسی نہ سکینہؑ اٹھا سکی
اور دردِ دل نہ خوف کے مارے سنا سکی
کھائے طمانچے شمر کے جب تک کہ کھا سکی
سن کم تھا کہہ بہت تھے نہ برداشت لا سکی
روئی تو ظالموں نے جفا بے شمار کی
آخر یہ جبر دیکھ کے موت اختیار کی

گر آہ کی تو شمر پکارا خموش ہو
اور چپ ہوئی تو بے پدری نے کہا کہ رو
گہہ شدتِ عطش سے پکاری کہ پانی دو
گہہ یاد کر کے رہ گئی بابا کی پیاس کو
سوئی جو آنسو پوچھ کے چشم پر آب سے
ہے ہے حسینؑ کہہ کے پھر اٹھ بیٹھی خواب سے

دل میں سما گیا تھا جو شمر لعیں کا ڈر
سوتے میں کانپ کانپ کے کہتی تھی رات بھر
فریاد چیختا ہے گہہ شمر بد گہر
آتا ہے ابن سعد چھپوں جا کے میں کدھر
زینبؑ بچی سنبھالو کلیجہ دھڑکتا ہے
سجادؑ بھائی دیکھو یہ خولی گھر کتا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

چپ تھی تو چپ تھی بولی جو تھی ڈری ہوئی — واں شمر آیا تن میں ادھر تھرتھری ہوئی
تھی آہ آہ بات میں لب پر دھری ہوئی — گردن کی ریسماں لہو سے بھری ہوئی

دم رکنے لگتا تھا تو رسن کھول دیتے تھے
باہر جو شمر بولتا تو باندھ لیتے تھے

حرفِ درشت ظالموں نے بارہا کہا — بیکس نے سن لیا نہ کسی کو برا کہا
اللہ رے صبر یہ بھی نہ پوچھا کہ کیا کہا — دیکھا فلک کو یاس سے اور یا خدا کہا

کیا کیا نہ خلق کلمے حقارت کے کہہ گئی
یہ بیکسی سے دیکھ کے منہ سب کا رہ گئی

جب پیاس لگتی رو کے چچا کو پکارتی — دکھتے جو کان شاہِ ہدا کو پکارتی
آتا نہ جب کوئی تو خدا کو پکارتی — جینے سے تنگ ہو کے قضا کو پکارتی

کہتی تھی نے چچا نہ امام امم رہے
رلوانے کو عدو رہے رونے کو ہم رہے

حالِ شبِ وفات سکینہؑ ہے یادگار — گویا کہ اپنی مرگ تھی بیکس پہ آشکار
ملتی تھی شام سے وہ گلے سب کے بار بار — ماں کی بلائیں لیتی تھی وہ ماں کی غمگسار

تسلیم کو پھپھی کی کبھی سر جھکاتی تھی
تھی بے خطا پہ سب سے خطا بخشواتی تھی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کبرا سے چپکے چپکے کبھی کرتی تھی بیاں — کل اک جگہ میں جاؤں گی اس گھر سے میہماں
رو کر وہ پوچھتی تھی کہو تو کہاں کہاں — دروازے میں تو قفل ہے گردن میں ریسماں
یہ کہتی تھی کہ قفل لگا ہے تو کیا ہوا
زنداں ہے بند روضۂ رضواں کھلا ہوا

زنداں سے کہتی تھی یہ کبھی وہ اسیرِ غم — ہو جائے گا کل ایک ترا میہمان کم
میت کسی کی ننھی سی نکلے گی صبح دم — بانو سے یہ خطاب کبھی تھا بچشم نم
اک تازہ موت ہوگی نبیؐ کے گھرانے میں
اماں لٹو گی آج کی شب قید خانے میں

بانو پکاری لٹ تو چکی اب لٹوں گی کیا — بی بی نہ نام لٹنے کا لو تم پہ میں فدا
گویر چھنے ملا بچے گے کان شق ہوا — لٹنے سے میری بی بی کا پر دل نہیں بھرا
زینب کی پشت نوک سناں سے فگار ہے
پر میری پیاری لٹنے کی امیدوار ہے

اب کیا لٹوں گی مال نہیں زر نہیں رہا — اکبرؑ نہیں رہا علی اصغرؑ نہیں رہا
رہنے کو قید خانہ ملا گھر نہیں رہا — ہاتھوں میں رسماں بندھی زیور نہیں رہا
دولت ہے کون سی جسے زندہ میں کھوؤں گی
رونا تھا جس کا رو چکی اب کس کو روؤں گی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کبر لے ہے اور تم ہو یہ سجادؑ ناتواں
گر یہ بچیں تو نام ہے ورنہ ہوں بے نشاں
وہ بولی سب رہیں گے سلامت پہ ہم کہاں
ماں نے کہا خدا نہ کرے اے سکینہ جاں
کی عرض دیکھ لوں گی جو پہلے کو ہوئے گا
بابا کی رونے والی کو سب کنبہ روئے گا

غم ہے تمہاری قید کا اور بے ردائی کا
آگے مرے نہ طور ہو کچھ رہائی کا
نکلا گلا نہ طوق سے سجاد بھائی کا
ظالم نے سر دیا نہ شہ کربلائی کا
عرصہ کفن پہننے میں بیٹی کے کیا رہا
پر حیف سر چھپی کا مری بے ردا رہا

پھر رو کے ماں سے بولی کہ بیجا ہے یہ گماں
کنبہ اسیر دیس پرایا کفن کہاں
حاکم حدود زمانہ بغی منحرف جہاں
کیا بیکسی کا وقت ہے ہم پر کہ الاماں
جیتے جی جب خبر نہ لی مرنے پہ لے گا کون
بابا ہی کو کفن نہ دیا ہم کو دے گا کون

اب موت مری سب کے مبارک کرے خدا
مرتے ہی میرے قید سے سب کنبہ ہو رہا
جاتا ہے بخار برادر کا بے دوا
جنت کو ہم رواں ہوں مدینہ کو اقربا
غل ہو سکینہؑ لے کے بلا سب کی مر گئی
حیدر کی پوتی فاطمہ کیں آسان کر گئی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

عابدؑ سے پھر کہا جو نہ حجت کریں لعیں
جانا پسند کرنے کو تم قبر کی زمیں
پھر سوجھے پاؤں دیکھ کے بوا نہیں نہیں
ایسے مریض اٹھ کے سنبھل سکتے ہیں کہیں

تکلیف تم نہ کرنا مری روح روئے گی
بھیا جہاں کی خاک وہیں مل کے سوئے گی

یہ کہہ کے ماں کی گود میں لیٹی وہ نوحہ گر
آنکھوں میں خواب خوب اب میں آئے وہیں پدر
کپڑے لہو میں لال بدن سب لہو میں تر
لیکن نہ ہاتھ جسم مبارک پہ تھے نہ سر

شہ رگ کٹی ہوئی یہ کرامت دکھاتی تھی
پیہم صدا سکینہؑ سکینہؑ کی آتی تھی

پہچان کر سکینہ صدائے شہ زماں
تسلیم کر کے لپٹی کہا واہ بابا جاں
جب ہم طمانچے کھا چکے تب آئے تم یہاں
کہتی تھی میں اب آتے ہیں یاں شاہِ بیکساں

کھلواؤں گی گلے کو میں ہاتھوں سے باپ کے
سو ہاتھ بھی نظر نہیں آتے ہیں آپ کے

مشکل کشا کے بیٹے کہو ہاتھ کیا ہوئے
میں نے سنا تھا قتل شہ کربلا ہوئے
ہے ہے یہاں تو ہاتھ بھی دونوں جدا ہوئے
گویا دہانِ زخم شہ ہدا ہوئے

وعدہ یہ سر دیا ہے ترے بابا جان نے
لیٹی ہاتھ کاٹ کے علمدار جان نے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۴۵

شہادت جناب سکینہؑ

زنداں میں جب حسینؑ کی پیاری گذر گئی
آفت زدہ غریب دکھیاری گذر گئی
کمسن یتیم درد کی ماری گذر گئی
ماں کہتی تھی سکینہؑ ہماری گذر گئی

ماں بنیں کھو بیاں رو رو کے سب جاں کھوتے ہیں
چھوٹی سی لاش دیکھ کے سب لوگ روتے ہیں

چھوٹی سی لاش بیچ میں اطراف بی بیاں
سر پیٹتے مفاک دل میں قلق ہونٹوں پہ فغاں
چلا کے سارے روتے ہیں کر کے یہ بیاں
عباسؑ پانی لائے ہیں اٹھو سکینہؑ جاں

کیا ہو گیا کہ آنکھوں کو تم کھولتیں نہیں
پانی بھی مانگتی نہیں کچھ بولتی نہیں

میت کے پاس بیٹھی ہے مادر بجاں نزار
دیوانوں کا سا طور ہے دل کو ہے اضطرار
کہتی ہے کچھ نکلتا ہے کچھ منہ سے بار بار
گر کر زمیں پر لوٹتی ہے ہو کے بیقرار

تیور بدلتے جاتے ہیں اور غش وہ ہوتی ہے
غش سے جو چونک پڑتی ہے چلا کے روتی ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کہتی ہے بیخودی میں کہ فضہ سے جلد جا — بی بی کے بابا جان کہاں ہیں بلا کے لا
کہدے حسینؑ سے کہ سکینہؑ نے کی قضا — میت اٹھانے آؤ شہنشاہِ کربلا

پانی نہیں وہ تشنہ دہن مانگتی ہے اب
بیٹی تمہاری گور و کفن مانگتی ہے اب

بیٹی کا اب جنازہ اٹھانے کو جلد آؤ — صدقے تمہارے چھوٹا سا تابوت اک بنواؤ
سینے پہ سونے والی کو تابوت میں سلاؤ — میت کے ساتھ چلنے کو عباس کو بھی لاؤ

قاسمؑ کو جائے قبر کی بھیجو تلاش کو
اکبرؑ سے کہدو آکے وہ لیجائیں لاش کو

کہتی ہے فضہ بی بی کدھر آہ جاؤں میں — مظلوم کربلا کو کہاں سے بلاؤں میں
وہ تو شہید ہو چکے اب کس کو لاؤں میں — کیا جا کے کربلا میں یہ نوحہ سناؤں میں

کس جا ہے فاطمہؑ کا پسر کس سے بولئے
مقتل میں تن ہے نیزہ پہ سر کس سے بولئے

زینبؑ تھی فرشِ خاک زباں تھا بار بار — پیاری تو چل بسی نہ ہوئی تجھ پہ میں نثار
اب کس کی سرپرست رہوگی میں دلفگار — میری سکینہؑ سید بے کس کی یادگار

اٹھ بیٹھو آؤ گودی میں مجھ دل فگار کے
لگ جائیں سینے سے کبھی ماں پکار کے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

باقرؑ کا تھا یہ نوحہ کہ چھوٹی پھوپھی اٹھو — اس سونے گھر میں لگتا نہیں میرا جی اٹھو
اٹھو یہ کیسی نیند تمہیں لگ گئی اٹھو — بے چین ہے رقیہؑ سرہانے کھڑی اٹھو

منت سے کہہ رہی ہے خوزادی جواب دو
بھیا جواب دو میری بی بی جواب دو

بچوں نے ایسے بین کئے واں جو ہر طرف — دل کو رہا حرم کے نہ یارائے ضبط جب
اکبار غل مچا کے لگے رونے سب کے سب — دشت طلا میں کانپا سرِ سید عرب

مغموم و اشکبار تھے جن و ملک تلک
تھا شور ہائے ہائے زمین سے فلک تلک

اس غل سے چونک اٹھا جو یزیدؑ بد خصال — دریافت کا کیا جونہی حضار سے سوال
سب نے کہا تباہ ہے سید انیوں کا حال — اس دم ہوا حسینؑ کی بیٹی کا انتقال

کنبے کی پیاری جان و دلِ خاندان تھی
گنتی میں چار سال کی وہ ناتواں تھی

بولا یزیدؑ کون سی لڑکی تھی وہ بتا — دربار میں وہ آتی تھی میرے حضور کیا
اور کیسی اس کی وضع تھی کیا اس کا نام تھا — سب نے کہا کہ سب میں یہ چھوٹی تھی مہ لقا

لینے کو سر حسینؑ کا جو بڑھ کے آتی تھی
شمر لعین کو دیکھ کے جو کانپ جاتی تھی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سن کر اس شقی کے بھی آنسو ہوئے رواں — پھر شمرؑ سے یہ کہنے لگا اس طرح بیاں
زنداں میں جا کے کہدے یہ سجاد سے کہاں — خواہر کو دفن کیجئے بانالہ و فغاں

منظور جو کفن کیلئے ہو وہ لیجئے
بھاری کفن حسینؑ کی دختر کو دیجئے

سن کر یزید نحس سے یہ شمرؑ زشت خو — زنداں میں مثل شب ہوا نازل وہ تیرہ رو
زینبؑ کو جس گھڑی نظر آیا وہ کینہ جو — دل تڑپا اور آنکھوں سے جاری ہوا لہو

میت کو دیکھ بولی نہیں اب جو روتی ہو
بولو سکینہؑ جاگتی ہو یا کہ سوتی ہو

آیا ہے شمرؑ دوڑ کے لپٹ جاتی اب نہیں — جلدی سے میری گود میں کیوں آتی اب نہیں
چپکے پڑی ہو خاک پہ چلاتی اب نہیں — صورت حسینؑ کی دیکھ کے گھبراتی اب نہیں

بی بی دیار شام میں ہم آکے لٹ گئے
زنداں سے تم نہ بولے پہ تم ہم سے چھٹ گئے

maablib.org
Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۴۶

رہائیٔ اہلِ حرم از زندانِ شام

جب آیا اسیروں کے لئے حکم رہائی
زینبؑ نے خبر قید سے چھٹنے کی جو پائی
کہنے لگی حضرت نے بڑی دیر لگائی
چھٹنے کا تو وقت آیا مگر آئے نہ بھائی
بے سبطِ نبیؐ لطفِ رہائی نہیں لوگو
زنداں سے نہ نکلوں گی کہ بھائی نہیں لوگو

جس دم میرے سر پر نہ ہوا سایۂ سرور
پھر مجھ کو رہائی و اسیری ہے برابر
اکبرؑ ہیں نہ قاسمؑ ہیں نہ عباسِ دلاور
پھر میری رہائی تو ہے اب قید سے بدتر
سر پیاروں کا کٹوا کے چھٹی قید سے تو کیا
بن بھائی کے کہلا کے چھٹی قید سے تو کیا

بن بھائی کے کس منہ سے میں جاؤنگی وطن میں
گھر ہوگا یہ گا زندانِ غم سلطانِ زمن میں
ہو جائے ملاقات اگر بھائی بہن میں
تا زیست گوارا مجھے بندھنا ہے رسن میں
میں جانتی تھی قید سے چھڑوائیں گے بھائی
زنداں میں نہ آ کر تو ہمیں جائیں گے بھائی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سے صاحبو تم سب کو مبارک ہو رہائی — جاؤں گی میں یاں سے نہ آئے مرے بھائی
جب ہو چکی ماجائے سے درپیش جدائی — پھر ایک سی ہے مخلصی گر پائی نہ پائی

نکلی تھی مدینے سے بہن بھائی کے ہمراہ
اب بھائی کہاں جائے ماجائے کے ہمراہ

گر صورتِ شہ گھر میں پہنچ کر نظر آتی — ماجائے سے ملنے کو بہن آنکھوں سے جاتی
بے حشر کے زینب نہیں اب بھائی کو پاتی — مجھ کو یہ رہائی نہیں بھائی نہیں بھائی

بے بھائی کے چھٹنے میں نہیں لطف ذرا ہے
مر جاؤں گی اگر قید میں تو نام بڑا ہے

کیا باقی سکینہ کا نصیبا ہوا یاور — بابا کے لئے مر گئی زنداں میں وہ دختر
مر جائے اسی طور کہیں میرا مقدر — مر جاؤں اسی قید میں میں بیکس و مضطر

ہے نام بڑا اس میں بھی گر جان نہ نکلے
زنداں سے زینب کسی عنوان نہ نکلے

یہ بین کئے پہلے تو اس نے بدل زار — پھر بولی یہ سجادؑ سے اے عابدِ بیمار
مجھ کو نظر آتے ہیں رہائی کے کچھ آثار — ہو جائے رہائی تو کرو دیر نہ زنہار

تم جاؤ وطن ساتھ لو سب اہلِ حرم کو
اس خانۂ زنداں میں پڑے رہنے دو ہم کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سجاد نے جسدم یہ سنا اپنی پھوپھی سے
رو رو کے یہ کہنے لگے اُس بنتِ علیؑ سے
ایسا ہی تمہیں عشق تھا فرزندِ علیؑ سے
قربان ہو تم نام پہ اس بھائی کے جی سے
یاں چھوڑ کے میں جاؤں تمہیں یہ نہ کہو تم
مل جائے جو یاں رہنے سے بھائی تو رہو تم

معلوم ہے یہ تو تمہیں اے بیکس و مغموم
اب شاہ کا دیدار سوا حشر کے معلوم
کس بیکسی سے مارے گئے سیدِ مظلوم
سب فوج سمیت اپنی رہے پانی سے محروم
مجھ کو تو اسی واسطے خواہش ہے وطن کی
واں فاتحہ دلوانی ہے ہنگامِ دو تن کی

جس روز سے مارا گیا فرزند ہمیںؑ کا
کس طور سے رونے کی منادی رہی ہم پر
اللہ نکالے گا جو زندان سے باہر
پھر رونا تو شبیرؑ پہ ہوتے گا مقرر
گر لے چلے اعدا ہمیں مقتل کی طرف سے
مل لیویں گے قبر پسرِ شاہ نجف سے

جب مقتلِ شبیرؑ کا زینبؑ نے سنا نام
سجادؑ سے کہنے لگی وہ بیکس و ناکام
چلتی ہوں اسی شرط سے اے میرے گل اندام
مقتل سے چلو تا کہ کچھ ہوئے مجھے آرام
آنکھوں کو تمنا ہے میری خاکِ شفا کی
حاصل میں زیارت کروں قبر شہدا کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

عابدؑ سے یہ باتیں ابھی کرتی تھیں وہ دلگیر
جو اہلِ جفا آکے یہ کرنے لگے تقریر
مجلس میں بلاتا ہے تمہیں حاکمِ بے پیر
اب چھٹتے ہو تم قید سے اے صاحبِ توقیر

زندانِ مصیبت میں نہ ہاتھوں کو ملو تم
رخصت وہ کرے سامنے حاکم کے چلو تم

کہنے لگی ملعونوں سے یوں زینبِ مضطر
کہہ حاکمِ بیدین سے میری سمت سے جاکر
حضار کو دربار کے اے کافرِ اکفر
اِک بار تو دکھلا چکا ہم سب کے کھلے سر

کر پاسِ نبیؐ نام کا زہرا کے ادب کر
مجلس میں دوبارہ ہمیں ظالم نہ طلب کر

پیغام جو زینبؑ کا سنا بولا وہ مغرور
تم قیدیوں کا چھوڑنا ہے اب مجھے منظور
کچھ بغض رکھوں تم سے یہ میرا نہیں دستور
آئیں نہ حرم آئے فقط عابدِ رنجور

جو چیز کہ درکار ہو وہ آن کے لے جائے
اور لوٹ کا اسباب بھی پہچان کے لے جائے

جس وقت سنا یہ سخنِ حاکمِ غدار
کہنے لگی تم جاؤ نہ اے عابدِ بیمار
اسباب سے درگزری مجھے کچھ نہیں درکار
بیٹا تمہیں جانے میں نہیں دینے کی زنہار

دشمن ہے زلیس نام کا زہرا کے ستمگر
واں اپنا نہ ڈالے تجھے بلوا کے ستمگر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

عابدؑ نے کہا ایسی کہاں ہے میری قسمت — آجائے اجل تو ابھی ہو جائے فراغت
پوشیدہ نہیں غیب کی کچھ ہم سے حقیقت — فی الحال اجل میری نہیں ہے کسی صورت
منہ سے ابھی صغرا کے خجل ہونا ہے مجھ کو
چالیس برس شہ کے لئے رونا ہے مجھ کو

رخصت کو نہ جاؤں گا اگر میں جگر افگار — ایسا نہ ہو رنجیدہ ہو وہ حاکم غدار
اسباب جہاں کی مجھے خواہش نہیں زنہار — ہیں اپنے بزرگوں کے تبرک مجھے درکار
حاکم سے نہ کچھ مال نہ زر لینا ہے مجھ کو
ہاں اس سے فقط باپ کا سر لینا ہے مجھ کو

دربار کا عابدؑ نے کیا جب کہ ارادہ — زینبؑ نے کہا جاؤ خدا کو تمہیں سونپا
سر باپ کا زنہار نہ چھوڑا آئیو بیٹا — اور سند بھی حاکم سے نہ تم ہو جیوا صلا
تم واری ہو کس صابر و معصوم کے فرزند
مظلومی ہی کرنا کہ ہو مظلوم کے فرزند

لینے میں تبرک کے بہت کیجیو تم کد — زنہار کی رد لیجیو عمامۂ احمدؐ
اور چھوڑیو لوموت احمدِ مختار کی سند — لے آئیو پیرہن پُر نورِ محمدؐ
شمشیر علیؑ لیجیو حمزہؓ کی سپر بھی
اصغرؑ کا شلوکا بھی سکینہؑ کے گجر بھی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۴۷

رہائیٔ اہلِ حرم از زندانِ شام

عابدؑ کو جب یزید سے بابا کا سر ملا
سر کیا ملا کہ مرہمِ زخمِ جگر ملا
مدت کے بعد باپ کے سر سے پسر ملا
ماہِ صفر میں شام سے حکمِ سفر ملا

دیکھا جو اہلبیتؑ نے فرقِ جناب کو
تاروں نے آ کے گھیر لیا ماہتاب کو

بہنوں نے باری باری لیا گود میں وہ سر
زینبؑ نے ہونٹ رکھ دیئے بھائی کے ہونٹ پر
دیا بہا کے اشک کے بولی وہ نوحہ گر
بھیا پھری ہے آپ کی ہمشیر دربدر

جس روز سے جدا ہوئی میں دم سے آپ کے
نیزوں سے پشت زخمی ہے دل غم سے آپ کے

بھیا ہماری تم کو خبر ہے یا نہیں
بھیا ہمارے سر سے ردائیں اتار لیں
بھیا تمہاری بہنیں یہاں رسّی میں بندھیں
بھیا تمہاری بیٹی کے ہیں سیلیاں لگیں

خنداں ہمارے حال پہ اس دم شریر ہیں
بھیا ہم ایک رسّی میں بارہ اسیر ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

دسواں بھی بیسواں بھی ہوا قید ہی میں ہائے — بھیا تمہارا فاتحہ بھی ہم نہ کرنے پائے
کتنا کہا کہ یہاں کوئی بھائی کے سر کو لائے — پر کیا شقاوت اُنکی یہ خواہر تمہیں سنائے

جب فاتحہ کا آپ کے ہم نام لیتے ہیں
پانی بھی اس دن ہم کو یہ ناری نہ دیتے ہیں

رو دی یہ بین کر کے جو بہنِ مرتضیٰؑ — لکھا ہے تھر تھرا گیا فرقِ شہ ہدیٰ
پیدا ہوئی گلوئے بریدہ سے یہ صدا — زینبؑ خموش باش کہ اب عرش ہل گیا

اب یہ بتاؤ شاہِ ولایت کے واسطے
کچھ بد دعا تو کی نہیں اُمت کے واسطے

زینبؑ سے کہہ رہا تھا یہ فرقِ شہ ہدیٰ — ناگاہ آئے حضرتِ سجادؑ بے دوا
زینبؑ سے ہاتھ باندھ کے بولے کہ میں فدا — اماں کہاں ہیں اے پھوپھی دیں ہم کو وہ دوا

سب میں یہاں پر آہ میری جان ہوتی ہے
بانو کے رونے کی نہیں آواز آتی ہے

گھبرا گئی یہ سنتے ہی زینبؑ بصد فغاں — ڈھونڈھا ہر ایک سمت کو با چشمِ خونفشاں
دیکھا سکینہؑ بالی کا نکلا تھا دم جہاں — وہاں غش میں تھی پڑی ہوئی بانوئے ناتواں

سینہ ہے چاک چاک تو دل دردمند ہے
ہے ہے سکینہؑ جاں کا نوحہ زبان ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بھاو[illegible] پڑا کے گر پڑی زینبؑ بچشمِ تر — چھاتی سے سر لگائے پکاری وہ نوحہ گر
رونا تو ہے نصیبوں میں اے بھائی عمر بھر — سر آیا ہے حسینؑ کا کچھ ہے تمہیں خبر
اٹھو کہ چھوٹا تیسرے کنبہ امامؑ کا
ماتم کرو حسینؑ علیہ السلام کا

غش سے ہوا افاقہ جو بانو کو ایک بار — زینبؑ سے بولے عابدِ مضطر بہ چشمِ زار
منظور ہے رہائی کسے اے فلک وقار — یکساں ہے بے حسینؑ مجھے پھول ہو کہ خار
حسرت بھری سکینہؑ سی بچی گزر گئی
ارمان سنہ رہائی کا جس کو وہ مر گئی

زندہ جو ہوتی آج جہاں میں وہ نوگرا — کس کس مزے سے گود میں لیتی پدر کا سر
اب بے چلے کوئی مجھے بچی کی قبر پر — ماں بہنیں چھوٹی قد سے کرے کوئی خبر
کہہ دو ہوا اور دو شہ مشرقین کا
پھیلا کے ہاتھ گود میں لو سر حسینؑ کا

بانو ہوئی خموش پھر عابد نے یہ کہا — چلتے ہیں ہم وہیں مع فرقِ شہ ہدا
ہو لیں وداع قبرِ سکینہؑ سے بھی ذرا — دل کھول کر پھر آج کریں نالہ و بکا
ماتم کرو سکینہؑ کا قبرِ سکینہؑ پر
سر رکھ کے شامِ غم کی رہائی کے زیر پر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

آخر چلے مزارِ سکینہؑ پر نوحہ گر
آئے سرِ پدر لئے سجادِ بے پدر

ناگاہ ہوا قریبِ لحد جس گھڑی گزر
تڑپا پسر کی گود میں سبطِ نبی کا سر

وہ آہ کی کہ سینۂ سجادؑ پھٹ گیا
تعویذِ قبر سے سرِ سرورؑ لپٹ گیا

اہلِ حرم نے حلقہ کیا پھر بشورِ و شین
ہے ہے حسینؑ کہہ کے کیا ماتمِ حسینؑ

غل تھا کہ ہائے فاطمہ زہراؑ کے نورِ عین
میت کو بھی مزار کے اندر پڑا نہ چین

الفت کی انتہا ہے بہ معنی ہیں پیار کے
دیکھا سبھوں نے مل گئے تختے مزار کے

عابدؑ نے جب سرِ شہِ بیکس اٹھا لیا
بانوؑ کی سمت دیکھ کے بولے بصد بکا

جنگل میں لاشِ شاہِ کلیمؑ بے کفن پڑا
اب ہے وداعِ قبرِ سکینہؑ سے قافلہ

رخصت ہوا ہے سر شہِ والا کو کون ملے
اب تو بھلا حسینؑ کو گورِ و کفن ملے

رخصت ہوئے لحد سے غرض رو کے سب حرم
بانوؑ پکاری کرتے ہیں اقرار تم سے ہم

بھولیں گے فاتحہ نہ ترا جب تلک ہیں ہم
ناگہ صدا مزار سے آئی بچشمِ نم

وہ بیس میرے شریکِ عزا پیاس کے شریک
دلوانا فاتحہ مرا عباسؑ کے شریک

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

زینبؑ نے تب یہ عابدِ بیمار سے کہا — گودی میں میری دو سرِ پاکِ شہِ ہدا
دو رو کے سر دیا انہیں عابدؑ نے باپ کا — زینبؑ نے منہ پر بھائی کے منہ اپنا رکھ دیا

بی بی ہر ایک برہنہ سر و نعرہ زن چلی
سر بھائی کا لئے ہوئے دکھیا بہن چلی

ساکت ہوئے لگائے غرض اہلبیت شاہ — اور زائروں کی طرح سے لی کربلا کی راہ
طے کر کے منزلوں کو جو وہ خاصۂ الٰہ — پہنچے وہ جا کے کربِ بلا میں بہ اشکِ آہ

سوئے زمین سر حرمِ پاک جھک گئے

اور اُشترانِ اہلِ حرم سامنے رک گئے

عابدؑ پکارے کیوں بہن آئی بلا نصیب — یہ کربلا ہے باپ کا مدفن ہے عنقریب
بے سر بہن حبیبِ الٰہی کا ہے حبیب — بولی یہ ہائے کاٹ کے تب زینبؑ غریب

مقتل دکھائی دیتا ہے زہرا کی جائی کو
بھائی نہ آئے ہائے میسر پذیرائی کو

واری گئی میں اونٹ ہمارے ذرا بڑھاؤ — بھیا کا سر کہاں ہے منگا کر مجھے دکھاؤ
آیا جو سر تو بیبیوں سے بولی لوگو آؤ — سر کھولو اور ہائے حسینا کا غل مچاؤ

مقتل کی سمت زینبؑ دلگیر جاتی ہے
بھائی کے دفن کرنے کو ہمشیر جاتی ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۴۸

رہائی اہلحرم از زندانِ شام

دربار میں آمد ہے اسیرانِ بلا کی — زنداں سے طلب ہے حرمِ شاہِ ہدا کی
حالت ہے بُری عترتِ محبوبِ خدا کی — نے طاقتِ رفتار نہ مقدور بکا کی

پاؤں سے کھڑے رہنے کی طاقت نہیں تن میں
دہشت سے ستمگاروں کی لرزہ ہے بدن میں

تھا شور کہ اے قیدیو دربار میں جاؤ — کیا بیٹھے ہو زنداں میں قدم جلد اٹھاؤ
خالق نے کیا رحم اب آنسو نہ بہاؤ — حلقے رسنِ ظلم کے ڈھیلے کریں آؤ

حاکم کو دعا دو کہ تمہیں شاد کرے گا
اب قتل نہیں کرنے کا آزاد کرے گا

سن کر یہ سخن کہنے لگی زینبِ ناچار — اک بار تو آئے ہیں مجلس میں گنہگار
کیا کام ہے اب کیوں ہے بلایا سرِ دربار — نے سر پہ ردائیں ہیں نہ ہے طاقتِ رفتار

لے جاؤ نہ بلوے میں اسیرانِ ستم کو
گھل گھل کے یہی قید میں رہنے دو ہمیں کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

میں سوگ میں ہوں کیسی خوشی کیسی رہائی — کس سے میں ملوں چھوٹ کے کیا جیتے ہیں بھائی
ماں جائے نے گردن پہ شمشیر چلائی — بھائی سے تو اب تا بہ قیامت ہے جدائی

چرچہ ہو کہ دنیا سے سفر کر گئی زینبؑ
برسی نہ ہوئی بھائی کی اور مر گئی زینبؑ

بتلاؤ خوشی چھوٹنے کی قید سے اب کیا — بیٹے نہیں پھر جن سے ہو ملنے کی تمنا
قاسمؑ ہے کہ آکر مجھے دکھلائیں گے صہرا — اکبرؑ ہے جنہیں دیکھ کر ٹھنڈا ہو کلیجہ

لاشے بھی ابھی تک نہیں پیاروں کے گڑے ہیں
آباد تھا گھر جن سے وہ جنگل میں پڑے ہیں

فرمانے لگے رو رو کے تب عابدِ بیمار — اس وقت پھوپی جان مناسب نہیں تکرار
کیا بس ہے اسی طرح چلو پھر سرِ دربار — دیکھیں تو کہ اب کہتا ہے کیا حاکمِ غدّار

کب سے نہیں کی سبطِ پیمبرؐ کی زیارت
شاید ہو میسّر سرِ سرور کی زیارت

رو کر کہا زینبؑ نے جو مرضی تری پیارے — مختار ہو تم اب تو میں ہوں ساتھ تمہارے
سن کر یہ سخن قید سے قیدی اٹھے سارے — پر ان کے قدم کانپتے تھے ضعف کے مارے

نورانی بدن گردِ غریبی سے اٹے تھے
بکھرے ہوئے تھے بال گریبان پھٹے تھے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اس حال سے پہنچے جو وہ بیکس سرِ دربار — تعظیم کو مسند سے اُٹھا حاکمِ غدار
کاٹی گئیں جب بیڑیاں اور طوق گرانبار — گردن کو جھکا رونے لگے عابدِ بیمار

صدمے سے جو اشک شہ خوشخو نکل آئے
اس وقت تو حاکم کے بھی آنسو نکل آئے

اس وقت یہ عابد سے لگا کہنے وہ جلاد — محجوب نہایت ہوں میں اے سیدِ سجاد
تھا دشمن شہ ابنِ زیاد دستِ ایجاد — میں خانہ زہرا کو نہ کرتا کبھی برباد

شرمندہ ہوں میں قتلِ حسینؑ ابنِ علیؑ سے
شکوہ نہ مرا کیجو رسولِ عربی سے

یہ کہہ کے سب اسباب شہیدوں کا منگایا — تب شمر لباسِ شہ دیں کشتی میں لایا!
سجادؑ کا دل سینہ میں اس وقت بھر آیا — سر پیٹ کے یہ زینبِ بیکس نے سنایا

اس وقت مری چھاتی پھٹی جاتی ہے لوگو
بھائی کے مرے خون کی بو آتی ہے لوگو

القصہ دیا لوٹ کا اسباب ستمگر — عابدؑ سے کہا اب تو عمامہ رکھو سر پہ
اور حضرتِ زینبؑ سے کہو اوڑھ لیں چادر — عابدؑ نے کہا باندھوں عمامہ ابھی کیونکر

ہے چاک گریبانِ علیؑ بیٹے کے غم میں
سر ننگے عمامہ ہیں نواسے کے الم میں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ملبوس درکار ہے تے اب زر و زیور — بہر حسنؑ و حیدرؑ و زہرا و پیمبرؐ
منگوا دے مجھے میرے پدر کا سر انور — تا دفن کروں قبر میں لاشے سے ملا کر

بابا سا بھی میرے کوئی مظلوم نہیں ہے
جس کا سر پر نور کہیں لاش کہیں ہے

سن کر یہ سخن کہنے لگا حاکم بے پیر — سب کچھ دیا پر ایک نہ دوں گا سر شبیرؑ
جو شیر کہ پی پی کے پلا فاطمہؑ کا شیر — طاقت کسی کی کہ کوئی اسے کر تا تہہ شمشیر

کچھ اور نہیں بعد ظفر ہاتھ لگا ہے
زر میں نے لٹایا ہے تو سر ہاتھ لگا ہے

سجادؑ نے فرمایا کہ اے حاکم مکار — وہ عذر ابھی تھا یہ ابھی کرتا ہے گفتار
خود تو نے کیا قتل کا شبیرؑ کے اقرار — خون شہدا ہے تری گردن پہ ستمکار

اس دن کہے محجوب یہ بیداد کرے گی
جب فاطمہؑ اللہ سے فریاد کرے گی

دیتا نہیں گر مجھ کو سر سبط پیمبرؐ — ان بارہ اسیروں کے بھی صدقے سے قلم کر
یوں جاؤں گا گھر کو تو یہ فرمائیں گے حیدرؑ — سر باپ کا بھی لے نہ سکا عابد بے پر

ہمراہ لیا رانڈوں کو اور رو کے پھر آیا
غربت میں مرے لال کا گھر سونے پھر آیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ناگاہ صدا سبطِ پیمبرؐ کی یہ آئی — سجادؑ خدا کے لئے کر تا نہ لڑائی
گر ہو گئی تیرے بھی سر و تن میں جدائی — پھر ہوئے گی دوزخ سے نہ امت کی رہائی

مظلوم ہو مغموم ہو اور خستہ جگر ہو
لازم ہے تمہیں صبر کہ صابر کے پسر ہو

گر سر نہیں دیتا تو نہ دے کچھ نہیں پروا — بے سر ہی ہمیں قبر میں تم گاڑ دو بیٹا
دنیا میں رہے گا مری مظلومی کا چرچا — اب دے بھی اگر سر تو نہ لو صدقے ہو بابا

مقبول تو ہو یہ ہوا درگاہِ خدا میں
پھر لیتے نہیں دیتے ہیں جو راہِ خدا میں

حاکم نے بگڑ کر کہا جلاد لو لاؤ — سجادؑ حزیں کو تہہ شمشیر بٹھاؤ
زینبؑ نے کہا یا اسد اللہ اب آؤ — بابا مرے بیمار بھتیجے کو بچاؤ

کیا ہے کہ عیاں زورِ ولایت نہیں کرتے
صدقہ گئی پوتے کی حمایت نہیں کرتے

تلوار کو کھینچے ہوئے آیا جو ستمگار — سجادؑ سے لپٹے حرمِ احمدِ مختار
آواز یداللہ یہ پیدا ہوئی ایکبار — کیوں تخت الٹ دوں ترا اے ظالم غدار

سب لوٹ لیا باغ رسولِ عربی کا
باقی ہے چراغ ایک یہی بنِ علیؑ کا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۶۹

رہائی اہلِ حرم از زندانِ شام

آلِ نبیؐ دمن سے ہوئے جس گھڑی رہا — حداد آیا جانبِ بیمار کربلا
صدمے کانپنے لگے مولا کے دست و پا — گردن کے طوق پاؤں سے کٹیں بیڑیاں جدا
غربت پسر کی دیکھ کے مادر نے رو دیا
گردن جھکا کے عابدِ مضطر نے رو دیا

مڑ کر شقی نے پھر یہ ادب سے کیا کلام — میں نے کہا کیا تمہیں اب اے فلک مقام
مضطر ہیں قیدیے حرمِ شاہ تشنہ کام — لیجائیں آپ سب کو مدینہ میں یا امامؑ
شیر خداؑ بھی خواب میں تشریف لائے تھے
شب کو رسولؐ ان کی سفارش کو آئے تھے

سچ ہے کہ کچھ حسینؑ کی مطلق نہ تھی خطا — بے جرم قتل ہو گئے سلطانِ کربلا
حاضر ہے تخت و تاج بھی اور مال و زر جدا — جو چاہے آپ لیجئے حضرت کا خونبہا
نادم ہوں منفعل ہوں بہت شرمسار ہوں
بخشو مری خطا کہ میں تقصیر وار ہوں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تھرا گئے یہ سنتے ہی عابدؑ کے دست و پا — بولے زباں کو بند کرا و بانی جفا
دیتا ہے مجکو دلبرِ زہراؑ کا خوں بہا — سمجھا ہے سہل قتل دل و جانِ مصطفیٰ
جانکاہ واقعہ ہے شہ مشرقین کا
انصاف ہوگا حشر میں خونِ حسین کا

نے تخت سے غرض ہمیں نے مال و زر سے کام — ہاں اک تبرکات کا خواہاں ہوں لاکلام
اسباب لے گئے ہیں جو غارت میں اہل شام — ہیں سب وہ یادگارِ رسولؐ فلک مقام
منگوا دے وہ کہ بس ہمیں خواہش اسی کی ہے
ضائع نہ ہو کہیں وہ امانت نبیؐ کی ہے

پُرخوں ہے اس میں ایک علمِ شاہ نامدار — جس میں بندھی ہے مشکِ سکینہؑ جگر فگار
شل کی قبا ہے حیدرِ صفدر کی ذوالفقار — کہنہ ہے ایک چادرِ زہراؑ ئے ذیوقار
جانیں لبوں پہ عترتِ شاہ امم کی ہیں
چھینی جو شمر نے وہ ردائیں حرم کی ہیں

سنتے ہی یہ لعین نے دیا حکم ناگہاں — آیا تبرکات شہنشاہ انس و جاں
رکھیں جو لا کے سامنے عابدؑ کے کشتیاں — دوڑے حرم حسین کے کرتے ہوئے فغاں
ہونے لگی بلند صدا شور و شین کی
بو آگئی لباس سے خونِ حسین کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ساکت ہوئے بکاسے جو حضرت کے سوگوار — کہنے لگے یزید سے سجادؑ دل فگار
منگوا دے اب ہمیں سرِ سلطان نامدار — تاکہ کربلا میں دفن کرے یہ نحیف وزار

ایسے ستم کسی پہ جہاں میں پڑے نہیں
تربت میں آج تک مرے بابا گڑے نہیں

سجاد نے یزید سے رو کر کہا یہ جب — اس نے سرِ حسینؑ کو فوراً کیا طلب
آیا نظر جو بیں سرِ شبیرؑ بے غضب — دوڑے سروں کو کھولے ہوئے اہلبیت سب

غمگین دلوں پر اور اذیت سوا ہوئی
پیٹیں یہ بیبیاں کہ قیامت بپا ہوئی

بولے بہا کے اشک یہ بیمارِ کربلا — بابا تمہاری حسرت و غربت کے میں فدا
جب سے چھٹا ہوں آپ سے اے ابنِ مرتضیٰؑ — خالق گواہ ہے کہ مرے دم میں دم نہ تھا

زنداں میں بھی نہ چین سے اک آن سوتے تھے
غربت پہ آپکی سحر و شام روتے تھے

آنسو بہا کے تب سرِ سرور نے یہ کہا — بیٹا مقام صبر ہے لازم نہیں بکا
چہلم کے دن بھی کٹ گئے احسان کبریا — مل جائیگا کفن بھی نہ رو تو پدر فدا

مہلت ملی ہے قید سے ہر سوگوار کو
اب قبر بھی ملے گی غریب الدیار کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

جس دم سنا یہ ذکر تو محشر بپا ہوا — سجادؑ سے یہ بانوئے بیکس نے تب کہا
واری تڑپ رہی ہے یہ ماں غم کی مبتلا — پہونچا دو مجھکو قبرِ سکینہؑ پہ میں فدا
واں اس غریب و عاجز و مضطر کو لے چلو
بیٹا بہن کی قبر پہ مادر کو لے چلو

اٹھے یہ سن کے خاک سے سجادِ ناتواں — ہمراہ سب چلے حرمِ سرورِ زماں
آیا نظر جو مقبرہ شام ناگہاں — امڈا یہ دل کہ آنکھوں سے آنسو ہوئے رواں
کو نار دا کا آنکھوں پہ بانو لئے ہوئے
سب اہلِ بیتؑ گرد تھے حلقہ کئے ہوئے

پہونچے قریب لحد کے جو قیدی بحالِ زار — دیکھا بنا ہے خاک پہ ایک چھوٹا سا مزار
بولے بہا کے اشک یہ سجاد نامدار — اماں یہی ہے قبرِ سکینہؑ جگر فگار
مٹی کا ڈھیر آہ و بکا کر کے دیکھ لو
تربت کو اپنی بیٹی کی جی بھر کے دیکھ لو

یہ سن کے پیٹنے لگے ناموسِ مصطفا — مرقد کے گرد ہائے سکینہؑ کا غل ہوا
لیکر بلائیں قبر کی بانوؑ نے یہ کہا — واری اٹھو کہ آئی ہے ماں غم کی مبتلا
چوتھا ابھی برس تھا کہ موت آگئی تمہیں
قربان جاؤں یاں کی ہوا بھا گئی تمہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بی بی وطن چلے ہیں اسیرانِ تشنہ کام — لیکن تمہاری یاد میں روتے ہیں صبح و شام
سوتی ہو تم تو قبر میں اے عاشقِ امامؑ — کس کا سناؤں فاطمہ صغرا کو میں پیام

ہر دم غمِ فراق میں فریاد کرتی ہیں
ہچکولیاں وطن میں تمہیں یاد کرتی ہیں

صدقے گئی پدر سے نہ کیجیو مرا گلا — سامان آخری نہ مصیبت میں ہو سکا
دیتی میں کیا کفن تمہیں اے مری دلربا — خود میرے اوڑھنے کو میسر نہ تھی ردا

حوریں تمہیں جو گود میں لاکر بٹھائیں گی
وادی جناں میں حلۂ جنت پہنائیں گی

ویراں مزار دیکھ کے ماں بیجو اس ہے — بعد فنا بھی حسرت و اندوہ و یاس ہے
تشویش کی جگہ ہے مقام ہراس ہے — بستی نہ گرد ہے نہ کوئی آس پاس ہے

جانبر ہوئیں نہ یادِ شہ تشنہ کام میں
ہے ہے بنی بھی قبر تو صحرائے شام میں

یہ کہہ کے غش جو ہو گئی بانوئے دو جہاں — برپا ہوا وہ شور قیامت کہ الاماں
آئی صدا یہ سر سرے ناگہاں — عابدؑ ہماری روح پہ ہے صدمہ گراں

خوشنود ہو گا ایزد غفار صبر سے
بیٹا چھڑاؤ ماں کو سکینہؑ کی قبر سے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۵۰

رہائیٔ اہلِ حرم از زندانِ شام

شور ہے شام میں آج اہلِ حرم چھٹتے ہیں
بیکس و بیوطن و خستۂ غم چھٹتے ہیں
قیدیوں پر کیا حاکم نے کرم چھٹتے ہیں
آؤ اے یارو اسیرانِ ستم چھٹتے ہیں
آتے تو دیکھ چکے جاتے بھی ان کو دیکھو
در زنداں پہ تماشے کو کھڑے ہو دیکھو

حکم ہے قیدیوں کو اذنِ رہائی کا دو
اور جو بیوؤں کا لوٹا ہے اثاثہ لادو
بیڑیاں پاؤں سے بیمار کے بھی کٹوا دو
اور انہیں راحلہ و زادِ سفر بھجوا دو
جا بجا جب یہ رہائی کی خبر جا پہنچی
در پہ زنداں کے اِک خلقِ خدا آ پہنچی

درِ مجلس کی دو طرفہ جو کھڑی خلقِ خدا
جب نگہباں اٹھے قفل کھلا زنداں کا
اور لعینوں نے یہ چلا کے اسیروں سے کہا
اٹھو کیا بیٹھے ہو اب ہم نے کیا تم کو رہا
جلد دربار میں حاضر ہوں نکل کر قیدی
حاکمِ شام کو مجرا کرو چل کر قیدی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یک بیک یہ جو صدا کان میں سب کے پہنچی
بچے گودی میں لیے خاک سے اٹھے قیدی

خوف سے چھا گئی معصوموں کے منہ پر زردی
سہم کر کہنے لگے ہم کو چھپاؤ جلدی

فوجِ قاتل کے ستم گار نظر آتے ہیں
خوف کے مارے جگر آب ہوئے جاتے ہیں

ان کے نزدیک نہ ہم کو لئے جاؤ اماں
ہم کو یہ مارنے آتے ہیں. بچاؤ اماں

ہم کو ان لوگوں کی صورت نہ دکھاؤ اماں
ہم کو تم اپنی پسِ پشت چھپاؤ اماں

سنہ پہ ہم بچوں کے ظلم انکے عیاں ہیں اب تک
نیلے گالوں پہ طمانچوں کے نشاں ہیں اب تک

ہم جو روتے تھے تو غصے سے یہ دھمکاتے تھے
کھینچ کر خوں بھرے خنجر ہمیں دکھلاتے تھے

آپ تو پیتے تھے پانی ہمیں ترساتے تھے
دھوپ میں ہم کو یہ بیرحم لئے جاتے تھے

اب یہ کیوں آئے ہیں پوچھے کوئی بے پیروں سے
ہاتھ پھر باندھیں گے کیا بچوں کے زنجیروں سے

روتے تھے اہل حرم سن کے یہ سارے حالات
اور ملتے تھے تماشائی تاسف سے ہاتھ

الغرض آلِ نبیؐ سورِ ظلم و آفات
رونق افزا ہوئے دربار میں بیبیاں سات

ساری مجلس کی بس اسوقت بھر آئیں آنکھیں
شرم سے حاکم بیدین نے جھکائی آنکھیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بولا جب حاکمِ بیدین اٹھا کر سر کو — عذر کرتا ہوں جو کچھ جرم ہوئے ہیں بخشو
تب یہ کہنے لگے ناموسِ دیں رو رو کر — عذر بدتر ہے گنہ سے ترا اب اے بدخو
جرم کیا ایسے کئے ہیں کہ جنھیں بخشائے گا
منہ پیمبرؐ کو بھی محشر میں تو دکھلائے گا

تو نے سب قتل کئے آلِ پیمبرؐ ظالم — تو نے اولادِ علی کو کیا بے سر ظالم
تو نے تاراج کیا فاطمہؑ کا گھر ظالم — تو نے معصوموں کا لوٹا ز روز زیور ظالم
دربدر شہر میں تو نے ہے پھرایا ہم کو
اپنے دربار میں سر ننگے بلایا ہم کو

سن کے یہ بیبیوں سے پھر کہنے لگا وہ ملعوں — خوں بہا شاہ کا منظور ہو تو منگوا دوں
کہا زینبؑ نے تو کیا دیوے گا اے سفلہ دوں — عرق شہ کے نہ اک بوند نہ دُرِ مکنوں
خوں بہا میں اگر آفاق کی دولت ہووے
میرے بھائی کے نہ اک قطرے کی قیمت ہووے

عرصۂ حشر میں جس وقت کہ آئیگی بتولؑ — کہہ کے فرزندوں کا غم سب کو رلائیگی بتولؑ
لبِ آبِ مذکور شہادت کا بھی لائیگی بتولؑ — عرش کے پایہ کو رو رو کے ہلائیگی بتولؑ
اس گھڑی شرم سے منہ پھیر نہ لینا ظالم
خونِ بہا حضرتِ زہراؑ کو تو دینا ظالم

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

دخترِ فاطمہ کرتی تھی یہ تقریر ابھی
کشتیاں اتنے میں اسباب کے لائے شامی

دیکھا زینبؑ نے جو ملبوسِ حسینؑ ابنِ علیؑ
پیٹ کر سر کو پکاری کہ بہن صدقے گئی

خون سے رنگیں ہے قبا چھاتی پھٹی جاتی ہے
اماں کے دودھ کی بہیا مجھے بو آتی ہے

گئی سجادؑ کی جس وقت عمامہ پہ نظر
اپنی آنکھوں سے اسے رکھ لیا بوسہ دیکر

اور یہ کہنے لگے قربان میں اس پگڑی پر
قتل کے دن اسی دستار کو باندھے تھے پدر

دن میں تلواریں لگاتے تھے جو بدذات اپر
بابا رکھتے تھے بچانے کیلئے ہاتھ اپر

کہہ کے عابدؑ نے یہ روداد وہ عمامہ پاک
رکھ لیا سر پہ گریبان کو کر ڈالا چاک

دیکھی بانوؑ نے جو ہمشکلِ نبیؐ کی پوشاک
گر پڑی کشتی پہ اور کہنے لگی یوں غمناک

میرے بیٹے کا یہ جوڑا ہے میں پہچان گئی
علی اکبرؑ ترے شملہ کے میں قربان گئی

ایک کشتی میں نظر آئی شہانی پوشاک
خون میں ڈوبی ہوئی گھوڑوے کے مونے صد چاک

اور کچھ بدھیاں پھولوں کی بھی آلودہ بخاک
اس گھڑی روئی بہت دولہا کی مادر غمناک

پیٹیں سب بی بیاں اور سینہ زنی ہونے لگی
رکھ کے منہ جوڑے پہ اک شب کی بنی رونے لگی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بین یوں فاطمہ کبریٰ نے کئے کھول کے سر — میرے لونشاہ ہیں قربان میں اس خلعت پر
بیاہ کے روز یہی پہنا تھا کیا خوش ہو کر — ہائے اس خلعتِ شادی کو لگی کس کی نظر
مرے صاحب تمہیں کچھ وقفہ اجل نے نہ دیا
بیاہ کا جوڑا بھی چوتھی کو بدلنے نہ دیا

یہاں سے سب بی بیاں جاویں گی جواب قبر وں کو — آپ کی قبر پہ یہ کپڑے سہاتے رکھ کر
اماں جان اس گھڑی کہہ کہے یہی پٹنگی سر — میرے لال اس کو پہن کر تو ہوا خون میں تر
موت نے اے مرے لونشاہ نہ چھوڑا تم کو
نامبارک ہو اسرال کا جوڑا تم کو

اماں بانو بھی کہیں گی یہی بس کر کے بکا — میری تقصیر نہیں یہ میری بیٹی کا لکھا
سب کو ہوگا یہ گماں سبز قدم ہے کبریٰ — اس گھڑی بی بیوں میں ہونگی میں شرمندہ کیا
کاش اس جوڑے پہ قربان ہو مر جاؤں میں
دونوں جانب سے نجالت ہے اماں پاؤں میں

تم جو دنیا سے اٹھے کیا رہا پردہ میرا — لٹ گئی قید ہوئی سب نے کھلے سر دیکھا
دیکھوں اب ہوتا ہے آگے مرا لکھا کیا کیا — ایسی رسوائی کے جینے سے تو مرنا اچھا
عمر بھر کون ساتھی مرے دکھ کا صاحب
کیسا گذرے گا مرکھپن کا رند پیا صاحب

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۵۱

رہائی اہلِ حرم از زندانِ شام

جب مر گئی سکینہؑ فراقِ امامؑ میں
اور بعد دفن پہنچی وہ دار السلام میں

ہنگام صبح غل یہ اٹھا شہرِ شام میں
پھر اہلِ بیت جاتے ہیں دربارِ عام میں

سیری ہوئی یزید کو ان کے ستانے
چھٹتی ہے آج آلِ نبیؐ قید خانے سے

وہ چھٹتے ہیں جو آئے تھے بلوے یہ سنتے ہی
وہ ہوتے ہیں رہا کہ پھرے تھے جو دربدر

چھٹتی ہیں رانڈیں بی بیاں اور بچے بے پدر
آؤ چلو یہ سیر نہ پھر ہو گی عمر بھر

زینبؑ کا آج اشک بہانا بھی دیکھ لو
آنا حسینؑ کا دیکھا تھا جانا بھی دیکھ لو

یہ سنتے ہی گھروں سے چلے آئے سب بشر
تھا ازدحام کوچہ بکوچہ ادھر ادھر

زنداں سے نکلے سارے اسیرانِ نوحہ گر
غمگین و بے حواس و حزین و برہنہ سر

آتی تھی سب کے پاس سے زنجیر کی صدا
اور لب پہ تھا حضرتِ شبیرؑ کی صدا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کہتے تھے قیدیوں سے یہ ہنس ہنس کے اشقیا — روتے ہو کیا یزید کے حق میں کرو دعا
مرجاتے قید ہی میں جو کرتا نہ وہ رہا — وہ کہتے تھے کہ کہدو نہ چھوڑے گا بیجا

آخر جو کچھ گذرنی تھی ہم پر گذر چکی
مرجائیں ہم بھی بالی سکینہؑ تو مر چکی

القصہ روتے پیٹتے ناموسِ شاہِ دیں — مجلس میں آئے روبرو ے حاکمِ لعیں
تعظیم کو اٹھا وہ عدوئے خدا وہیں — سجادؑ سے یہ بولا کہ اے شہؑ کے جانشیں

واللہ یا علیؑ میں بہت شرمسار ہوں
بخشو مجھے میں آپ کا تقصیروار ہوں

اس واقعہ سے مجھکو خجالت ہوئی بڑی — اب جاؤ تم وطن کو مع عترتِ نبیؐ
درکار جو ہو زادِ سفر کہدو یا علیؑ — اسباب و مال و زر تمہیں منگوادوں میں ابھی

جو احتیاج ہو وہ تقریر کیجئے
جلدی وطن کو جانے کی تدبیر کیجئے

درکار جتنے اونٹ ہوں فرماؤ یا امامؑ — آویں مع عماری و ہودج یہاں تمام
ان پر سوار ہوویں حرم سب باحترام — جائیں وطن کو اور رہیں چین سے مدام

گر ہو قبول عذر نہ مجھ روسیاہ کا
حاضر ہے خون بہا بھی سرِ کم سپاہ کا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سن سن کے گفتگوئے ستم گارِ بے حیا — سر پیٹ کر یہ عابدِ ناشاد نے کہا
مختارِ خونِ شاہ کی ہے بنتِ مرتضیٰؑ — تنہا میں لوں حسینؑ کا کس طرح خوں بہا

وہ دلبرِ بتولؑ یہ بیٹی بتولؑ کی
وہ سبطِ مصطفیٰؐ یہ نواسی رسولؐ کی

زینبؑ سے ہاتھ باندھ کے ظالم نے تب کہا — جو کچھ کہو میں دوں شہ بیکس کا خوں بہا
اسباب و مال و زر کی کمی یاں نہیں ذرا — ہمت کا تیری خلق میں شہرہ ہے جا بجا

مشکل کشا کی بیٹی ہو حاجت روا کرو
مجکو معافِ خونِ شہِ کربلا کرو

زینبؑ یہ رو کے کہنے لگی با دلِ حزیں — میں کون ہوں جو لوں عوضِ خونِ شاہِ دیں
یہ پنجتن کا خون ہے اک خون تو نہیں — سینہ کہاں وہ شہ کا کہاں زانوئے لعیں

کاٹے ہے بوسہ گاہِ رسالت پناہؐ کو
دے خوں بہا تو روحِ رسولِ الٰہؐ کو

روزِ ازل سے آج تلک یہ نہیں سنا — بھائی تو قتل ہوئے بہن لیوے خوں بہا
بھائی بھی وہ کہ جس کا ہونا نارسولؐ سا — روحِ بتولؑ و جانِ حسنؑ ابنِ مرتضیٰؑ

محشر میں اس جفا کا عوض دیکھ لیجیو
جو آج مجکو دیتا ہے زہراؑ کو دیجیو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۵۲

اہلحرم کی کربلا واپسی

دفن شہداء

جب اربعین کو آئے حرم قتل گاہ میں
تاریک آسماں و زمیں تھی نگاہ میں
پنہاں تھا شکلِ کعبہ لباس سیاہ میں
گیسو کھلے تھے سوگِ شہیدالٰہ میں
رو میں جو شاہزادیاں منہ ڈھانپ ٹھپ کے
لاش حسین رہ گئی بس کانپ کانپ کے

یوں خاک پر پڑا تھا مرقع بتول کا
اعضا جدا تھے لاشوں کے اور دست و پا جدا
بے گور و بے کفن تھے شہیدانِ کربلا
کوئی کسی کی لاش پہ جز بیکسی نہ تھا
افتادہ خاک پر تھا سلیمانِ کربلا
پر جبرئیل کا تھا نہ دامانِ کربلا

یوں پہلو حسینؑ میں تھا لاشہ صغیر
باچھوں میں دودھ لب پہ انگوٹھا گلو میں تیر
وقت قضا لا تھا جو اس کو نہ آب و شیر
کھولے ہوئے دہن تھا وہ رشکِ مہِ منیر
ننھا سا کرتا تن میں لہو سے بھرا ہوا
اک ہاتھ تھا حسینؑ کا اس پر دھرا ہوا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اکبر تھے یوں قریب شہنشاہ نیکذات — ٹکڑے بدن کلیجے میں برچھی جگر پہ ہات
اٹھارویں برس میں زمانے سے کی وفات — نیزہ کا پھل ملا ثمرِ گلشن حیات

فرزند پیاسے تھے پسرِ بوتراب کے
دو چاند پہلوؤں میں تھے اک آفتاب کے

دولھا کی لاش اکبرِ مظلوم کے قریں — سعدیں آسماں کا قراں تھا سرزمیں
کنگنا کہیں تھا سہرا کہیں جوڑا تھا کہیں — ناشاد و نامراد و پریشان و دلحزیں

سہرے کے پھول یوں تھے تنِ زخمدار پر
جس طرح کوئی پھول چڑھائے مزار پر

ناگاہ کی نگاہ حرم نے سوئے فرات — دیکھا پڑا ہے لاشۂ عباس نیکذات
سینہ پہ مشک لاش کے پہلو میں دونوں ہاتھ — ہر دم وہاں زخم سے کہتا ہے وہ یہ ہات

سینہ پہ اب تلک ہے نشانی سکینہ کی
پروا دریغ تشنہ دہانی سکینہ کی

جس دم یہ حال گنجِ شہیداں نظر پڑا — بانو نے لاشہ علی اصغرؑ اٹھا لیا
چادر سے پونچھا سوکھا ہوا دودھ کا پھونکا — مردے کے منہ کے لوے لئے اور یہ کہا

تم سے بچھڑ کے میں رہی فریاد و آہ میں
اصغر کہو ڈرے تو نہیں قتل گاہ میں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

عابد پدر کی لاش پہ ہونے لگے نثار — پوچھا عبا سے باپ کے زخموں سے سب غبار
بولے کہ کیا ہوا لاشہ اصغر سے ہمکنار — اصغر کو پیار کر چکے فرماؤ مجھ کو پیار

فرماؤ تو غلام تمہارا نہیں ہوں میں
پیارے یہ دونوں بیٹے میں پیارا نہیں ہوں میں

دیکھیں تو آپ حال ہے کیا اس مریض کا — تن میں بخار سینہ میں ہے داغِ اقربا
شانوں میں لیسماں کے ہیں نیل جا بہ جا — اور زخم تازیانوں کے ہیں پشت پر جدا

ممکن نہیں علاج دلِ بے قرار کا
اور اس پہ غم فراق شہ نامدار کا

سجاد کا یہ نوحہ تھا زینب کی وہ فغاں — اک قبر کی جگہ دو بہن کو بھی بھائی جاں
پہلو تمہارا چھوڑ کے جائے بہن کہاں — سب سے جدا ہوئے گا مدینہ کے درمیاں

زینبؑ عزیز مردہ کسے منہ دکھائیگی
سوئے وطن نہ جائے گی زینبؑ نہ جائیگی

یاں قصد دفن شاہ کا سجاد نے کیا — زخموں سے پہلے نیزہ و پیکاں کئے جدا
کھدنے لگی جو قبر شہنشاہ کربلا — اک لوح نکلی جس پہ یہ مضمون تھا کھدا

زہرا کے گیسوؤں کی پڑی یاں کی خاک ہے
ابن ابوتراب کی یہ قبر پاک ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

نزدیک قبر پہنچی جو لاشِ شہِ زماں — پائینِ قبر زینب بیکس نے کی فغاں
دو ہاتھ ناگہاں ہوئے اس قبر سے عیاں — سجاد روئے اور یہ حرم سے کیا بیاں

بابا سے پیار دیکھنا خیر الانام کے
یہ ہاتھ ہیں رسولؐ علیہ السلام کے

پھر آئی اس مزار سے عابدؑ کو یہ ندا — اے نائبِ حسین فدا تجھ پہ مصطفٰےؐ
رکھ دے ہمارے ہاتھوں پہ لاشہ حسینؑ کا — لاشِ نبی کے ہاتھ آج عابدؑ نے رکھ دیا

پھر عرض یہ نبی سے بجان ملول کی
لو نانا جان لو یہ امانت بتول کی

دیکھا جو قبر میں جسدِ شاہِ کربلا — پائینِ قبر نوحہ و ماتم بپا ہوا
ناگاہ آئی شیر کے نعرے کی پھر صدا — ڈرنے لگے جو بچے تو عابدؑ نے یہ کہا

کیوں حال اے یتیموں تمہارا تباہ ہے
واللہ یہ تو شیرِ الٰہی کی آہ ہے

حاضر تھی رد و فاطمہ جو قبر کے قریب — رو کر زبانِ حال سے بولی وہ دلحزیں
زہراؑ کے نازنیں سے خبردار اے زمیں — اعضا ہیں چاک چاک ادھر ہوں نہ ہوں کہیں

اب حشر تک ہوئی تری مہمان فاطمہؑ
اے قبر تری خاک کے قربان فاطمہؑ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فرزند مرتضیٰ سے نگہبان اے زمین — یہ روح ہے نبی کی مری جان اے زمین
یہ بھوکا پیاسا ہے ترا مہمان اے زمین — شبیر دو جہاں کا ہے سلطان اے زمین
اے قبر میری گود کے پالے سے ہوشیار
اے گور میرے گیسوؤں والے سے ہوشیار

فارغ پدر کے دفن سے سجاد جب ہوا — اکبر کا لاشہ پہلوئے شبیر میں رکھا
پانی چھڑک کے قبر پہ رو رو کے یہ کہا — تحسیں و آفریں تمہیں اے بھائی مرحبا
مقتل میں بدلے فاطمہ زہرا کے لال کے
تم نوجوان مر گئے اٹھارہ سال کے

اک تم ہو خوش نصیب کہ یہ مرتبہ ملا — اک ہم ہیں طوق پہنے پھرے آہ جا بجا
اک تم ہو حلق تیغ سے اپنا کٹا دیا — اک ہم ہیں رسیاں سے گلا سارا چھل گیا
اک آپ ہیں کہ باپ کے پہلو میں سوتے ہیں
اک ہم ہیں ننگے سر کھڑے پہلو میں روتے ہیں

اصغر کا لاشہ پائنتی بابا کے پھر رکھا — رو کر کہا کہ بھائی میرے تجھ پہ میں فدا
آیا جو تیر جانب فرزند مرتضیٰ — اپنے گلے پہ روک لیا تم نے واہ وا
اللہ رے عشق باپ کا ماں سے جدا ہوئے
بابا پہ چھ مہینے کے سن میں فدا ہوئے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۵۳

واپسی اہلحرم بہ کربلا

جب کربلا کو شام سے اہلِ حرم پھرے
ہمراہ لے کے حسرت و حرمان و غم پھرے
صدمہ اٹھا کے صدقیدِ ستم پھرے
کرتے تھے یہ بیاں کہ عجب طرح ہم پھرے
سینہ زنی تھی چار طرف شور و شین تھا
رونا تھا اور زبان پہ نام حسینؑ تھا

القصہ کر کے قطع منازل وہ کارواں
پہنچا بہ فراط بصد نالہ و فغاں
افتادہ جس مقام پہ حیدرؑ کا تھا نشاں
رو کر کیا وہاں کے زمینداروں سے بیاں
سرگرم گریہ غم سے دل سرد ہوتا ہے
شیرِ خدا کا بیٹا ترائی میں سوتا ہے

زینبؑ نے کی جو لاشۂ شبیرؑ پر نظر
دیکھا کہ دونوں ہاتھ پڑے ہیں ادھر ادھر
ہے ایک خط بدستِ شہنشاہ بحر و بر
غرّا کا نامہ نکلا وہ دیکھا جو کھول کر
آ کر کہا یہ قوم اسد نے زبان سے
صادر ہوا ہے ظلم یہ اک ساربان سے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

لاشِ امام پاک پہ روتی تھی یاں بہن — اکبرؑ کی لاش پر وہاں بانو تھی نعرہ زن
اک سمت سر کو پیٹتی تھی دشت میں دلہن — مقتل میں روتے پھرتے تھے سجادِ خستہ تن

بازو ہر ایک لاش کا رو کر ہلاتے تھے
تکفین کی طرح حال وہ اپنا سناتے تھے

لاشِ پدر کے گرد پھرے عابدِ حزیں — بولا کہ السلام علیک اے امام دیں
اے ابنِ بوتراب ترا فرش ہے زمیں — بعد آپ کے خیام میں در آئے سب لعیں
دی آگ ہائے خیمہ آلِ رسولؐ کو
سر ننگے لائے بلوے میں بنت رسولؐ کو

بعد آپ کے اسیری کا تھا مجھ کو بس کہ شوق — زنجیر میرے پاؤں پڑی اور گلے میں طوق
اصغرؑ جو تھا دھلے گیا سجادؑ پر بھی فوق — مرنے کا صغر سن میں ہوا اس کے دل کو ذوق
کاٹا گیا جو حلق نہ مجھ ناتوان کا
مشتاق تھا گلا یہ مگر ریسمان کا

اس دم یہ آئی لاشہ شبیرؑ سے صدا — اے عابدِ حزیں تجھے شاباس مرحبا
کیا احتیاج کہنے کی میں سب ہوں جانتا — لازم ہے تجھ کو صبر کہ خالق کی جو رضا
گو شام تک یہاں سے بہت طول راہ تھا
ہمراہ تیرے سایۂ لطف الٰہ تھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ سن کے مستعد وہ بہ غسل و کفن ہوا — زیرِ زمیں نہاں تنِ شبیرؑ کو کیا
اہلِ حرم سے کہنے لگا وا مصیبتا — زہرا کا چاند میں نے زمیں میں چھپا دیا

رو رو کے آلِ مصطفوی غل مچاتی تھی
مقتل سے فاطمہؑ کے بھی آواز آتی تھی

جس دم بنایا اکبر و اصغر کا واں مزار — قبروں پہ پیٹنے لگی بانو جگر فگار
نوشاہ کو بھی دفن کیا اس نے ایکبار — فرطِ الم سے فاطمہؑ کبریٰ تھی بے قرار

آنکھوں سے ماں نے اشک کے دریا بہا دیئے
سہرے کے پھول قبر پہ اس کے چڑھا دیئے

سجادؑ نے یہ ماں سے کہا سر کو پیٹ کر — ان تربتوں پہ کیجئے اب اک نظر ادھر
پانی نہیں ہے اتنا کہ کر دیجئے ان کو تر — کیا بیکسی برستی ہے پیاسوں کی قبر پر

زائر نہ جب تلک یہاں بستی بسائیں گے
اس جا پہ روز حیدرِ کرار آئیں گے

یہ جب کہا تو حال ہوا اور بھی تباہ — تھوڑا سا پانی قبروں پہ چھڑکا باشک و آہ
پھر جامِ آب و شیر اٹھائے بعزّ و جاہ — اصغرؑ کی اور شاہ کی تربت پہ کی نگاہ

پانی کے جام رکھ دیئے سرور کی قبر پر
کوزے دھرے شہ نے اصغرؑ کی قبر پر

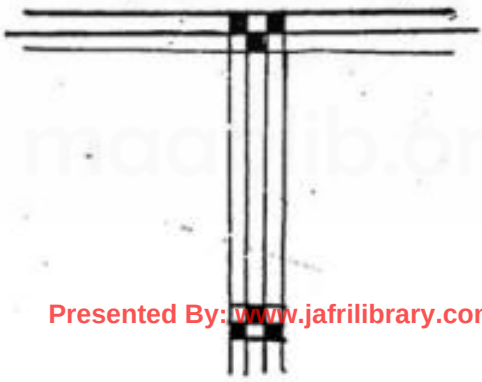
Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

پھر قبرِ شاہ دیں سے کہا با صد اضطراب — اے سرورِ زمن و زماں ابنِ بوتراب
جاتا ہوں اب مدینے کی جانب میں دل کباب — صغراؑ جو پوچھے آپ کو کیا دوں میں اب جواب
تم مر کر خوش ہوئے یہاں اور واں وہ روئیگی
یادِ وطن تو قبر میں کاہے کو ہوئے گی

پھر نہر کے کنارے گیا وہ بصد فغاں — عمو کو دفن کر کے یہ کرنے لگا بیاں
احنت تجھ کو حیدرِ کرار کے نشاں — تربت سے اب تو رعب شجاعت کا ہے عیاں
غربت عیاں ہے قبر شہ نامدار سے
ہے دبدبہ نمود تمہارے مزار سے

عباس کے پسر کو جو ہوش آیا ناگہاں — اہلِ حرم سے کرنے لگا اس طرح بیاں
احسان ہوگا اے حرم سرورِ زماں — مجھ کو مجاوری کے لئے چھوڑ جاؤ یاں
زینبؑ یہ بولی تجھ کو نہ جو ساتھ پائے گی
اُم البنینؑ پیٹ کے سر مر ہی جائے گی



Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۵۴

واپسی اہلحرم بکربلا و دفن شہدا

جب شام سے مقتل میں اسیر ستم آئے
سر پیٹتے ہاتھوں سے وہ پابند غم آئے
زنداں سے رہا ہو کے نبی کے حرم آئے
زینبؑ کا یہ نوحہ تھا پھر اس بن میں ہم آئے
ملنے کو بہن آئی ہے فرزند نبی سے
کر دو خبر آنے کی حسینؑ ابن علیؑ سے

قسمت مجھے رونے کیلئے پھر یہاں لائی
تقدیر نے ہے وہی منزل ہے دکھائی
جس بن میں لٹی فاطمہ زہرا کی کمائی
کیا وجہ جو لینے کو مجھے آئے نہ بھائی
لازم ہے کہ اس شرم سے گڑ جاؤں زمیں میں
بھائی نہیں آئیں گے تو اتروں گی نہیں میں

ناراض ہیں ہمشیر سے شاید شہ خوش خو
میں سب کی بری ہوں میری تقدیر تو دیکھو
افسوس یہ امید نہ تھی بھائی سے مجھکو
ناقہ کو مدینے کی طرف پھیر دو لوگو
ہر ذلت و خواری کی سزاوار ہے زینبؑ
ہاں سچ ہے کہ سب گھر کی خطاوار ہے زینبؑ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہے ہے مری فریاد کو سن کر بھی نہ آئے — قاسم بھی نہ آئے مرے دلبر بھی نہ آئے
مجرے کو علمدار دلاور بھی نہ آئے — بھائی جو نہ آئے تھے تو اکبر بھی نہ آئے

سب مجھ سے ہیں بیزار مرے دل کو یقیں ہے
میں سب پہ فدا ہوں میرا کوئی بھی نہیں ہے

رونے لگی عابدؑ کے قریں یا نوئے بے پیر — کہنے لگی سجاد سے صدقے ہو یہ مادر
اس وقت بپا بین ہے زینبؑ کے ہے محشر — سمجھا کھپو پی جان کو آئے نائب حیدر

ساتھ ان کے زمانے سے گزر جائیں گے ہم بھی
یہ مر گئیں اس غم میں تو مر جائیں گے ہم بھی

عابد نے یہ کی عرض کہ اے زینب ذیجاہ — کچھ دور نہیں مرقد فرزند ید اللہ
جاتا ہے زیارت کو عزاداروں کے ہمراہ — اس وقت تو محمل سے اتر آیئے واللہ

حضرت ہی کے ہمراہ ہیں سب اہل حرم بھی
جائیں گی نہ گر آپ تو جائیں گے نہ ہم بھی

تم توشہ والا کی عزادار ہو زینبؑ — اس قافلہ کی قافلہ سالار ہو زینبؑ
آفت میں مصیبت میں گرفتار ہو زینبؑ — ہاں جوشِ غمِ شاہ سے لاچار ہو زینبؑ

اس وقت شکایت نہ کرو سبطِ نبی کی
ہمراہ تو ہے روح حسینؑ ابنِ علیؑ کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سن کر یہ بھتیجے کا سخن زینبِ ناچار — محمل سے اتر کر ہوئیں چلنے پہ تیار
ہمراہ ہوئے سب شہ والا کے عزادار — آنکھوں میں رواں اشک تھے لب پہ تھی یہ گفتار

تدبیرِ شہادا داغ جگر لائی ہے بھائی
حضرت کی زیارت کو بہن آئی ہے بھائی

زینبؑ کے تھے یہ بین کہ مانجائے برادر — بلوے میں پھریں بیٹیاں زہرا کی کھلے سر
رونے پہ عزادار کے ہنستے تھے ستمگر — بعد آپ کے بھیا نہ رہے چین سے دم بھر

جب کس دیئے خون بہ گیا شانوں سے بہن کے
جائیں گے نہ بازو سے کبھی داغ رسن کے

فارغ جو ہوئے شہ کی زیارت سے عزادار — سامان ہوا کوچ کا محمل ہوئے تیار
پھر چاک ہوا سینہ میں زینبؑ کا دلِ زار — آنسو تھے رواں آنکھوں سے لب پر تھی یہ گفتار

یہ خستہ جگر سوئے وطن جاتی ہے بھائی
محمل میں بٹھا دو کہ بہن جاتی ہے بھائی

نوحہ تھا یہ لب پر مرے مانجائے برادر — تقدیر نے کیا سانحے دکھلائے برادر
دنیا سے گئے تشنہ دہن ہائے برادر — روئیں گے ہمیشہ تجھے دکھیائے برادر

ماتم یونہی حیدر کے گھرانے میں رہے گا
تا حشر عزادار زمانے میں رہے گا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۵۵

واپسی اہلِ حرم بہ کربلا

بلا اٹھا کہ حرم کربلا میں آتے تھے
مریضِ شام کے دارالشفا میں آتے ہیں

عجب شکوہ سے دشتِ بلا میں آتے ہیں
غمِ حسینؑ میں یادِ خدا میں آتے ہیں

جگر کے ٹکڑے بھرے دامنوں میں آتے ہیں
یہ قبرِ شہ پہ چڑھانے کو پھول لاتے ہیں

بحار میں ہے رقم یہ روایت جانکاہ
جب آئے اہلِ حرم جانبِ شہادت گاہ

نہ گل نہ شمع علی بیکسوں کی قبر پہ آہ
مجاوری کو فقط جابر ابن عبداللہ

قریشی آئے ہیں اور ہاشمی بھی حاضر ہیں
مسافروں کے مجاور بھی سب مسافر ہیں

دو شامیانے ہیں بالائے قبرِ سبطِ رسولؐ
وہ اک نورِ رحمتِ حق ایک دو وآہ ۔ متولیؑ

فلک سے حور و ملک کا ہے فوج فوج نزول
زیارتِ شہ مظلوم کر رہے ہیں حصول

لحد سے اکبرؑ و اصغرؑ کے داغ روشن ہیں
مزار ایک ہے پر دو چراغ روشن ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

لب فرات ہے سقہ کی قبر عالیجاہ — جو وہ ہے شہر شہیدوں کا تو یہ شہر پناہ
قریب دور سے ہے زائروں کی حاضری — مجاوری کو لحد پر ہے روح شیر الٰہ

لحد میں ہائے سکینہؑ کا شور ہوتا ہے
سکینہؑ کہتی ہے سقہ ہمارا روتا ہے

ادھر عیاں ہوئی بی بی زینبؑ خجستہ خصال — ادھر لحد میں تڑپنے لگا رسول کا لال
ندا مزار سے جابر کو دی بہ رنج و ملال — میں جیتا ہوتا تو کرتا بہن کا استقبال

شرف ہے فاطمہؑ کا فاطمہ کی جائی کو
مری طرف سے تو جلاس کی پیشوائی کو

چلا مع رفقاء جابر خجستہ نہاد — سر حسینؑ لے ہاتھوں پر طے سجاد
قدم پہ گر پڑا جابر بہ نالہ و فریاد — پکاری عابدؑ بیکس کو زینبؑ ناشاد

گلے لگا لو محب نبیؐ یہ جابر ہے
یہ تربت شہ مظلوم کا مجاور ہے

گلے لگا لیا جابر کو شاہ والا نے — گلے پہ نیل رسن کے دکھائے آقا نے
کہا کہ لوٹ لیا بھائی ہم کو اعداء نے — جو ہم پہ ہو گیا ہم جانیں یا خدا جانے

سر حسینؑ بڑی منتوں سے لایا ہوں
دوبارہ باپ کو میں دفن کرنے آیا ہوں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مجبو پینے کی جا ہے آہ واویلا — غرض ورودِ حرم قبر شاہ دین ہوا
فنات روک کے عابدؑ وہاں رہے تنہا — کھڑے ہوئے تھے بگرد فنات آلِ عباؑ

وہاں شگافتہ اعجاز سے مزار ہوا
زمین کے پردے سے خورشید آشکار ہوا

تنِ حسینؑ سے ملحق کیا حسینؑ کا سر — ہوا زمین میں گویا قرآن شمس و قمر
لحد پہ تختہ طوبیٰ قریب سے رکھ کر — پکارے عابد بیکس مجبو آؤ ادھر

سنو بگوش کہ اس دم رسول روتے ہیں
دوبارہ دفن مرے بابا جان ہوتے ہیں

یہ کہہ کے رونے لگے ہائے عابدِ بیمار — مزار شاہ غریباں جو ہو چکا تیار
سرہانے بیٹھ کے سب فاتحہ پڑھے اک بار — غرض کہ خیمہ جابر میں آئے سب دیندار

حرم نے قبر پہ سامان اشک واہ کیا
سرِ مزار بپا خیمۂ سیاہ کیا

سیاہ خیمہ میں اترے سیاہ پوش حرم — طواف قبر کیا حلقہ باندھ کر باہم
بھوں نے قبر کو بالوں سے جھاڑا جب اسدم — لرز لرز گئی صدمے سے قبر شاہ امم

لحد پہ شاہ کی سند بچھائی زینبؑ نے
سلام کے لیے گردن جھکائی زینبؑ نے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

پھپھی کے ساتھ سکینہ نے بھی کیا مجرا — کہا بتاؤ تو پھوپھی مجھے برائے خدا
مزار پہ جو بچھائی ہے سندسِ زیبا — نکل کے قبر سے بیٹھیں گے کیا مرے بابا

کہا پھپھی نے ترا پوچھنا رولاتا ہے
بلا لوں قبر میں بھی جا کے کوئی آتا ہے

پیٹ کے قبر سے آواز دی دوہائی ہے — اک اربعین کے بہن بھائی میں جدائی ہے
حسینؑ بھائی بہن بھوکی پیاسی آئی ہے — امیدوار ضیافت یہ امساں جائی ہے

نہ فرش ہے نہ مکاں ہے نہ دانہ پانی ہے
سکینہ کے لال یہی میری میہمانی ہے

نکالو ہاتھ لحد سے گلے لگا لو مجھے — وطن نہ جاؤں گی میں قبر میں بلا لو مجھے
برہنہ سر ہوں یہ زیرِ کفن چھپا لو مجھے — اتنی بلا میں گرفتار ہوں نکالو مجھے

تمہیں سکینہ کی خاطر رو نہیں سکتی
یتیم پروری اب مجھ سے ہو نہیں سکتی

سنو حسینؑ سنو تم سے سوال ہیں دو — جو بھیجتے ہو وطن کو تو تم بھی ساتھ چلو
نہیں تو زیرِ قدم اپنے اے شہ خوشخو — زمین خاک شفا اک لحد کی خاطر دو

لحد کے سائے میں میرا یہیں ٹھکانا ہو
تمہاری بیٹی ہو اور مرا سرہانا ہو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۵۶

واپسی اہلحرم بکربلا و دفنِ شہدا

جب شام سے پھر آئے اسیرانِ اہل بیتؑ — دامن تلک تھے چاک گریبانِ اہل بیتؑ
تھے خاک سے بھرے سرِ عریانِ اہلبیت — گردوں تلک بلند تھی افغانِ اہل بیتؑ
داخل جو کربلا میں ہوئے عشر و شین سے
سجادؑ جا لپٹ گئے لاشِ حسینؑ سے

دیکھی عجب طرح سے پڑی لاشِ شاہِ دیں — دست مبارک اِنکے کہیں اور بدن کہیں
آلودہ خاک و خوں میں ہے تمام جسمِ نازنیں — سایہ تو آسمان تھا اور فرش تھی زمیں
پیکانِ آبدار تھے تن میں گڑے ہوئے
اُنتیس سو تھے زخم بدن میں پڑے ہوئے

اکبرؑ کا لاشہ دیکھا تو یوں تھا پڑا ہوا — سارا بدن تھا چاند سا خون میں بھرا ہوا
برچھی کا زخم چھاتی کے اوپر لگا ہوا — اور ہاتھ زخمِ سینہ کے اوپر دھرا ہوا
اصغرؑ کا لاشہ یوں تھا پڑا پاس شاہ کے
جیسے کوئی ستارہ ہو پہلو میں ماہ کے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یکسو پڑا تھا قاسمِ گل پیرہن کا تن — گھوڑوں کے سم سے چور تھا دولہا کا سب بدن
لیتا شہانی شان سے تھا دلبرِ حسنؑ — نہ گور نہ جنازہ نہ کافور نہ کفن

اعضا جدا جدا تھے تنِ پاش پاش کے
مرجھائے پھول سہرے کے تھے پاس لاش کے

عابدؑ نے جب فرات کی جانب نگاہ کی — دریا پہ لاش دیکھی علمدارِ شاہ کی
سجادؑ نے پکڑ کے کلیجے کو آہ کی — حالت چچا کی دیکھ کے حالت تباہ کی

تیروں سے جو تھی مشک سکینہؑ چھدی ہوئی
عباس کے کلیجے پہ وہ تھی دھری ہوئی

عابدؑ نے جب کہ دیکھی ہر اک لاشِ قربا — آنکھوں سے اس غریب کے خونناب بہ چلا
زینبؑ سے تب یہ بولا وہ آفت کا مبتلا — دیکھو پھوپھی جی حالِ شہیدانِ کربلا

ستر دن کے ان میں پڑے ہیں بدن ہنوز
پایا نہیں غریبوں نے غسل و کفن ہنوز

پھر پھر کے گرد لاشِ پدر کے وہ ناتواں — رو رو زبان حال سے کرنے لگا بیاں
صدقے تمہاری لاش کے میں جاؤں بابا جاں — تم بن مجھے فلک نے پھیرا کہاں کہاں

پھر پائے شاہ چوم لئے مار کے تڑپ
گھٹنے دکھائے باپ کو زخمِ طپش کے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کہنے لگے ہر اک سر پیٹ پیٹ کر — رونا تو ساری عمر ہے رووٴ نہ اس قدر
غربت پہ بیکسوں کی ذرا کیجئے نظر — کیا بیکسی برستی ہے ہر ایک لاش پر
اب کچھ سبھو نکی دفن کی تدبیر کیجئے
مدفون کسی طرح سر شبیرؑ کیجئے

عابدؑ پدر کے دفن پہ جب مستعد ہوا — کھدنے لگی جو قبر تو دیکھا یہ ماجرا
اک قبر کا نشاں نظر آیا جو ایک جا — تھا قبر پہ بخطِ جلی اس طرح لکھا
فرزند مصطفےٰ و علیؑ کا مقام ہے
یہہ مرقدِ حسینؑ علیہ السلام ہے

آخر جگر کو تھام کے بیمارِ کربلا — رکھنے لگا جو قبر میں لاشہ حسینؑ کا
دیکھا میان قبر یہہ عابدؑ نے بر ملا — آتی ہے ایک سمت سے رونے کی کچھ صدا
ہر ایک سے یہہ بات بآہ و فغان کی
یہ روح رو رہی ہے میرے ناناجان کی

تیار کر کے مرقدِ شاہنشہ زماں — زہراؑ کی روح سے یہہ لگا کرنے پھر بیاں
بابا تو مر گئے رہا جیتا میں سخت جاں — شرمندہ آپ سے ہوں نہایت میں ناتواں
مٹی میں میں نے لال تمہارا ملا دیا
میں نے تمہارا باغ نبوت مٹا دیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اصغرؑ علی سے پھر تو مخاطب ہو یہ کہا — چھوٹا تھا تو جو سب میں تو قسمت ہیں بڑا تھا
ہاتھوں پہ شاہ دیں کے تیرا دم نکل گیا — اور بعد مرگ پہلوئے شبیرؑ بھی ملا

ہاں بھائی سچ ہے ایک گنہگار ہیں ہمیں
اونٹوں کے کھینچنے کے سزاوار ہیں ہمیں

قاسمؑ کے تن کے جمع کئے ٹکڑے ایک بار — مہندی لگی کلائیاں چومی پے چشم زار
جس دم بنایا قاسمؑ ناشاد کا مزار — تربت پہ رکھ کے سہرے کے پھول اور گلے کا ہار

سرہانے قبر پہ یہ پکارے فغان سے
ناشاد و نامراد گئے تم جہان سے

تھے اور شاہ کے جو عزیز و رفیق و یار — رکھا سبھوں کو گنج شہیداں میں ایکبار
کرنے لگا بیان یہ با چشم اشک بار — اے یاروں تم سبھوں کے نصیبوں پہ میں نثار

کیا ہی زمین پاک میسر ہوئی تمہیں
ہاں کربلا کی خاک میسر ہوئی تمہیں

آگے تو زین العابدین اور پیچھے سب حرم — عباس کی جو لاش پہ پہنچے بصد الم
شانوں سے ہاتھ دیکھے جو عباسؑ کے قلم — اس حامل علم کا دوبارہ ہوا الم

عابدؑ نے دفن پھر کیا اس عالیجاہ کو
زیر زمین رکھا بنی ہاشم کے ماہ کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فارغ ہوا جو دفنِ شہیداں سے وہ جواں — اہل حرم کے بین سے محشر ہوا عیاں
عابدؑ کو بعدِ دفن خیال آیا ناگہاں — کہنے لگا ہر ایک سے زینبؑ پھوپھی کہاں

سب بولے ہاتھ مارے دل بیقرار پر
وہ رو رہی ہے سبطِ نبیؐ کے مزار پر

عابدؑ نے آکے قبرِ نبیؐ پر جو کی نگاہ — دیکھا کہ حال زینبؑ بیکس کا ہے تباہ
چھاتی سے اپنی ہے وہ لگائی مزارِ شاہ — آنکھیں ہیں بند منہ سے نکلتی ہے آہ آہ

طاقت نہیں رہی ہے اسے شور و شین کی
گاہے صدا نکلتی ہے ہے ہے حسینؑ کی

عابدؑ گلے سے لگ کے پھوپھی کے بچشم نم — کہنے لگے کہ واقعی ایسا ہی ہے یہ غم
زہراؑ کی روح کی تمہیں دیتا ہوں میں قسم — پٹکو نہ سر مزار سے بھائی کے دمبدم

مت آہ کھینچو گنبدِ افلاک ہل نہ جائے
ڈرتا ہوں میں تمہارا کہیں دم نکل نہ جائے

القصہ رات غم کی وہ جوں توں بسر ہوئی — عابدؑ کے خیر خواہوں نے آکر یہ عرض کی
اہل جفا کی آپ پہ ظاہر ہے سب بدی — سوئے مدینہ کیجئے اب کوچ یا علی

ایسا نہ ہو کہ تازہ کوئی پھر جفا کریں
ڈرتے ہیں نہ اہل دغا پھر دغا کریں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۵۷

واپسی اہلحرم بکربلا و دفن شہدا

قید سے چھوٹ کے جب سیدِ سجاد آئے
اور سب اہل حرم بادلِ ناشاد آئے
باپ اور بھائی جو سجاد کو وہاں یاد آئے
قبر پر شہ کی یہ کرتے ہوئے فریاد آئے

اے پدر طول کھنچا اب مری بیماری کا
اٹھ کے چھاتی سے لگا لیجے مجھ آزاری کا

آپ سے اپنی اسیری کے کہوں کیا حالات
کھینچا کھینچا میں پھرا اے پدر نیک صفات
قید خانے میں عجب طرح کے دیکھے آفات
آپ کے چھوٹ کے نہ میں چین سے سویا ایک رات

آنکھ گر حالتِ غش میں کبھی کھل جاتی تھی
کان میں نالۂ زہراؑ کی صدا آتی تھی

میں جو پاؤں کا لعینوں کو دکھاتا تھا ورم
خندہ زن ہوتے تھے چوں زخم لبِ اہل ستم
لہو تلوؤں سے ٹپکتا تھا جو سیر سے بہم
ہر قدم لالہ کا نقشہ تھا مرے زیرِ قدم

کیا کہوں حال تھا جیسا کہ مری گردن کا
طوق گویا تھا گلے میں رسن رہزن کا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تیوراتے تھے ہر اک گام پہ اے بابا امام
بید کی طرح سے لرزتا تھا سب اندام
رگڑے دیتی تھی ہتھیلی کو جو اونٹوں کی زمام
صورتِ پنجہ مرجاں تھے مرے ہاتھ تمام
جھٹکے زنجیر کو جب فوجِ ستم دیتی تھی
ناتوانی مرا تب ہاتھ پکڑ لیتی تھی

ہاں پھوپھی میری جو ہر ایک تھی ہر آنی جانی
بلوے میں دیکھتا تھا انکی میں سرعریانی
گود میں آ نہیں سکتی تھی سکینہؑ جانی
اونٹ پر کہتی چلی جاتی تھی پانی پانی
شمر جب گھر کیاں اس لاڈلی کو دیتا تھا
میرا بس کچھ نہیں چلتا تھا میں رو دیتا تھا

مرقدِ شاہ پہ یہ کرتے تھے عابدؑ تقریر
گر پڑی آ کے جو اس لاش پہ زینبؑ دیگر
رو کے چلانے لگی اے مرے بھائی شبیرؑ
قید سے چھوٹ کے آئی ہے تمہاری ہمشیر
پیار سے حال کچھ اپنی بہن کا پوچھو
سختیاں قید کی اور رنج رسن کا پوچھو

پائنتیں قبر کے بانو یہ لگی کرنے بیاں
میرے وارث میرے صاحب میں تمہیں ڈھونڈوں کہاں
آپکے بعد پھنسی قید میں میں شاہ زماں
در بدر شام کی بستی میں پھری سرعریاں
بہر خدمت نہ مجھے پاس بلایا تم نے
اپنی لونڈی کو بھی ایسا ہے بھلایا تم نے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

خالی خیمے میں جو تھی مسندِ شبیرؑ بچھی
بیچ میں خون سے آلودہ دھری تھی پگڑی
اور دھری تھی پسرِ حمزہؓ و شمشیرِ علیؑ
خالی مسند پہ نظر پڑ گئی جب زینبؑ کی

لے کے مسند کی بلائیں یہ پکاری زینبؑ
بھائی کی خوں بھری دستار کے واری زینبؑ

تھام کر دل کو یہ سجادؑ لگے کرنے کلام
مرقدِ شاہ پہ استادہ ہوں حضرت کے خیام
سارے باتوں نے سنا جب یہ ارشادِ امامؑ
سنتے ہی خیمۂ سرورؑ کے استادہ تمام

داخلِ خیمہ ہوئے جب کہ حرم سرورؑ کے
بین کرنے لگے سب خاک سے منھ بھر کے

خیمے میں کر رہی تھی زینبؑ معروں یہ بیاں
ڈیوڑھی پہ سجادؑ تھے مشغول فغاں
تھے کئی قوم کے مقتل سے جو نزدیک مکاں
آئے تھے خدمتِ سجادؑ میں سب خورد و کلاں

کبھی شبیرؑ کی مظلومی کا غم کھاتے تھے
کبھی بیٹھے ہوئے سجادؑ کو سمجھاتے تھے

دیکھا عابدؑ نے ہوئی رونے سے فرصت ذرا
بیلچا کوئی لیے سامنے ششدر رہے کھڑا
مثلِ آئینہ ہے صورت کی طرف دیکھ رہا
اس کو سجادؑ نے نزدیک بلا کر پوچھا

کون ہے تو جو یہ حیرت کی فراوانی ہے
اے جواں تجھ کو کس امر میں حیرانی ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

عرض کی اس نے میں کہتا ہوں ذراعت اس جا
قوم اولاد اسد سے ہوں میں اک عبد الا
پاسباں میں تو ذراعت کا ہوں ہر صبح و سا
میں نے دیکھے ہیں اس عرصے میں عجائب کیا کیا

تھوڑی سے فوج پہلے تو یہ سرور آیا
اس سے لڑنے کے لئے شام کا لشکر آیا

اب بیاں کیا کروں کیسی تھی وہ تھوڑی سی سپاہ
خوب ہی فوج تھی اور خوب تھا اس فوج کا شاہ
کچھ جواں اور کئی طفل تھے ایسے ہمراہ
جس کی تصویر سے ہو جائے خجل صورتِ ماہ

اگرچہ اس فوج میں اسوار بہت تھوڑے تھے
لوئے گل تھے وہ جواں مثلِ صبا گھوڑے تھے



Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۵۸

ولپسی اہلبیت کربلا و دفنِ شہدا

جب کہ سجادِ حزیں قیدِ ستم سے چھوٹے
حلقے زنجیر کے بیکس کے قدم سے چھوٹے
بولی زینبؑ کہ بڑے رنج و الم سے چھوٹے
پر یہ افسوس ہے ہم شاہِ امم سے چھوٹے
چین سے رات کو اب خلق خدا سوئیگی
فاطمہؑ کا بیکس اب آکے یہاں روئیگی

الغرض منزلیں طے کر کے اسیرانِ بلا
پہنچے سر کھولے ہوئے مقتل دشتِ جفا
بو شہیدوں کے لہو کی جو وہاں لائی صبا
حرمِ شیرِ الٰہی سے یہ زینبؑ نے کہا
چاک ہوتا ہے جگر جان چلی جاتی ہے
بھائی کے خون کی لوگوں مجھے بو آتی ہے

لو اب اونٹوں کو بٹھاؤ کہ ادب کی ہے یہ جا
ہو پیادہ کہ سرِ خاک ہے شبیرؑ پڑا
ننگے پا فاطمہؑ بھی ہوتی ہے مشغول بکا
دیکھکر پھر سوئے مقتل یہ بیاں اس نے کیا
بھائی زینبؑ تمہیں آتی ہے کفن دینے کو
بھیجو عباسؑ اور اکبرؑ کو مرے لینے کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

جب وطن سے میں یہاں آئی تھی اے دین کے شاہ — تب مرے اونٹ کے چوگرد تھی حضرت کی سپاہ
آج آئی ہوں عجب شان سے اللہ اللہ — ننگے سر بال کھلے عابد بیکس ہمراہ

آپ کے حلق پہ تو سجدے میں تلوار پھری
سر کھلے آپ کی خواہر سرِ بازار پھری

اس گھڑی اونٹوں سے اترے حرمِ شیرِ خدا — خاک اڑاتے ہوئے مقتل کو چلے ننگے پا
پہنچے جب گنجِ شہیداں میں تو عابدؑ نے کہا — اٹھو اے فاطمہؑ کے لال امامِ دوسرا

طوق کے رگڑے دکھانے کو غلام آیا ہے
قافلہ لوٹا ہوا بہر سلام آیا ہے

آئی لاشہ سے یہ آواز کہ آؤ آؤ — ہم ہیں معذور تمہیں آ کے گلے مل جاؤ
باپ بیکس کے نہ لاشے کو ابھی کفناؤ — میرا مہمان ہے حرؑ پہلے اسے دفناؤ

دفن ہر ایک سے پہلے مرا مہماں ہوگا
باپ کے مردے پہ عابدؑ ترا احساں ہوگا

اپنے دکھ درد کی ہم سے نہ کرو تم تقریر — قید خانے میں تو تھا پاس تمہارے شبیرؑ
رات بھر سنتا تھا کانوں سے صدائے زنجیر — اور سکینہ کے گلے ملتا تھا با حالِ تغیر

خاک پر خانۂ زنداں میں جو تو سوتا تھا
تب ترے سر کے تلے ہاتھ مرا ہوتا تھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کہا عابد نے میں اس بندہ نواری کے فدا — بعد مرنے کے بھی حضرت کو نہ عابدؑ بھولا
کہہ کے یہ بیلچہ داروں سے رو رو کے کہا — جلد بتلا کر و قبرِ امامؑ دوسرا

کہا زینبؑ سے کہ روتی ہوئی آؤ زینبؑ
خاک تو بھائی کے زخموں سے چھڑاؤ زینبؑ

سن کے یہ عابدِ بیمار و حزیں کی تقریر — پیٹتی روتی ہوئی لاش پہ آئی ہمشیر
خاک زخموں سے چھڑانے لگی اور کھینچے تیر — دہنِ زخم سے اسوقت یہ بولے شبیرؑ

تن زخمی کو ہمارے نہ سنبھالو بہنا
برچھی اکبرؑ کے کلیجے سے نکالو بہنا

تیر کھینچو نہ مرے جسم سے بالا و فغاں — حلق سے تم علی اصغر کے نکالو پیکاں
جب سنا بانوئے بیکس نے یہ لاشے کا بیاں — رو رو چلائی کہ بیٹا علی اصغر ہو کہاں

سو چکے خاک پہ اب آنکھوں کو کھولو پیارے
اب کلیجے سے لپٹ کر مرے سو لو پیارے

یہ وہ کہتی تھی کہ اک ننھی سی لاش آئی نظر — دودھ باچھوں میں بھرا اور انگوٹھا لب پر
نرگسی آنکھیں کھلیں بال جھنڈولے سر پر — خاک ہلکوں میں بھری پیاس کا ہونٹوں پہ اثر

کہا بانوؑ نے کہ اے تیرے مارے اٹھو
مرے بھولے مرے جانی مرے پیارے اٹھو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

خوں بھری لاش کو پھر اس نے گلے لپٹایا — کرتے سے دودھ کی بو آئی تو بولی دکھیا
اماں صدقے گئی یہ دودھ کا دھبہ کیسا — اجلا کرتا تمہیں اس دائی نے پہنایا تھا
ہاں مگر تیر جو ظالم نے لگایا ہوگا
دودھ اسوقت گلے سے نکل آیا ہوگا

یہ بیاں کرتی تھی بانوؑ تے غریب و ناچار — ناگہاں قبر ہوئی سبطِ نبیؐ کی تیار
کہا زینبؑ نے یہ عابدؑ سے پھوپھی تم پہ نثار — اب نہ تاخیر کرو دفن پدر میں زنہار
ماں مری سینہ و سر پیٹ رہی ہے بیٹا
اب تلک فاطمہؑ سے قبر چھٹی ہے بیٹا

کاندھے پر عابدِ مضطر نے اٹھایا لاشا — تھامے زینبؑ نے قدم بانو نے بازو پکڑا
مڑ کے سجادؑ نے دی بالی سکینہ کو صدا — آجنا رے کو ذرا پاپے دے لے کاندھا
ایسا بے کس نہ جہاں میں کوئی آیا ہے نہ ہے
جس کے مردے نے تابوت بھی پایا ہے نہ ہے

دوڑی یہ سنتے ہی سر ننگے سکینہؑ ناچار — لاش کاندھے پہ دھری آکے پدر کی اکبار
رو کے کہتی تھی میں بابا ترے مردے پہ نثار — ایک دن وہ تھا مجھے کرتے تھے کاندھے پہ سوار
دست و پا نہیں اب قابو میں تمہارے بابا
بھائی کے کاندھے چلے گور کنارے بابا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

متصل گور کے پہونچا جو شہ دیں کا پسر — کہا زینبؑ نے کہ اب لاش اُتار و رو کر
لاش مرقد میں جو رکھنے لگا بابا دیدہ تر — قبر سے ہاتھ ید اللہ کے نکلے باہر

کہا زینبؑ نے کہ تشریف علی لائے ہیں
دستگیری کے لئے شیر خدا آئے ہیں

کہا زینبؑ نے بھتیجی دور کھڑی ہو تم کیا — دیکھ لو بھائی کا دیدار یہاں آؤ ذرا
سر شبیرؑ لئے بیٹھے ہیں محبوب خداؐ — آ کے زینبؑ نے کیا شاہ رسلؐ کو مجرا

اور کہا خلد سے تشریف یہاں لائے ہو
سونپ دینے پسر فاطمہؑ کو آئے ہو

میری فریاد بھی سن لیجئے از بہر خدا — ظالموں نے مرے بازو کو رسن میں باندھا
سر چھپانے کو نہ دی بلوے میں اک کہنہ ردا — آپکی پیاری نواسی پہ یہ کی جور و جفا

آپ امداد کو زینبؑ کی نہ آئے نانا
دکھ یہ دکھ قید و مصیبت کے اٹھائے نانا

یہ بیاں سن کے بہت روئے رسولِ اکبر — دفن شبیرؑ کو عابدؑ نے کیا رو رو کر
فاتحہ پڑھ کے حرم روئے بہت پیٹ کے سر — غل جو رونے کا ہوا کنج لحد کے اندر

کہا عابدؑ نے کہ بے چین ہوتی ہے بتولؑ
بیٹے کے مرنے سے لال کے روتی ہے بتولؑ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کہا سجادؑ سے کبراؑ نے یہ اس دم رو رو — بھائی صاحب مرے دولہا کو بھی اب دفن کرو
تا مجاور میں بنوں کھول کے اپنے سر کو — کہا کبراؑ نے یہ سجادؑ حزیں لے کے چلو
ٹکڑے لاشوں کے بہم بادلِ غمناک کریں
قاسمؑ ابن حسنؑ کو بھی تہِ خاک کریں

جس گھڑی لاشہ قاسمؑ پہ وہ بیکس آیا — لاکے ہر عضو کو لونشاہ کے رکھا اک جا
اس گھڑی مادرِ قاسمؑ نے یہ عابدؑ سے کہا — یہ نشاں نعلوں کے ہیں جسم پہ کیسے بیٹا
بولے عابدؑ کہ انہوں نے جو سناں کھائی تھی
لاش اس دولہا کی گھوڑوں سے کچلوائی تھی

کہہ کے یہ قبر میں لاشے کو رکھا رو رو کر — پھول سر کے رکھے گور پہ بادیدۂ تر
رکھ کے منہ گور پہ رونے لگی اس دم مادر — اور کہنے لگی کیا کرتے ہوائے نورِ نظر
چھاتی اس وقت مری غم سے پھٹی جاتی ہے
قبر کی خاک سے بھی مہندی کی بو آتی ہے

چوم کر قبر کو یہ عابدِ مضطر سے کہا — قبر تو قاسمؑ نوشہ کی بتائی بیٹا
واری اب قبر پہ اس لال کے لکھدو یہ ذرا — اس کی یہ قبر ہے جو بیاہ کے دن قتل ہوا
بیٹا شبرؑ کا ہے شبیرؑ کا داماد ہے یہ
کھیلنے کا پیا ہاں پہ لال ہے ناشاد ہے یہ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۵۹

دفنِ شہدا

جب فاطمہؑ کے لال کا سر کٹ گیا تن سے
اور کوچ کیا لشکرِ کفار نے رن سے
سادات ہوئے قید بندھے ہاتھ رسن سے
محروم رہے سبطِ نبیؐ گور و کفن سے
تھا گرد کا دامن تنِ صد چاک کے اوپر
شہ گر سے ٹپکتا تھا لہو خاک کے اوپر

وہ گرمی کے ایام وہ صحرائے خطرناک
پتے کا نہ سایا تھا بجز سایۂ افلاک
اڑتے تھے بگولے کبھی پڑتی تھی کبھی خاک
ریتی پہ پڑا تھا پسرِ سیدِ لولاک
بھن جاتا تھا دانہ بھی جو گرتا تھا زمیں پر
اس دھوپ میں سایہ نہ تھا لاشِ شہِ دیں پر

کھیتوں پہ جو آتے تھے وہاں اہلِ زراعت
لاشے نظر آتے تھے انہیں آتی تھی رقت
دن بھر تو وہ سب روتے تھے با صد غم و حسرت
اور شب کو گھروں میں بھی نہ تھی غم سے فراغت
کھاتے تھے نہ پیتے تھے نہ سوتے تھے سحر تک
شبیرؑ کی مظلومی پہ روتے تھے سحر تک

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تب عورتیں کہتی تھیں یہ بادیدۂ پرنم — کیوں بے خور و بے خواب ہو کس بات کا ہے غم
اشک آنکھوں سے تھمتے نہیں تم لوگوں کے ہر دم — بتلاؤ کہ ہے کون سے مظلوم کا ماتم

کھانے جو پکائے ہیں اسی طرح دھرے ہیں
کون اٹھ گیا دنیا سے کہ دل غم سے بھرے ہیں

تم لوگوں کے غم کھانے کا کھلتا نہیں احوال — خرمن پہ گری برق کہ کھیتی ہوئی پامال
کیا بیچ پڑا کون سا نقصان ہوا اس سال — املاک ہوئے ضبط کہ دنیا پہ پڑا کال

کچھ جرم کسی طرح کا ٹھہرایا ہے تم پر
کیا حاکم جابر کا عتاب آیا ہے تم پر

وہ بولے کہ ان میں سے نہیں بات کوئی آہ — کیا تم سے کہیں ہم پہ جو ہے صدمۂ جانکاہ
تھی تیسری تاریخ محرم کی کہ ناگاہ — وارد ہوا اس دشت میں اک بندہ اللہ

تھوڑے سے ملازم تھے پہ سب صبیہ و جواں تھے
کچھ پیر تھے کچھ طفل تھے کچھ تازہ جواں تھے

برپا جو ہوا خیمۂ زنگاری سردار — محمل سے حرم خیمہ میں داخل ہوئے یکبار
اترے وہ جواں گھوڑوں سے صحرا ہوا گلزار — واللہ عجب مصحفِ دیں تھی وہ خوش اطوار

فکر اور کوئی دل میں نہ جز یاد خدا تھی
تکبیروں کے نعرے تھے نمازوں کی صدا تھی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بند اسپہ ہوا سالتویں تاریخ سے پانی
سمجھایا پر اعداؑ نے کوئی بات نہ مانی
وہ گرمی کے دن وہ تعبِ تشنہ دہانی
مرنے لگے اس سیدِ مظلوم کے جانی
پانی کے نہ ملنے سے جو گھبراتے تھے بچے
کوزے لیے خیمہ سے نکل آتے تھے بچے

عاشور کے کو مرنے یہ مسافر ہوئے تیار
تلواریں نیاموں سے نکلنے لگیں یکبار
ڈھالوں کا لبِ نہر اٹھا ابرِ دھواں دھار
ہر سو تھی کڑک تیر و کی اور تیروں کی بوچھار
کس منہ سے کہیں حال جوانانِ عرب کا
پیاسے تھے ہوا ظہر تلک خاتمہ سب کا

یہ سنتے ہی عورات نے ایک شور مچایا
گھبرا کے کہا ہائے یہ کیا تم نے سنایا
شبیرؑ تو خاتونِ قیامت کا ہے جایا
اس شمع امامت کو لعینوں نے بجھایا
مظلوم کا سر تن سے اُتارا گیا ہے ہے
لوگو پسرِ فاطمہؑ مارا گیا ہے ہے

دسویں کو ہوئی شہ کے سر و تن میں جدائی
اور آج تلک لاش نہ بیکس کی اٹھائی
ان کا تو باقی کوئی بیٹا ہے نہ بھائی
تم نے بھی بنی زادے کی میت نہ اٹھائی
فرزندِ علیؑ دشت میں بے دفن ہے کیسے
معلوم ہوا ڈر گئے حاکم کے غضب سے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تم اوڑھو ردائیں ہمیں دو جنگ کے بھیا
بس آج سے تلواریں نہ تم باندھیو زنہار
خوش ہیں نہ نبیؐ تم سے علیؑ تم سے ہیں بیزار
بے پردہ ہیں زینبؑ ہمیں پردہ نہیں درکار
فوجیں بھی جو پہونچیں تو نہ حاکم سے ڈریں گے
اب فاطمہؑ کے لال کو ہم دفن کریں گے

یہ کہہ کے بس عورتوں نے عریاں کئے سر
جلدی سے اتارا انہیں جو پہنے تھے زیور
آغوش سے بچوں کو بھی بٹھلا دیا رو کر
اور پھینک دیا سب نے ردا ؤں کو زمیں پر
گہ سینہ زنی تھی کبھی فریاد و بکا تھی
اس غول میں زہراؑ کے بھی نالے کی صدا تھی

مردوں نے جو دیکھا کہ چلیں عورتیں باہر
گھبرا گئے اور بولے یہ گر گر کے قدم پر
تم رو و گھروں میں صفِ ماتم کو بچھا کر
ہم کاٹتے ہیں لاشۂ فرزندِ پیمبرؐ
دیویں گے کفن شاہِ غریب الغربا کو
منہ ہم کو بھی دکھلانا ہے محبوبِ خداؐ کو

یہ کہہ کے چلے بیلچے لے کے وہ یک بار
اور کیں لحدیں فاطمہؑ کے پیاروں کی تیار
سر رہ گئے تھے کاٹ کے سب جو ستم گار
معلوم نہ ہوتا تھا کہ ہے کون سا سردار
جس خاک پہ ٹکڑے تنِ سرور کے پڑے تھے
یہ لوگ وہاں سنسنہ و حیران کھڑے تھے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کہتا تھا کوئی کس سے کہیں کون بتائے ہم پوچھیں جو لاشوں کا شناسا کوئی آئے
سب خوابِ اجل میں ہیں کوئی کس کو جگائے احمدؐ کا نواسا کفن و گور نہ پائے

معلوم نہیں کون سی جا پر شہ دیں ہیں
لاشے سے صدا آئی وہ مظلوم ہمیں ہیں

صد شکر کہ آخر ہوئے چہلم کے بھی ایام کر دیگا خدا دفن و کفن کا بھی سرانجام
مشرق میں جو ہو فوت امامِ ذوی الاکرام مغرب سے امام آتا ہے وہاں دفن کے ہنگام

رہنے دو زمیں پر نہ اٹھاؤ ابھی ہم کو
ٹھہرو کہ امامِ زمن آیا کوئی دم کو

ناگاہ ہوئی سامنے سے گرد نمودار مقتل کی زمیں ہوگئی سب مطلع انوار
آواز فرشتوں کی پھر آنے لگی یکبار آپہونچے سرِ شاہ لئے عابدؑ بیمار

ہر گام پہ گر پڑتے تھے یہ زور گھٹا تھا
عمامہ نہ تھا سر پہ گریبان پھٹا تھا

مقتل میں کھڑے ہو کے پڑھی پہلے زیارت بس گر پڑے لاشہ پہ نہ تھامی گئی رقت
چلائے کہ آئے دلبرِ خاتون قیامت بے چین تھا میں آپ سے جب سے ہوئی فرقت

بعد آپ کے سب خاک پہ سوئے کئے بابا
Presented By: www.jafrilibrary.com
آئے دنوں ہم قید میں رویا کئے بابا

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۶۰

چہلم شہدائے کربلا

چہلم جو کربلا میں بہتر کا ہو چکا — اور فاتحہ حسینؑ کے لشکر کا ہو چکا
بیوند بیکسوں کے سر و تن کا ہو چکا — مدفون لاشہ سبطِ پیمبرؐ کا ہو چکا
ماتم میں تین روز رہے شور و شین سے
روئے لپٹ لپٹ کے مزارِ حسینؑ سے

مثلِ چراغ گورِ غریباں پہ دل جلائے — پھولوں کے بدلے قبروں پہ لختِ جگر چڑھائے
پر اُن کی بود و باش کے ساماں جو یاد آئے — بیساختہ پکارے کلیجہ پکڑ کے ہائے
اب کس کے ساتھ داخلہ کربلا ہوا
لایا تھا جو مدینہ سے وہ ہم کو کیا ہوا

آئے تھے دوسری کو محرم میں کس کے ساتھ — خیمے بپا ہوئے تھے برابر لبِ فرات
اترے نہ تھے جب تو روکی تھی عباسؑ نے فرات — تاکید تھی کہ زور سے کوئی کرے نہ بات
ہے ہے وہ پردہ دار ہمارے کدھر گئے
بے پردہ ہو کے آلِ نبی در بدر گئے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مقتل کے آس پاس یہ بیوی کی تھی فغاں — زینبؑ حبیبؑ لحد پہ لکھے کرتی تھی بیاں
اے مرے کربلائی برادر حسنؑ کی جاں — ہمشیر تین دن سے تمہاری ہے مہماں

اللہ مری بات بھی پوچھی نہ آپ نے
زنداں کی واردات بھی پوچھی نہ آپ نے

میں جانتی تھی شہر بسا ہوگا بھائی کا — ہوگا ہجوم قبر پہ ساری خدائی کا
چہلم کروں گی دھوم سے میں کربلائی کا — پرساں بھی یہاں کوئی نہیں زہرا کی جائی کا

منہ ڈھانپنے کو آپ ہی پلّہ بھی لیتی ہوں
اور اپنے دل کو آپ ہی پرسا بھی دیتی ہوں

چہلم تو کر چکی میں دلِ افگار یا حسینؑ — اب روضہ کس طرح سے ہو تیار یا حسینؑ
بیٹا بھی اور بہن بھی ہے نادار یا حسینؑ — آخر کبھی تو آئیں گے زوّار یا حسینؑ

تکیہ ہے کارسازیٔ پروردگار پر
اس دم تو سائبان بھی نہیں ہے مزار پر

بھیّا میں داستانِ الم کیا کروں بیاں — کیوں مر گئی نہ آہ یہ ہمشیر خستہ جاں
ٹوٹا مصیبتوں کا غریبوں پہ آسماں — لوٹی گئیں اسیر ہوئیں ساری بیبیاں

خیمے جلے ذلیل ہوئیں ننگے سر پھریں
اونٹوں پہ قیدیوں کی طرح دربدر پھریں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سر ننگے بنتِ فاطمہؑ بازار میں گئی
بے مقنعہ آہ مجلسِ اشرار میں گئی
ابنِ زیاد شوم کے دربار میں گئی
بزمِ یزیدِ فاجر و بدکار میں گئی
آنکھوں سے ظلم بانی شر دیکھتی رہی
طشت طلا میں آپ کا سر دیکھتی رہی

دکھیا بہن کی آپ نے بھیا نہ لی خبر
بھیا ہمیں پھرایا ہے شہروں میں ننگے سر
رکھتے تھے ہر ستم کی روا ہم پہ اہلِ شر
بے وارثوں پہ ڈالتے تھے قہر کی نظر
زندہ ستم اٹھانے کو یہ خستہ تن رہی
زندانِ تنگ و تار میں بھیا بہن رہی

بھیا ترے فراق میں تھی نیم جاں بہن
مدت کے بعد آکے ملے ہو شہِ زمن
دن رات یاد کرتی تھی بھیا یہ خستہ تن
قربان سر بریدہ کے یہ کشتۂ محن
مضطر بہن کے دل کو تسلی تو دیجئے
ماں جائے کچھ تو حال بیاں اپنا کیجئے

حضرت کی قبر ہل گئی زینب کے بین سے
آکر کہا بشیر نے ابنِ حسینؑ سے
شہزادہ جاں بہ لب ہے پھوپھی شور و شین سے
چلئے وطن کو قبر شہ مشرقین سے
عابدؑ نے پوچھا کیوں پھوپھی اماں قبول ہے
وہ بولی اختیار ہے کیا ہاں قبول ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اے کربلائے حضرتِ دلگیر الوداع — اے قتل گاہِ حضرتِ شبیرؑ الوداع
اے قبرِ صاحبِ کبطہیر الوداع — لو بھائی جان جاتی ہے ہمشیر الوداع
کیا بے نصیب ہے یہ نواسی رسولؐ کی
جس کی مجاوری بھی نہ تم نے قبول کی

اے کربلا کے سید و سردار الوداع — نورِ نگاہ احمد مختار الوداع
ہم بیکسوں کے قافلہ سالار الوداع — دکھیا بہن کے مونس و غمخوار الوداع
تڑپا رہا بدن کو یہ دردِ فراق ہے
بھیا لحد کا چھوڑنا زینبؑ کو شاق ہے

کب سے تمہیں پکار رہی ہوں میں خستہ تن — ہے ہے جواب بھی نہیں دیتے شہِ اُمم
بھیا گلے لگاؤ تو جاؤں سوئے وطن — آئی ندا سدھارو خدا حافظ اے بہن
صغرا کو میری سمت سے تم پیار کیجیو
ہوگا ثواب خاطرِ بیمار کیجیو

لے کربلائیں قبر کی بولی وہ سوگوار — اس پیار کے نثار اس آواز کے نثار
تسلیم کی لحد کو پھری گرد سات بار — جی تو نہ چاہتا تھا پہ جبراً ہوئی سوار
جب تربتِ حسینؑ کی غربت نظر پڑی
ناقہ پہ کتنی بار چڑھی اور اُتر پڑی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۶۱

چہلم شہدائے کربلا

آج چہلم تمام ہوتا ہے دفن سب کا امام ہوتا ہے
کشتوں کا اب مقام ہوتا ہے دور گردوں خیام ہوتا ہے
تنِ شہ آج سر سے ملتا ہے
عرشِ خالق دوبارہ ہلتا ہے

کربلا میں ہے آج شیون و شین دفن ہوتی ہے آج لاشِ حسینؑ
روتی کبریٰ ہے شہ کی نور العین بانوئے شاہ ہے بہت بے چین
رو رو زینبؑ دوہائی دیتی ہے
کروٹیں شہ کی لاش لیتی ہے

شش جہت میں ہے شور واویلا آتی ہے یہ ملائکہ کی صدا
قیدے چھوٹے کرامؑ آیا آج اک حشر پھر بپا ہوگا
چلو اے قوم پیشوائی کو
لاؤ زینبؑ فلک ستائی کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

آگے آگے تھے جبرئیل امین — اُن کے پیچھے ملائکہ غم گیں
پھینک کر تاج سر بروئے زمین — آئے بیمار کربلا کے قریں

حاملانِ الم کو لے آئے
قتل گہ میں حرم کو لے آئے

آج سجّاد کو غش آتے ہیں — غش سے فرصت ذرا جو پاتے ہیں
باپ کی لاش کو ہلاتے ہیں — گھڑی زنجیروں کے دکھاتے ہیں

جب وہ بیمار دکھ سناتا ہے
لاشہ شاہ کانپ جاتا ہے

پہنچے عابدؑ جو لاشہ شہ پر — بولے باصد ملال رو رو کر
کچھ خبر آپ کو ہے اے سرور — رنج کیا کیا ہوئے ہیں بندہ پر

آپ کے بعد ہم اسیر ہوئے
طوق آہن میں دستگیر ہوئے

لے گئے ہم کو بیڑیاں پہنا — اور گردن میں طوق بھی ڈالا
آپ سوتے رہے یہاں بابا — لی خبر بھی نہ میری کچھ اصلا

دشمنِ دیں زبس ستاتے تھے
تازیانے مجھے لگاتے تھے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سن کے اہلِ حرم بھی شہ کی صدا — روئے ایسے کہ ہوش بھی نہ رہا
پھر تو زینبؑ نے شاہ سے یہ کہا — بھائی آئی ہے یہ بہن دکھیا

ساتھ اہلِ حرم کو لائی ہوں
پر سکینہ کو کھو کے آئی ہوں

بولی زینبؑ کہ اے شہید امام — آئی ہوں طے میں کر کے راہِ شام
اب یہاں سے نہ جاؤں گی اک گام — آپ کی قبر پر رہوں گی مدام

اسی بیشہ میں جان کھوؤں گی
عمر بھر آپ کو میں روؤں گی

بھائی شرمندہ ہوں میں صغراؑ سے — منہ وطن میں دکھاؤں کیا جا کے
نہیں ممکن ہے اب زینبؑ سے — آپ کو بن میں چھوڑ کر جائے

قبر اصغرؑ کی اب بناؤں گی
عمر بھر بیٹھی خاک اڑاؤں گی

سن کے لاشہ تڑپ گیا شہ کا — آئی حلق بریدہ سے یہ صدا
اے بہن دخترِ علیؑ ہدا — کہوں پیغام کیا میں صغراؑ کا

مجھ کو سجاڈ سے ندامت ہے
ہجر اصغرؑ کا ایک قیامت ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

لاش اکبرؑ پہ زینبؑ دلگیر — آئی جس دم بحالتِ تغییر
کہتی تھی اے میرے بدرِ منیر — خاک میں تیری مل گئی تصویر
سوچکے بس اُٹھو اُٹھو بیٹا
آئے سجادؑ ہیں ملو بیٹا

تم سے چھٹ کر ہوئے یہ مجھ پہ ستم — قید کر شام لے گئے اظلم
سرِ دربار بے ردا تھے ہم — طشت میں تھا سرِ امامِ اُمم
ساتھ فوجِ یزید تھی بیٹا
قتل سیدؑ کی عید تھی بیٹا

تھی سکینہؑ جو شاہ کی دختر — کھڑی کہتی پدر کے لاشہ پر
حال بیٹی کا دیکھو اے سرور — بال کھولے ہیں اپنے رو رو کر
مجھ پہ کیا کیا ستم ہوئے بابا
منہ کا دیکھو مرے ورم بابا

عید کے روز تم نے جو سرور — تھے پنہائے جو کان میں گوہر
لے گیا اس کو شمرِ بد گوہر — اور طمانچے بھی مارے ہیں منہ پر
اپنا دُکھ میں سنانے آئی ہوں
نیل منہ کے دکھانے آئی ہوں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۶۲

چہلم شہدائے کربلا

ابنِ حیدرؑ کا آج چہلم ہے　　علی اکبرؑ کا آج چہلم ہے
ابنِ شبرؑ کا آج چہلم ہے　　علی اصغرؑ کا آج چہلم ہے
ہائے سرور کا آج چہلم ہے
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

قید سے چھٹ کے آتے ہیں عابدؑ　　باپ کا سر بھی لاتے ہیں عابدؑ
داغ تازہ اٹھاتے ہیں عابدؑ　　سب کو رو کر سناتے ہیں عابدؑ
ہائے سرور کا آج چہلم ہے
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

پہونچے مقتل کے جب قریب امامؑ　　دیکھا آتے ہیں لینے شاہ انامؑ
شہ کا بے جسم پاش پاش تمام　　کہہ کہ یہ روئے عابدؑ ناکام
ہائے سرور کا آج چہلم ہے
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بھائی کا سر لئے ہوئے دیکھا — آئی مقتل میں زینبؑ ذیجاہ
خاک اڑا کر یہ کرتی تھی نوحہ — دفن کرنے کو آئی ہوں بھیا

ہائے سرور کا آج چہلم ہے
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

کیا ستم شام میں حرم پہ ہوئے — سر کھلے در بدر پھرائے گئے
گئے دربار میں بھی دکھ پائے — قید سے چھٹ کے آج ہیں آئے

ہائے سرور کا آج چہلم ہے
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

قید میں شہ کی لاڈلی دختر — مر گئی کہتے کہتے ہائے پدر
شام میں غم زدہ کو دفنا کر — داغ سوغات لائے ہیں منظر

ہائے سرور کا آج چہلم ہے
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

بی بیاں وارثوں کی لاشوں پر — بین کرتی ہیں ہائے رو رو کر
ہے بکا سے حرم کے ایک محشر — کھوتی ہیں جان غم سے خستہ جگر

ہائے سرور کا آج چہلم ہے
Presented By: www.jafrilibrary.com
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

روئے سجاد شہ سے کہتے تھے — پشت زخمی ہے میری کوڑوں سے
بابا جاں مجھ پہ جو ستم گذرے — اف بھی منہ سے کبھی نہ کی میں نے

ہائے سرور کا آج چہلم ہے
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

تھام کر دل کو عابد بیمار — دفن کرنے کو ہو گئے تیار
تھا جو لاشوں کا ایک جا انبار — ایک بجا جا بنایا سب کا مزار

ہائے سرور کا آج چہلم ہے
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

آ کے پھر لاشہ شہ دیں پر — گرے سجاد غم سے غش کھا کر
ہوش میں آئے جب تو رو رو کر — جسم شہ سے نکالے تیر و تبر

ہائے سرور کا آج چہلم ہے
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

پائینتی شہ کے لاشۂ اکبرؑ — دفن فرما کے عابدؑ مضطر
بولے بھائی ہے داغ یہ دل پر — گئے سینے پہ تم سناں کھا کر

ہائے سرور کا آج چہلم ہے
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تن اطہر سے شہ کے سر کو ملا — رکھا عابدؑ نے قبر میں لا شا
پھر بنا کر لحد پہ فرمایا — اے زمیں شاہ کو تجھے سونپا

ہائے سرور کا آج چہلم ہے
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

پہلوئے شہ میں لاشۂ اصغرؑ — دفن فرما کر بولے یہ رو کر
شہ کی نصرت میں حلق چھدوا کر — چل بسے بھائی تم سوئے کوثر

ہائے سرور کا آج چہلم ہے
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

لے کے عباسؑ کے کٹے شانے — نہر پر دفن کے لئے آئے
لاش پیارے چچا کی دفنا کے — سر پہ سجادؑ خاک اڑانے لگے

ہائے سرور کا آج چہلم ہے
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

بن چکی جب لحد شہیدوں کی — قبر شہ پر بہن یہ چلائی
خاک میں آپ چھپ گئے بھائی — مجھ کو اس وقت بھی نہ موت آئی

ہائے سرور کا آج چہلم ہے
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ساتھ ماں جائی کا نہ یوں چھوڑو — اک لحد کی جگہ مجھے بھی دو
کھو کے کرب و بلا میں پیاروں کو — جاؤں میں کس طرح وطن بولو

ہائے سرور کا آج چہلم ہے
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

مجھ سے صغرا جو سب کو پوچھے اگر — ہائے میں اس سے کیا کہوں سرور
دوں یتیمی کی اس کو کیسے خبر — کھوئے گی غم سے جان وہ مضطر

ہائے سرور کا آج چہلم ہے
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

آپ کو ماں نے تھا مجھے سونپا — پوچھیں جب وہ تو میں بتاؤں کیا
آپ پر ہائے جو ستم گذرا — کس طرح میں بیاں کروں بھیا

ہائے سرور کا آج چہلم ہے
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

قبر عباسؑ پر بدرد و بکا — بین کرتی تھی پیٹ کر زوجہ
تھی سکینہ جو آپ کی شیدا — قید میں مر گئی وہ ماہِ لقا

ہائے سرور کا آج چہلم ہے
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اسی بچی کا واسطہ آقا — غمِ فرقت سے کیجئے مجھ کو رہا
زیست کا جب بڑھ گیا نقشہ — جائے کیوں کر مدینہ یہ دکھیا

ہائے سرور کا آج چہلم ہے
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

قبرِ قاسمؑ پہ کہتی تھی کبریٰؑ — ہائے اک رات کے میرے دولہا
تم ہوئے قتل میں ہوئی بیوہ — کالوٹی کس طرح دکھ رنڈاپے کا

ہائے سرور کا آج چہلم ہے
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

قبرِ اکبرؑ پہ کہتی تھی لیلیٰ — اے پُر ارماں نوجواں بیٹا
تم نے سہرا نہ ماں کو دکھلایا — خاک میں چھپ گیا تیرا چہرہ

ہائے سرور کا آج چہلم ہے
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

تھا یہ اُمِ رباب کا نوحہ — چھد گیا حلق پیاسے اصغرؑ کا
قید میں دی سکینہؑ جانِ وفا — کو کھ بھی اجڑی اور بنی بیوہ

ہائے سرور کا آج چہلم ہے
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بادشاہِ حلب یہ سن کے خبر — کربلا آیا سب لٹا کر گھر
ساتھ زوجہ تھی اور تھی دختر — پہونچے چہلم کے دن وہ خستہ جگر

ہائے سرور کا آج چہلم ہے
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

بنت شاہِ حلب پہ کی جو نگاہ — بولی رو رو کے زینبِ ذیجاہ
کیا کہوں اے بہو میں تجھ سے آہ — ہو گیا قتل اکبرِ ذیجاہ

ہائے سرور کا آج چہلم ہے
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

بنتِ شاہ حلب نے رو کے کہا — میں نے منہ بھی نہ دیکھا دولھے کا
ہائے افسوس ہو گئی بیوا — مجھ کو قسمت نے دن یہ دکھلایا

ہائے سرور کا آج چہلم ہے
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

آج رخصت حسینؑ ہوتے ہیں — سب عزادار جان کھوتے ہیں
منھ کو سب آنسوؤں سے دھوتے ہیں — یاد میں شہ کے خون روتے ہیں

ہائے سرور کا آج چہلم ہے
شہ کے لشکر کا آج چہلم ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۶۳

قافلہ کی مدینہ واپسی

مسافرانِ مصیبت وطن میں آتے ہیں
سفر سے آتے ہیں سوغات آہ لاتے ہیں

بجائے اشک وہ آنکھوں سے خوں بہاتے ہیں
اٹھا کے ہاتھ مدینہ کو یہ سناتے ہیں

کٹا کے آئے ہیں زہراؑ کے سب گھرانے کو
نہ کر قبول تو ہم بیکسوں کے آنے کو

مدینہ ہم ترے والی کو آئے ہیں کھو کر
مدینہ گردنِ شبیر پر چلا خنجر

مدینہ کوفے میں سر ننگے ہم پھرے در در
مدینہ داغِ رسن ہیں ہمارے شانوں پر

ہم آئے ہیں زندہ پہ زہراؑ کا نورِ عین نہیں
مدینہ اکبرؑ و قاسمؑ نہیں حسینؑ نہیں

ہلی زمین مدینہ کی اس گھڑی پیہم
کیا بشیر کو سجادؑ نے طلب اس دم

گلے میں شال عزا ڈالدی بدیدہ نم
اور اس کے ہاتھ میں رو کر دیا سیاہ علم

کہا کہ جا نہیں گو اپنے منہ دکھانے کی
مگر وطن میں خبر کر نئے مصیبت آنے کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

چلا بشیر یہ دیتا ہوا خبر ہر جا
مگر محلہ ہاشم میں دیکھتا ہے کیا
کہ اک مریضہ سر راہ ہے کھڑی تنہا
جو نام پوچھا تو رو رو کے بولی وہ صغراؑ
بشیر کہنے لگا کیوں تو شور شین میں ہے
کہا یہ حال مرا فرقت حسینؑ میں ہے

کھڑی ہوں منتظر اکبرؑ کو دیکھوں کب آئے
میں گھر سے نکلی ہوں شاید کہ قاصد آجائے
خدا کہیں مرے بھیجوں کو خیر سے لائے
کہ یہ مریضہ لب گور ہے شفا پائے
کوئی پدر کی خبر لائے پاؤں پڑتی ہوں
جدا مسیح سے ہوں ایڑیاں رگڑتی ہوں

بشیر سمجھا یہ بنت حسینؑ ہے صغراؑ
خموش رہ گیا صغرا کے منہ پر کچھ نہ کہا
پکاری فاطمہؑ گردن میں دیکھ شال عزا
تو بھائی لایا ہے کس کی سنا نی مجھ کو سنا
وہ بولا قاصد بیمار کربلا ہوں میں
سنا نی قبر پیمبرؐ پہ لے چلا ہوں میں

وہ بولی رو رو کے بھائی کیا سناتا ہے
وہ کون ہے جسے بیمار تو بتاتا ہے
سنا نی کس کی ہے یہ مجھ کو ہول آتا ہے
کہ مصطفےٰؐ کی لحد سے تو کہنے جاتا ہے
عمامہ پھینک کے اس نے کہا دہائی ہے
تری حسینؑ کی صغرا سنا نی آئی ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

گری زمین پہ صغرا کہ اس پہ چرخ گرا ۔ خبر یہ پھیلی تو ماتم ہر اک گھر میں ہوا
نکل نکل پڑیں سب عورتیں برہنہ پا ۔ نبیؐ کی قبر پہ جا کر بشر نے یہ کہا

صغرا سے لٹ کے ادھر بھوکی پیاسیاں آئیں
اٹھو رسولؐ تمہاری نواسیاں آئیں

بشیر کہتا ہے واللہ روضہ کانپ گیا ۔ لحد سے نالہ ہوا او حسینؑ کا پیدا
ادھر زمین پہ تڑپتی تھی فاطمہؑ صغرا ۔ زنانِ ہاشمیہ نے وہاں ہجوم کیا

بلا کے شاہ نے کہا شاہ مشرقین آئے
اٹھو حسینؑ کی عاشق اٹھو حسینؑ آئے

وہ آنکھیں کھول کے بولی کہ مر گئے بابا ۔ کہ اس بن قافلہ کربلا بھی آ پہنچا
بہن حسینؑ کی سر ننگے دیتی تھی یہ صدا ۔ حسینؑ جب سے ہوئے میں نے سر نہیں ڈھانپا

نہ مردہ اور نہ تابوت اخی کا لائی ہوں
مدینہ والوں میں بھائی کو کھو کے آئی ہوں

مدینہ والو کہو اس بہن کی کیا تقدیر ۔ جو دیکھے اپنے برادر کے حلق پر شمشیر
عزیزو اس کی سزا کیا ہے کچھ کرو تقریر ۔ لہو میں غرق جو دیکھی حسینؑ کی تصویر

بتاؤ کہتے ہیں کیا سب اس اماں جائی کو
جواب دیں ملک موت کفن نہ بھائی کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرے حضور تھا حلقِ حسینؑ پر خنجر — شہید ہو گیا ہم شکلِ مصطفیٰؐ اکبر
کفن نہ دے سکی بھائی کو میں ہوں وہ خواہر — خدا گواہ کہ سر پر مرے نہ تھی چادر

زمینِ گرم پر بھائی کی لاش تنہا تھی
حسینؑ جاتے تھے میں اسیرِ اعداء تھی

یہ کہہ کے آگے بڑھی زینبؑ خجستہ صفات — تو دیکھا دور سے صغراؑ کو اس طرح بیہات
دیئے ہوئے ہیں کئی بی بیاں بغل میں ہاتھ — گئی نہ سامنے صغراؑ کے زینبؑ خوش ذات

کبھی تو قافلہ کے پیچھے آکے چھپتی تھی
کبھی رسولؐ کے روضے میں جا کے چھپتی تھی

بنیؑ کی قبر پہ صغرا نے پایا زینبؑ کو — گلے لپٹ کے پکاری پدر کا پرسا دو
وہ بولی سارے عزیزوں کا مجھ سے پرسہ لو — عزیز ہو گئے سب فدیۂ شہ خوشخو

تو جانتی ہے کہ بابا فقط مرا صغراؑ
شہید تیرے اصغرؑ نلک ہوا صغراؑ

ابھی یہ کہتی تھی زینبؑ بہ نالہ جانکاہ — کہ اک شیشے کو لے آئیں ام سلمہ آہ
بھرا ہوا تھا لہو سے وہ شیشہ سب واللہ — حرم نے منہ پہ ملا وہ لہو بحالِ تباہ

فغاں و آہ کے نالے بلند ہونے لگے
بٹھا کے بیچ میں صغراؑ کو رونے لگے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

قافلہ کی مدینہ واپسی

سجادؑ کو فرصت جو ملی دفنِ پدر سے
رو کر کہا یہ زینبؑ مجروح جگر سے
رخصت ہو پھوپھی قبرِ شہِ جن و بشر سے
وہ بولی کہ واری مجھے کیا کام ہے گھر سے
قبرِ شہ تنہا ہے نہ منہ موڑوں گی پیارے
جنگل میں اکیلی نہ لحد چھوڑوں گی پیارے

سجادؑ نے کی عرض کہ اے قبلۂ حاجات
بابا سے تو اب ہوگی قیامت میں ملاقات
گھر چل کے شہیدوں کے لئے روئیے دن رات
سب بیبیاں بولیں مناسب ہے یہی بات
ہم سب کو پہنچنا ہے مگر ساتھ تمہارے
تم ساتھ ہو سجادؑ کے ہم ساتھ تمہارے

زینبؑ کو سوا جانے کے پھر کچھ نہ بن آیا
تربت کو برادر کی کلیجے سے لگایا
گو حضرت سجادؑ نے زینبؑ کو چھڑایا
زینبؑ نے مگر پیٹ کے یہ شور مچایا
اے قبر فدا تجھ پہ یہ آوارہ وطن ہو
تو غش ہو تو غربت کی سے بے گور و کفن ہو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

پھر پاس سے منہ رکھ کے کہدیہ پکاری — بھیا عقوبت رحمت آخر ہے ہماری
ناقہ پہ شتربان نے کسی کالی عماری — بے آپ کے زینب ہے مگر میری سواری

مرقد سے کفن پہنے چلے آیئے بھائی
دو چار قدم تو مجھے پہنچایئے بھائی

اکبرؑ سے بھی کہہ دو کہ پھوپھی جاتی ہے آؤ — کس کام میں ہیں قاسمِ مضطر کو بلاؤ
پھر پیٹ کے سر رو کے یہ کہتی ہے زلیخا — بھیا تمہیں محمل میں مجھے آ کے بٹھاؤ

منہ اپنا وطن میں کسے دکھلائے گی زینبؑ
بے آپ کے یثرب کو نہ اب جائے گی زینبؑ

سجادؑ نے جب دی قسم قبر پیمبرؐ — مجبوری سے اسوار ہوئی دخترِ حیدرؑ
یثرب کو روانہ ہوئے پھر عابدِ مضطرؑ — جرثم کا پسر قافلے کے آگے تھا کھلے سر

کہتا تھا کہ کچھ حد نہیں اس جور و جفا کی
شبیرؑ کو مارا ہے دہائی ہے خدا کی

وہ قافلہ یثرب کے قریب آیا جو ناگاہ — مشتاقوں سے اس شہر کے مسدود ہوئی راہ
سر پیٹ کے سجادؑ سے زینبؑ نے کہا آہ — ان لوگوں سے کہہ دو مری جانب سے یا للہ

بن بھائی کے آتی ہوئی شرماتی ہے زینبؑ
یہ وجہ ہے جو منہ نہیں دکھلاتی ہے زینبؑ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۶۵

قافلہ کی مدینہ واپسی

جب گورِ غریباں سے وطن میں حرم آئے — سر پیٹتے سجادؑ بہ زیرِ علم آئے
کہتے تھے نہ اکبرؑ نہ امامِ امم آئے — اٹھارہ بنی فاطمہؑ کو کھو کے ہم آئے
آوازِ بتول آئی کہ تاریک جہاں ہے
زینبؑ مرا یوسفؑ مرا شبیرؑ کہاں ہے

زینبؑ مرے بچوں کو کہاں چھوڑ کے آئی — زینبؑ مرے پردیسی کو پردیس میں نہ لائی
زینبؑ مرے مظلوم سے کی تو نے جدائی — زینبؑ تو نہ آئی غریبوں کی کمائی
نکلی تھی تو سب کنبہ کو اولاد کو لے کر
آئی ہے فقط عابدؑ ناشاد کو لے کر

ناگاہ خبر آمد سادات ہوئی عام — مردوں سے بھرے راستے اور عورتوں سے بام
ہر سمت تصدق کا زیارت کا سر انجام — پر نالۂ زہراؑ سے بقیع میں تھا کہرام
یہ کہتے ہوئے لوگ چلے جاتے تھے گھر سے
کہدو کوئی محزونؑ کے ماتم کے سفر سے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

نخرے فاطمہؑ صغرا کو بلا کر ! اک لڑکی نے جلدی سے یہ آواز دی آکر
بی بی پدر آیا ترا اب شکر خدا کر مل آئی ہوں کبریٰ و سکینہؑ سے میں جا کر

مرضی تری مادر کی جو میں پاتی ہوں بی بی
میں گود میں اصغر کو ابھی لاتی ہوں بی بی

آواز دی صغرا نے ترے منہ کے میں واری اور مادر عباسؑ کو خوش ہو کے پکاری
صحنک کرو زہراؑ کی مراد آئی ہماری ہنستی ہوئی در پر گئی شبیرؑ کی پیاری

کیا دیکھتی ہے چاروں طرف عید بپا ہے
پر شہر کے دروازہ پر رونے کی صدا ہے

پنجہ علم سبز کا پھر دور سے چمکا اک ناقہ پہ آپہنچا نشاں شاہ امم کا !!
اک لڑکی اور اک لڑکا عصا تھامے علم کا منہ پیٹ کے دونوں یہ بیاں کرتے تھے غم کا

ہے ہے علیؑ و احمدؐ مختار کو مارا
امت کے علمدار کے سردار کو مارا

اور بچوں کی فریاد پہ سب خلق پکاری عباسؑ کا بیٹا ہے وہ ہے شاہ کی پیاری
یہ غل تھا کہ پیدا ہوئی زینبؑ کی سواری کالی کفنی کالی ردا کالی عماری

محمل میں بھی سر شرم سے نہ چھوڑے ہوئے ہیں
اور خاک بکھرے بالوں پہ بکھرائے ہوئے ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کوٹھوں پہ کھڑی ہوگئیں سب عورتیں اُسدم
ہاتھ اپنے رکھے ہاتھوں پہ اور گردنیں کیں خم
بڑھ بڑھ کے مخاطب ہوئیں بادیدہ پُرنم
اے زینبِ عالی گہر اے ثانیٔ مریم

آگے بھی یہاں تھا یہی دستور ہمارا
تسلیم اور آداب ہو مقبول ہمارا

لو منہ سے تو اب پردۂ محمل کو ہٹاؤ
مشتاق ہیں سب لونڈیاں دیدار دکھاؤ
مردانہ نہیں ہے یہاں تو منہ نہ چھپاؤ
وہ بولی کہ بس بس نہ مجھے شرم دلاؤ

درباروں میں بازاروں میں تشہیر ہوئی ہوں
زینبؑ وہ کوئی اور ہے میں کنبہ موئی ہوں

سر کو فے سے عریاں ہے دیکھو گی دکھاؤں
سو ٹکڑے گریباں ہے دیکھو گی دکھاؤں
ناداری کا سامان ہے دیکھو گی دکھاؤں
بے وارثوں کی شان ہے دیکھو گی دکھاؤں

ہیں بازوؤں میں داغِ رسن دیکھنا کیا ہے
مجروح ہے دروں سے بدن دیکھنا کیا ہے

تھرائے ہوئے ہاتھوں سے پردہ جو اٹھایا
سر پیٹ کے منہ خاک بسر اس کو دکھایا
چلائیں کہ تم سب سے جو منہ میں نے چھپایا
راحت سے مجھے جس سے وہ بھائی نہیں آیا

سر پر مرے دامانِ حسینؑ اب نہیں لوگو!
وہ اور ہی زینبؑ تھیں میں زینبؑ نہیں لوگو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اے ہاشمو شوہرِ زینبؑ سے خبردار — کاٹیں نہ گلا ہاتھ سے لے کوئی تلوار
دینِ حنیفہ سے بھی اسدم رہو ہوشیار — ہے صاحبِ غیرت پسرِ حیدرِ کرار

بازو پہ نشاں رسّی کے دکھلاتی ہے زینبؑ
وہ اونٹ پر سر کھولے ہوئے آتی ہے زینبؑ

یہ نوحہ تھا جو حشر کا ساماں نظر آیا — یعنی شترِ زینبؑ نالاں نظر آیا
ماتھے پہ جما خونِ شہیداں نظر آیا — سر فاطمہؑ کی بیٹی کا عریاں نظر آیا

خوں بہتا تھا زخموں کی طرح دیدہ تر سے
آتی ہے صدا ہائے حسینا کی جگر سے

ابن حنیفہ کا ہوا دل تہ و بالا — خنجر وہیں حلقوم پہ رکھنے کو نکالا
پرسے نے انہیں دی قسم سید والا — عبداللہ و جعفر کو فرشتوں نے سنبھالا

زینبؑ نے کہا قتل کر دل کے بھی کو
کھو آئی ہوں جنگل میں حسینؑ ابن علیؑ کو

انبوہ جوانانِ وطن جب نظر آیا — دل بانوؑ کا اکبرؑ کے تصور میں بھر آیا
ٹکڑے ہوا دل یاد جو لختِ جگر آیا — بے ساختہ بہ حرفِ لبِ پاک پہ آیا

بیٹےؑ کی جدائی میں مجھے صبر نہیں ہے
شبیرؑ کے جو انو مرا اکبرؑ بھی کہیں ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۶۶

قافلہ کی مدینہ واپسی

جد کے روضہ پر اسیرانِ ستم آتے ہیں
ہر طرف غل ہے کہ پابندِ الم آتے ہیں
قافلہ کش اہلِ عزا کشتۂ غم آتے ہیں
گھر لٹا کے شہ بیکس کے حرم آتے ہیں

یوں سفر میں نہ عزیزوں سے چھٹے گا کوئی
یوں جہاں میں نہ لٹا ہے نہ لٹے گا کوئی

کوئی کہتی ہے کہ ہے ہے مرا پیارا نہ رہا
کوئی کہتی ہے مرا راج دلارا نہ رہا!
دل کی تسکین ضعیفی کا سہارا نہ رہا
ہم کسی کے نہ رہے کوئی ہمارا نہ رہا

کوئی کہتی ہے کہ سو طرح کے غم کھاؤ گی
اب میں اس شہر میں پیاروں کو کہاں پاؤ گی

وہاں مدینے میں کسی نے یہ خبر پہنچائی
روضۂ جد پہ اب آئے ہیں حسینؑ کے بھائی
کوئی چلایا بہت پاس سواری آئی
یہ سنتے ہی شاداں ہوئے سب شیدائی

سب نے خوش ہو کے کہا صاحبِ تطہیر پھرے
یا خدا اکبر و شبیر حضرتِ شبیر پھرے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

نوجوانوں کو یہ شادی تھی کہ اکبرؑ آئے
کوئی کہتا تھا کہ عباسؑ دلاور آئے
غُل یہ لڑکوں میں ہوا در پہ جعفرؑ آئے
بچے ہنس ہنس کے پکارے علی اصغرؑ آئے

شور تھا جانِ شہ بدر و حنین آتے ہیں
پیشوائی کو چلو آج حسینؑ آتے ہیں

یہ خبر شہر کے ہر گھر میں مشہور ہوئی
دخترِ شاہ بھی شاداں ہوئی مسرور ہوئی
ہجر کا داغِ جدائی کی بلا دُور ہوئی
تپ جو ہر وقت جلاتی تھی وہ کافور ہوئی

ہنس کے دادی سے کہا لوشہ والا آئے
سب مرض دور ہوئے میرے مسیحا آئے

شکر ہے جانِ علیؑ سبطِ پیمبرؐ آئے
لو سفر سے مرے بھیا علی اکبرؑ آئے
میرے عباسؑ چچا آپ کے دلبر آئے
میرے عاشق مرے پیارے علی اصغرؑ آئے

ننھے بھائی میرے شیدا ہیں یہ سب جانتے ہیں
دیکھوں اب بھی علی اصغرؑ مجھے پہچانتے ہیں

کوئی صغراؑ سے یہ بولی کہ نہ اب دیر لگاؤ
بی بی اب اُٹھ کے ذرا گھر میں نیا فرش بچھاؤ
ہم بھی خدمت کیلئے آئے ہیں کچھ کام بتاؤ
آبدار دں سے کہو آبِ خنک جلدی لاؤ

تشنہ لب احمدِ مرسل کے نواسے ہونگے
دودھ تم پانی میں سب آئے ہیں پیاسے ہونگے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اس طرف فاطمہؑ کے گھر پہ خوشی ہے پیہم
اس طرف عابدؑ مضطر ہیں اسیرِ غم و ہم

دست بستہ وہ حضوری میں بشیر جذلم
آپ کا رُو کے یہ ارشاد کہ اے اہلِ ہمم

سب کے دل پر غمِ سرور کا اثر پہنچا دو
میرے آنے کی مدینہ میں خبر پہنچا دو

اس خدا دوست نے جس وقت یہ ارشاد سنا
نوحہ گر خاک بسر مسجدِ احمدؐ میں گئے

دی صدا اہلِ مدینہ کو بسد آہ و بکا
تم جہاں رہتے ہو یہ شہر ہے انوار گیا

دشتِ غربت میں امامِ ازلی قتل ہوئے
خاک اُڑاؤ کہ حسینؑ ابنِ علیؑ قتل ہوئے

بن میں لٹ کر حرمِ شاہِ ہدیٰ آئے ہیں
قید سے چھوٹ کر اسیرانِ بلا آئے ہیں

سر پہ وارث جو نہیں محوِ بکا آئے ہیں
آل کو لے کے فقط زین العبا آئے ہیں

یادِ ماضی نے بہت دل کو جو تڑپایا ہے
شہر سے دور قیام اس لئے فرمایا ہے

غُل اُٹھا ہائے ہدایت کا یہ انجام ہوا
نذرِ شمشیرِ جفا ہادیٔ اسلام ہوا

ہر طرف شہر میں مظلوم کا غم عام ہوا
خانہ فاطمہؑ صغراؑ میں تو کہرام ہوا

کہتی تھی کیا یہ خبر آہ زبانی آئی
ہائے بابا کے عوض گھر میں سنانی آئی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مجھ کو ماں بہنوں سے پھوپھیوں سے ملاؤ لوگو
بھیا عابدؑ کی مجھے شکل دکھاؤ لوگو
مجھ سے روٹھے ہیں ذرا آ کے مناؤ لوگو
میں بھی چلتی ہوں وہیں راہ بتاؤ لوگو

ہائے کس بات پہ بیمار سے منہ موڑ لیا
کچھ خطا مجھ سے ہوئی جس سے یہ گھر چھوڑ دیا

بیبیاں بولیں کہ تم گھر سے نہ جاؤ صغراؑ
اپنی دادی کے چلن کو نہ بھلاؤ صغراؑ
اپنے عمو حنفیہ کو بلاؤ صغراؑ
ہم فدا ٹھیک خبر ان سے منگاؤ صغراؑ

ناگہاں خود وہ سوئے عابدِ خوش ذات چلے
خاک اڑاتے ہوئے سب اہلِ حرم ساتھ چلے

دیر تک رو کے محمدؑ نے یہ عابدؑ سے کہا
فاطمہؑ پیٹ کے مر جائیگی اے زین العبا
ایک تو مرگِ پدر دوسرے کنبہ سے جدا
یہی بہتر ہے کہ اب گھر کو چلو بہرِ خدا

سر جھکا کر یہ کہا بنت علیؑ سے کہیے
مجھ کو کیا عذر ہے پر آپ پھوپھی سے کہیے

رو کے وہ بولیں کہ کس طرح گھر جاؤں میں
بھائی کو کھو کے عزیزوں سے نہ شرماؤں میں
اس پہ یہ قہر کہ لاشہ بھی نہ دفناؤں میں
گھر کے جو زیب تھے اب ان کو کہاں پاؤں میں

اب تو میں گھر کی طرف رُخ نہ کروں گی بھیا
میں اسی دشت میں روتے ہوئے مروں گی بھیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سن کے یہ دشت سے مغموم دل افگار چلے — خیمے اونٹوں پہ لدے شہ کے عزادار چلے
محملوں میں شہ مظلوم کے زوار چلے — سوئے روضہ حرم احمد مختار چلے

ہم وطن دل پہ شہیدوں کے الم لیکے چلے
آگے سجادؑ سیاہ ایک الم لیکے چلے

ناگہاں شور ہوا باپ کی شیدا آئی — محو ماتم وہ مریض شہ والا آئی
لو وہ روتی ہوئی ہم صورت زہرا آئی — سیہ و حشر ہوا فاطمہ صغرا آئی

پاس آکر نہ وہ ماں سے نہ چچی سے لپٹی
دوڑ کر قبر پیمبرؐ پہ پھوپھی سے لپٹی

رو کے زینب نے کہا ہائے لٹا گھر بھی بی بی — ذبح مقتل میں ہوئے سبط پیمبر بی بی
مر گئے اکبر و عباس دلاور بی بی — تیر کھا کر ہوئے بسمل علی اصغر بی بی

قید خانے میں فلک نے یہ جفا کی صغرا
سیلیاں کھا کے سکینہؑ نے قضا کی صغرا

ناگہاں آکے یہ فضہ نے خبر دی آکر — سیہ و آتے ہیں اب بنت علی کے شوہر
یہ سخن سنتے ہی زینبؑ نے کیا پیٹ کے سر — جلد آؤ مرے عونؑ و محمدؑ ہو کدھر

فرط غیرت سے عجب حال ہے میرا بچو
تم کو پوچھیں گے جوان سے کہوں کیا بچو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اتنے میں شوہرِ زینبؑ بہ دلِ زار آئے — محوِ غم لختِ دلِ جعفرِ طیار آئے
شہ کی فرقت میں مغموم و دل افگار آئے — سر کو نہوڑھائے ہوئے جانب بیمار آئے

بڑھ کے شبیرؑ بھی نازوں کے پلے سے لپٹے
ہائے سجادؑ کہا اور گلے سے لپٹے

رو کے بولے مرے فرزند میں تم پر قربان — حیف مارے گئے غربت میں امام دوجہاں
رو کے عابدؑ نے کہا ہائے مرے عمّو جان — آپ کا گھر بھی لٹا ہو گئے بچے قرباں

آہ بھر کر کہا غم اُن کا نہ کھاؤ بیٹا
میں فدا ان کے لئے دل نہ کڑھاؤ بیٹا

ان کے پُرسے کی مری جان ضرورت کیا ہے — میں بھی قربان ہوں بچوں کی حقیقت کیا ہے
یہ تو بتلاؤ مگر تم کو اذیت کیا ہے — کسی پہلو تمہیں راحت انہیں کلفت کیا ہے

غم تمہارا دلِ بیتاب کو تڑپاتا ہے
پشت پر ہاتھ ہر اک بار کیوں جاتا ہے

پشت دیکھی تو کہا ہائے یہ کیا اے سجادؑ — یہ مرض اور یہ صدمے یہ کیا اے سجادؑ
یہ تنِ زار پہ دُروں کی جفا اے سجادؑ — تم نے صبر کیا ہے بخدا اے سجادؑ

عرض کی اور بھی اک زخم عیاں ہے عمّو
طوق آہن کا گلے میں بھی نشاں ہے عمّو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اہلحرم کی مدینہ واپسی

تنہا شب فرقت میں بکا کرتی تھی صغرا
دن آمد اکبر کے گنا کرتی تھی صغرا
جینے کی نہ صحت کی دعا کرتی تھی صغرا
زہرا کی لحد سے یہ کہا کرتی تھی صغرا
بیمار کو بے کس کو مسیحا سے ملا دو
صدقے گئی دادی مجھے بابا سے ملا دو

بی بی میں تمہاری لحد پاک کے قرباں
دادا کے لئے پوتی کی مشکل کرو آساں
پردیس میں بابا ہیں لبوں پر ہے مری جاں
آ بیٹھو سرہانے مرے مرقد سے کوئی آں
لو تم تو بلائیں مری ہاتھوں کو بڑھا کر
میں رووں تمہیں دل کے دھڑکنے کو دکھا کر

وہ دن گئے جو راہ کرتے تھے نظارے
اب آنکھ بھی کھل سکتی نہیں ضعف کے مارے
سہروں کوئی جب نام مرا لے کے پکارے
تب کھول کے آنکھیں کروں دو ایک اشارے
سر بالش بستر سے مرا اٹھ نہیں سکتا
اب ہاتھ سے صغرا کے عصا اٹھ نہیں سکتا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اوّل تو میسّر ہی نہیں آتا ہے کھانا — اور خیر جو رزاق مرا پہنچاتا ہے کھانا
تب ساتھ کا ماں باپ کے یاد آتا ہے کھانا — میں کھاتی نہیں کھانا مجھے کھاتا ہے کھانا

نفرت مجھے اب ہو گئی ہے آب و غذا سے
کیا جانے کہ بھوکے مرے بابا ہیں کہ پیاسے

اس طرح سے اب رادی صادق نے ہے لکھا — تشویش میں سب چاند محرم کا بھی گذرا
پردیسیوں کا نامہ و پیغام نہ پہنچا — اک لڑکی نے اک روز کہا آ کے کہ صغرا

کیا روتی ہے دل شاد ہوا بابا ترا آیا
اے فاطمہ بیمار مسیحا ترا آیا

صغرا نے سنا مژدہ جونہی یہ پدر آئے — لب کھل گئے شادی سے اور آنسو نکل آئے
سجدہ کیا بولی مرے ارمان بر آئے — پھر پوچھا کہاں تک شہ جن و بشر آئے

ہے خیر رفیقان شہ عرش نشیں کی
کچھ دھوم سے آتی سواری شہ دیں کی

کب ہوئیگا داخل یہاں فرزند یداللہ — ہیں اکبرؑ و عباس بھی ہمراہ شہنشاہ
وہ لڑکی لگی کہنے کہ اے بنت شہ ذیجاہ — جو ساتھ سدھارے تھے وہ سب ہونگے ہمراہ

عرصہ نہیں اب کچھ بھی حسینؑ آتے ہیں صغرا
لینے کیلئے اہل وطن جاتے ہیں صغرا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کچھ اُن کے تصدق کے لئے جلد منگاؤ — تکیہ علی اصغر کے بھی جھولے میں لگاؤ
بابا کے قدم آتے ہیں آنکھوں کو بچھاؤ — پوشاک نئی پہنو یہ ملبوس بڑھاؤ

اب آمدِ فرزندِ رسول دوسرا ہے
بالوں سے جو گھر آج بہار و تو بجا ہے

اُمِ سلمہ سنتی ہوئی آئیں پھر اُس جا — بولیں کہ حسین آئے مبارک تمہیں صغرا
اب تو مرے کہنے کا یقیں تم کو پڑیگا — میں تم سے نہ کہتی تھی ہیں آتے شہ والا

جاں اپنی عبث تم نے یہاں ڈالی تھی غم میں
اب تم میں نہیں اٹھنے کی طاقت ہے نہ دم میں

پھر بازوؤں کو تھام کے بیکس کو اٹھایا — اور مادرِ عباس کو بھی پاس بلایا
بیمار کو دروازے پہ لے جاکے بٹھایا — صغرا کو مدینہ میں تلاطم نظر آیا

دیکھا کہ بہم کوچوں میں سب چھوٹے بڑے ہیں
سب آمدِ شبیر کے مشتاق کھڑے ہیں

اک غول ہوا دور سے ناگاہ نمودار — تھی جس میں صدا ہائے حسینا کی ہر اک بار
اس غول کے حلقہ میں بشیرِ جگر افگار — یہ مرثیہ پڑھتا ہوا آتا ہے بہ تکرار

اے اہلِ وطن چین سے کیا بیٹھے ہو گھر میں
گھر لٹ گیا آمد کے نواسے کا سفر میں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اس حادثے کے سنتے ہی غش ہو گئی عذرا — اور مادرِ عباس کا دل سینہ میں کانپا
ام سلمہ بولیں کہ یہ قہر ہو گیا کیا — سب لوگ لگے ہاتھوں سے سر پیٹنے لپٹا

حسرت سے کوئی پشت بہ دیوار کھڑا تھا
ہر کوئی کوچہ میں اک ایک پہ بیہوش پڑا تھا

ظاہر تھے مدینے میں تو یہ حشر کے آثار — جو اونٹ ہوئے آلِ پیمبرؐ کے نمودار
غل پڑ گیا لو آئی ہے وہ عترتِ اطہار — وہ اونٹ پر سجاد بھی سر ننگے ہیں اسوار

وہ زین ڈھلا گھوڑا ہے فرزندِ نبیؐ کا
دیکھو وہ علم آتا ہے عباسِ علیؑ کا

اک اونٹ عماری کا ہوا آہ نمودار — تھے جس کی مہار آپ لئے عابدِ بیمار
انبوہ خلائق جو سوار ہوتا تھا ہر بار — سجادؑ حزیں کرتے تھے اک ایک سے گفتار

اس اونٹ سے مل کر نہ چلو بے ادبی سے
یہ اشترِ بانوئے حسینؑ ابنِ علیؑ ہے

ناگہ شترِ بانوئے مغموم گیا تھم — سجادؑ کو محمل سے پکاری وہ بصد غم
اس بھیڑ کو سر کا ڈکہ رکتا ہے مرا دم — روضہ پہ محمدؐ کے مجھے لے چلو اس دم

کیا وجہ سواری مری اس جا جو کھڑی ہے
بولا کوئی صغراؑ ہے بیہوش پڑی ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بانو نے کہا لو گو مرا اونٹ بٹھا دو بچھڑی ہوئی بیٹی کو گلے میرے لگا دو
دل ڈھونڈھ رہا ہے مرا اصغر کو دکھا دو عابد تمہیں پردہ مرے محمل کا اٹھا دو

میں سنتی ہوں آواز مجھے دیتی ہے اصغرؑ
تم کہہ دو بلائیں تری ماں لیتی ہے اصغرؑ

کچھ عورتیں روتی ہوئی واں آئیں کھلے سر اور واسطے پردے کے لگیں رد کنے چادر
دل بانو کا بھر آیا لگی کہنے یہ رو کر جس سے مرا پردہ تھا چلا اس پہ تو خنجر

بے وارثی ہوں بیوہ و مغموم حزیں ہوں
پردہ نہ کرو پردے کے قابل میں نہیں ہوں

زینبؑ کے اترنے کی کبھی پھر آئی جو باری منہ اپنا سوئے کرب و بلا کر کے پکاری
اے بھائی کہاں ہو میں تمہارے گئی واری تم آ کے اتارو تو بہن اترے تمہاری

ہو دور مگر صاحبِ اعجاز بڑے ہو
آؤ یہاں اور روک کے چادر کو کھڑے ہو

زینبؑ کو صدا روحِ برادر کی یہ آئی خواہر ترے ہمراہ یہاں آیا ہے بھائی
موجود ہے یہ روحِ شہ کرب و بلائی تم شوق سے اترو اسد اللہ کی جائی

سب جانتے ہیں صاحبِ عصمت تو بڑی ہے
پردہ کی رکے ہوئے پردے کو کھڑی ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

قافلہ کی مدینہ واپسی

جب آئے وطن میں چمن آرائے مصیبت — تھے خاک بسر آہ و بکائے مصیبت
گھر فاطمہ زہراؑ کا بنا جائے مصیبت — تھا شور کہ ہے جوش میں دریائے مصیبت
بولی کوئی کس جا شہِ ناشاد کو چھوڑا
اے قبر لو کس باغ میں شمشاد کو چھوڑا

تم آئے جنابِ شہ دلگیر نہ آئے — سیدانیوں کیا حضرتِ شبیرؑ نہ آئے
کیا ہتھ ہے وہ صاحبِ شمشیر نہ آئے — سلطان جہاں بخش جہانگیر نہ آئے
تم کون سی بستی میں لٹے قافلے والو
کس مصر میں یوسفؑ سے چھٹے قافلے والو

دل تھام کے زینبؑ نے کہا آہ نہ پوچھو — ٹھہرو ابھی حال تشنہ ذی جاہ نہ پوچھو
گھبرا کے یہ افسانہ جانکاہ نہ پوچھو — کس بن ہے شیرِ اسد اللہ نہ پوچھو
ہم آئے امامؑ ازلی رہ گئے لوگو
جنگل میں حسینؑ ابن علیؑ رہ گئے لوگو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کچھ بنتِ شہ یثرب و بطحا سے نہ کہنا
اعدا کے ستم بیکس و تنہا سے نہ کہنا
بابا کا قلق عاشقِ و شیدا سے نہ کہنا
سب حال ابھی فاطمہ صغرا سے نہ کہنا

یارا نہ رہے گا دم الٹ جائے گا اس کا
صدمے سے کلیجہ ابھی پھٹ جائے گا اس کا

بیمار ہے مظلوم برادر کی نشانی
تھا یاد میں اس کی اسد اللہ کی جانی
بولے نہ خبر کبھی صغرا کبھی پانی
بھائی نے دیئے ہیں اسے پیغام زبانی

دینی ہیں تسلی شہ صابر کی طرف سے
سینے سے لگانا ہے مسافر کی طرف سے

پرسے کے لئے آنے لگیں بی بیاں کبار
ماتم کی صفیں لائیں کنیزانِ وفادار
صغرا سے یہ فرمانے لگیں زینبِ ناچار
بیٹی تم ادھر آؤ کہوں کچھ میں دل افگار

چارا نہیں اس میں جو مشیت ہے خدا کی
تم صاحبِ ماتم ہو غریب الغربا کی

کرتے سے کھڑی پوچھتی تھی اشک وہ ذیجاہ
بولی کہ پھوپی میں نہیں اس رسم سے آگاہ
اب سب کی بزرگ آپ ہیں بنتِ اسد اللہ
ہوں آپ عزادار کہا کھینچ کے اک آہ

فرمایا کہ لحد چھوڑ کے پچھتائی ہوں بیٹی
پرسا کہیں لیتے کو میں خود آئی ہوں بیٹی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

دستور ہے یہ خلق میں اے بیکس و ناداں — بابا کی عزادار بنی تھی میں پریشاں
جب اٹھ گئے جد صاحب ماتم ہوئیں اماں — تھا بھائی کے ماتم کا نہ پردیس میں ساماں

بیبیوں کی خبر بھی کوئی لینے کو نہ آیا
صغراؑ ہمیں پرسا کوئی دینے کو نہ آیا

صف بچھتی ہے ماتم کی چلو جمع ہے سب گھر — لو خاک ملو چہرے پہ اے بیکس و مضطر
لوگ آتے ہیں پرسے کیلئے کھولے ہوئے سر — مادر سے کہو شالِ عزا ڈال لیں سر پر

پر دردِ بیاں کیجیو جی کھویو صغراؑ
جب آئے کوئی ڈھانپ کے منہ رویو صغراؑ

ہمسائیاں ہر سمت کھڑی ہو گئیں آ کے — گہنوں کو اتارے کئے ساماں عزا کے
سر کھول دیئے رنج میں شاہِ شہدا کے — بال اڑ کے پریشان ہوئے جھونکوں سے ہوا کے

گہ اڑتی ہوئی کالی ردائیں نظر آئیں
چھائی ہوئی ماتم کی گھٹائیں نظر آئیں

چلائیں وہ زینبؑ کا ابھی حکم جو پائیں — آئیں وہیں آقا کے لئے خاک اڑائیں
فضہ نے جو پوچھا تو کہا شوق سے آئیں — اب کون ہے پردہ کا بھی کچھ دھیان نہ لائیں

ہمدم کوئی غیر نفس سرد نہیں ہے
سب مر گئے ماں گھر میں کوئی مرد نہیں ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سجادؑ سے جاکر یہ جلو خانہ میں کہ آ ماتم کا جو ہو شور نہ گھبرائیو اصلا
ناموس رئیسان عرب آئے ہیں بیٹا گھر میں نہ چلے آئیو جب تک نہ ہو پردا
پر فاطمہؑ کبرا انہیں بلوائیں تو آنا
جو چھپتے ہوں بیٹا وہ سرک جائیں تو آنا

کوٹھے سے یہ کہتی ہوئی ہر اک اتر آئی اس وجہ سے پوچھا فقط اے حق کے فدائی
زندہ جو تھے ہم سب کے حضور آپکے بھائی اس قصر کی حد تک زنِ غیر آنے نہ پائی
سمجھیں نہ حضور آپ کے پر غم سے چھپیں گی
ہم لونڈیاں شہزادۂ عالم سے چھپیں گی

جس گھر سے رہا پردہ امت یہ وہ گھر ہے ہم چین میں تھے جسکی بدولت یہ وہ گھر ہے
حاصل ہوئی جس سے ہمیں عزت یہ وہ گھر ہے مردوں کو ہمارے ملے خلعت یہ وہ گھر ہے
صدمے ہمیں پہنچے نہ کبھی جن و پری کے
ہمسایہ میں رہتے تھے حسینؑ ابن علیؑ کے

سن کر یہ بیان بول اٹھی دخترِ حیدر تھا بھائی کے دم تک مکاں قصرِ سکندر
ہاں آئے کوئی تھے نہ رداد ار برادر عبرت کی جا ہے ان کے محل میں ہوں تمگر
پردیس میں بے پردہ نکالا مجھے گھر سے
اماں کی ردا نم نے بھیجی میرے سر سے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۶۹

قافلہ کی مدینہ واپسی

وطن میں جب کہ اسیروں کا کارواں آیا
نبیؐ کے روضہ پہ سجاد ناتواں آیا
اُتر کے ناقہ سے با چشم خوں چکاں آیا
حرم کے ساتھ یہ کرتا ہوا بیاں آیا
مدینے دلبرِ زہرا کا سر اتار لیا
ہمارے باپ کو فوجِ شقی نے مار لیا

ہمارے سامنے مارے گئے پھوپی کے پسر
ہمارے سامنے قاسم نے کھائے تیغ و تبر
ہمارے سامنے بے جاں ہوئے علی اکبرؑ
ہمارے سامنے عباسؑ ہو گئے بے سر
ہمارا قافلہ بحرِ بلا میں ڈوب گیا
جہازِ آلِ نبیؐ کربلا میں ڈوب گیا

بٹھا کے ناقہ کو سجادؑ ناتواں اُترے
عصا کو تھام کے با چشمِ خونفشاں اترے
قریبِ مرقدِ سلطانِ انس و جاں اترے
اور اہلبیت یہ کرتے ہوئے فغاں اترے
ہوئی غریبوں پہ بیداد یا رسول اللہ
حسینؑ مر گئے فریاد یا رسول اللہ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہوا جو روضہ میں داخل وہ قافلہ ناگاہ — گرے مزارِ مبارک پہ عابدِ ذی جاہ
اٹھا کے ہاتھ یہ فریاد کی بنالہ و آہ — تباہی آگئی ہم بیکسوں پہ یا جدِّ آہ

یتیم ہو کے یہ ناشاد کام آیا ہے
پدر کو کھو کے وطن میں غلام آیا ہے

گئی لحد پہ پھر اس طرح زینبِ مخزون — کہ ایک ہاتھ میں شہ کا عمامہ پرخوں
اور ایک ہاتھ میں حضرت کا جامہ گلگوں — زباں پہ مرثیہ جس کا یہ جانگزا مضمون

یزیدؔ نے ہمیں لوٹا دو ہائی ہے نانا
بہن شہید کے مجرے کو آئی ہے نانا

حسین بھائی کو ہم کربلا میں چھوڑ آئے — علی کے لال کو دشتِ بلا میں چھوڑ آئے
یتیم فاطمہ کو نینوا میں چھوڑ آئے — تمہارے چاند کو خاکِ شفا میں چھوڑ آئے

یہ بعد قتل عجب تفرقہ پڑا نانا
گرا بدن کہیں اور سر کہیں گرا نانا

بپا تھا یاں تو ابھی ماتمِ شہ ابرار — کہ یہ قیامت کبریٰ بپا ہوئی ایکبار
سنبھالے فاطمہ صغرا کو عورتیں دو چار — منہ اپنا پیٹتی داخل ہوئیں بحالتِ زار

پکارتی تھیں شہ مشرقین کو مارا
یہ کیا غضب ہوا کس نے حسینؑ کو مارا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سنی جو رانڈوں نے ماتم کے جوش میں یہ صدا
بچھاڑیں کھانے لگیں خاک پر یہ رو رو بکا
ہوا یہ شور کہ ہے ہے شہید تیغ جفا
تڑپ تڑپ کے پکاری یہ فاطمہ صغرا

دکھائی دیتا ہے سب گھر لٹا ہوا لوگو
اے پدر مرا تم میں سے کیا ہوا لوگو

کہاں ہیں صاحب بھیا مرے علی اکبر
کہاں ہے چھوٹا مسافر مرا علی اصغر
کہاں ہیں عون و محمد بھوپی کے لخت جگر
بتاؤ قاسم و عباس نامور ہیں کدھر

قریب مرگ ہوں غم سے ہیں خستہ تن لوگو
کہاں ہے بالی سکینہ مری بہن لوگو

پکاری کوٹ کے چھاتی یہ بانوئے ناشاد
جگر خراش ہے بی بی حسین کی روداد
میں رانڈ ہو گئی زہرا کا گھر ہوا برباد
رہا نہ کنبے میں باقی کوئی بجز سجاد

عجب حادثہ ہم پر گذر گیا صغرا
پسر بھی مر گئے وارث بھی مر گیا صغرا

سنان کیں سے گئی جان میرے اکبر کی
چھدی خدنگ سے ننھی سی گردن اصغر کی
چلی گلے پہ شہ دیں کے دھار خنجر کی
صفائی ہو گئی اک دم میں سب گھر کی

میں شہر شام تلک ننگے سر گئی صغرا
سکینہ قید میں گھٹ گھٹ کے مر گئی صغرا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۷

قافلہ کی مدینہ واپسی

ہے کربلائیوں کا مدینے میں داخلہ — آتا ہے بحرِ حسینؑ کے زینبؑ کا قافلہ
کس حسرت و قلق کا ہے ویسے مقابلہ — یثرب سے قربِ گورِ غریباں ہے فاصلہ

زینبؑ پکاری گھر میں صورت دکھاؤں گی
میں تو نبی کی قبر پہ پرسے کو جاؤں گی

سب نے کہا قبول ہے اے بنتِ مرتضا — قبرِ نبی پہ قافلہ لوٹا ہوا چلا
زینبؑ نے بابِ روضہ پہ جا کر دی یہ صدا — اٹھو لحد سے سو چکے اے فخرِ انبیا

حضرت کے لختِ دل کے عزادار آئے ہیں
نانا ترے نواسے کے زوار آئے ہیں

لبیک کی صدا ہوئی تربت سے آشکار — داخل ہوئے رواقِ پیمبرؐ میں سوگوار
آتے ہی طوفِ قبر کیا سب نے ایکبار — زینبؑ بلائیں لے کے پکاری کہ میں نثار

معمول ہے کہ گھر میں مسافر جو آتا ہے
کچھ تحفہ خواہ خواہ سفر سے وہ لاتا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

میں تحفہ مادرِ سے بہت ساتھ لائی ہوں
پرخوں لباس سید خوشذات لائی ہوں
بازو پہ نیل رسی کے مہیات لائی ہوں
نادار تھی سفر سے یہ سوغات لائی ہوں
دور از وطن شہیدوں کی پوشاک پاک ہے
کچھ ابن بوتراب کی تربت کی خاک ہے

اک تحفہ تو شبیہ پیمبر کا داغ ہے
اک ہدیہ چھ مہینے کے اصغر کا داغ ہے
کیا کیا دکھاؤں تندیٔ دہر کا داغ ہے
سوغات سب سے عمدہ برادر کا داغ ہے
ستر دو تن کو پیٹ کے اور رو کے آئی ہوں
دولت علیؑ کی ماریہ میں کھو کے آئی ہوں

زینب کے بعد بانوئے سلطانِ کربلا
اٹھی لحد کے گرد پھری پا غم و بکا
لے کربلائیں قبر کی اس طرح سے کہا
تسلیم اے حبیب خدا فخرِ انبیا
ہو کر سفر سے بیوہ میں ناشاد آئی ہوں
سوغات اک ننھے مسافر کی لائی ہوں

یہ کہہ کے خوں بھرا ہوا کرتا صغیر کا
تعویذ قبر پاک پہ پھیلا کے رکھ دیا
اک دفعہ مہرِ مادری نے جوش جو کیا
لے کربلائیں کرتے کی لو لی بصد بکا
گستاخیاں نہیں یہ مناسب غلام کو
اصغرؑ سلام تو کرو خیر الانام کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

آنکھوں سے قبر پاک سے بھر لگا تو لو ننھی سی انگلی بہرِ زیارت اٹھا تو لو
اِس صغر سن میں دکھ جو سہے ہیں سنا تو لو نانا کو زخم تیرِ ستم کا دکھا تو لو
مرقد میں بھی نہ چین سے ہم سونے پائے ہیں
نانا تمہاری قبر پہ فریاد لائے ہیں

کچھ تحفہ نانا جان کو تو کربلا کا دو حُرّ تو کوئی نذر میں خاکِ شفا کا دو
پرسہ چچا کا باپ کا سب اقربا کا دو پرخوں عمامہ اکبرِ گلگوں قبا کا دو
قیدِ ستم کے جور و ستم سہنے کو کہو
دربار میں پھوپی کے کھڑے رہنے کو کہو

نانا سے کہہ دوں بھری بلوے میں بے ردا کہہ دو کہ بازو دخترِ مشکل کشا بندھا
نانا سے کہہ دو ورثہ کو کفن بھی نہیں ملا کہہ دو کہ لاشہ باپ کا پامال ہو گیا
نانا سے کہہ دو بالی سکینہ بھی مر گئی
بابا کے سر پہ جان فدا اپنی کر گئی

کہہ دو کہ نیزہ کاری بڑے بھائی کے لگا تا پشت صدر اکبرِ گلگوں قبا چھدا
کہہ دو بھتیجے بھی حق پہ ہوئے فدا مقتولِ ظلم ہو گئے عباسِ باوفا
کہہ دو کہ بازو ٹوٹا امام غیور کا
ٹھنڈا ہوا علم لبِ دریا حضور کا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۱۷

قافلہ کی مدنیہ واپسی

جب زائرانِ شاہِ غریب الوطن پھرے
یعنی سوئے وطن حرمِ پنجتن پھرے
اِک دستِ تحفے کے نشانِ رسن پھرے
غل تھا کہ اہلِ بیتِ حسین و حسن پھرے
ستر دو تن کو زیرِ زمیں سونپ آئے ہیں
کچھ صدمے خاکِ پاک کے ہمراہ لائے ہیں

اسباب سب لٹا ہوا خیمہ جلا ہوا
اور زین ذوالجناح لہو سے بھرا ہوا
منہ پر غبارِ گنجِ شہیداں لگا ہوا
دامانِ ماتمی کفنی کا پھٹا ہوا
بچے بھی کوزے پانی کے ہاتھوں میں لیتے ہیں
پیتے نہیں ہیں فاتحہ اصغر کا دیتے ہیں

فاقہ وہی ہے پیاس وہی ہے وہی بکا
ان کو ہر ایک شہر و بیابان ہے کربلا
جب آنسو خشک ہو گئے کچھ پانی پی لیا
سو یہ بھی اس لئے ہے کہ ہو قوتِ عزا
دنیا سے رزق اٹھ گیا غم کھانا رہ گیا
پانی گلے سے اترا تو آنکھوں سے بہہ گیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ناگہ گذار قافلہ کا شہر میں ہوا — اور لشکرِ بشیر میں نقارہ بھی بجا
آوازِ تیز گامی اسپاں ہوئی بپا — ہمسائیوں کو فاطمہ صغرا نے دی صدا
لو گو سواری آتی ہے کس بادشاہ کی
سب نے کہا کہ سبطِ رسالت پناہ کی

یوں تندرست ہو گئی وہ سن کے یہ خبر — بیمار جیسے شاد ہو پرہیز توڑ کر
پھر تو ہر ایک سے یوں ہوئی گویا وہ خوش سیر — آئے حسینؑ سرد ہوئی آتشِ جگر
اب خوف ہے مرض کا نہ شوقِ علاج ہے
حاصل پدر کا شربتِ دیدار آج ہے

اتنے میں اُم ہانیہ اس دم فلک وقار — سر پر قصابہ پاؤں میں موزے بھی آشکار
اُم البنین کے ساتھ وہاں آئی ایکبار — صغراؑ سے پوچھا اب تو نہ ہوگا تمہیں بخار
غل ہے کہ زینبؑ آتی ہے شبیرؑ آتے ہیں
چلتی ہو تم بھی ہم تو انہیں لینے جاتے ہیں

وہ بولی پیشوائی کو موجود ہوں مگر — ہے قصد چھپ رہوں کسی گوشہ میں بیٹھ کر
اکبرؑ تلاش میں پھریں آواز دیں پدر — اصغرؑ بھی گھنٹیوں مجھے ڈھونڈے اِدھر اُدھر
جب سب کہیں کہ مر گئی چھپتے ہی آپ سے
سنتی ہوئی یہ آئے لپٹ جاؤں باپ سے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ام البنین پکاری نہ واری نہ میری جاں
یہ روٹھنا غضب ہے کڑے ہیں گے شہ زماں
القصہ سب کے ساتھ وہ خوش خوش ہوئی رواں
دیکھا کہ رہ گزر میں ہے انبوہِ شیعیاں

ہر سمت از دحامِ عرب کا یہ حال ہے
پیکِ نگاہ کا بھی گزرنا محال ہے

ام البنین نے پایا جو بلوہ میانِ راہ
صغرا کو لے کے گود میں بیٹھی بعزّ و جاہ
اور شہر میں شروع ہوئی آہ و واہ
سب لشکرِ بشیر کی پوشاک تھی سیاہ

برپا تھی ہر قدم پہ صدا شور و شین کی
غل تھا کہ بیبیوں کا تو ہے قافلہ حسینؑ کی

اک مرتبہ سروں پہ پڑے مرد و زن کے ہاتھ
جانا کہ بیبیوں نے قتل ہوئے شاہِ نیک ذات
صغرا نے پوچھا دی یہ کیسی ہے واردات
یہ فوج تو گئی تھی نہ تیرے پدر کے ساتھ

ہے ہے مسافروں پہ مرے کیا گزر گئی
پوچھو تو ان سے فوجِ حسینی کدھر گئی

آخر نہ رہ سکی سوئے لشکر یہ دی ندا
تم کربلا میں تازہ ملازم ہوئے ہو کیا
اکبر کے پائے نام ہے تم لوگوں کا پرا
بارے کہو گروہِ حسینی کہاں رہا

بتلاؤ مومنو میں ہوں پیاری حسینؑ کی
اب کتنی دور ہو گی سواری حسینؑ کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سب نے کہا تو بنتِ امامِ غیور ہے — آنکھوں سے دیکھ پوچھنا اب کیا ضرور ہے
جو حادثہ ہے آج وہ تیرے حضور ہے — سب قافلہ قریب ہے سالار دور ہے

آگاہ اہلِ بیت ہیں حالِ امام سے
سیدانیوں کے ساتھ ہم آئے ہیں شام سے

ناگاہ آیا سیدوں کا غول ننگے سر — دامانِ سبز کرتوں کے تھے چاک سر بسر
آگے علم لئے ہوئے اک طفلِ بے پدر — ماتم کے نیل چاند سے سینہ پر جلوہ گر

شکیزۂ سکینہ علم میں بندھا ہوا
اک تیر اس میں بہر گواہی لگا ہوا

زیرِ نشان پڑھتے تھے نوحہ ہر اک قدم — ماتم حسینؑ پیاسے کا کرتے تھے دمبدم
غم سے لرزنے لگتا تھا جب پنجۂ علم — بڑھتے تھے آگے صاحبِ ماتم بچشمِ نم

فارغ جو ماتم شہ والا سے ہوتے تھے
پھر کہہ کے ہائے حضرتِ عباسؑ روتے تھے

اُم البنین نے نام جو عباسؑ کا سنا — آنکھوں سے نورِ سینہ سے دل ہو گیا جدا
صغرا کو ام سلمہ کی آغوش میں دیا — بولو میں بڑھ کے پوچھوں تو یہ ماجرا ہے کیا

اغلب ہے ان سے سیدِ نبیؐ کی خبر ملے
کس کے یتیم آتے ہیں ماں ننگے سر کھلے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ کہہ کے چند گام بڑھی وہ بصد بکا — کاندھے پہ جس یتیم کے تھا وہ علم دھرا
حیرت سے اس غریب کا منہ دیکھا خوب سا — بینائی جا چکی تھی نہ پہچانا مطلقا

پوچھا کہ یہ نشاں تجھے کب عطا ہوا
اے حاملِ علم مرا عباسؑ کیا ہوا

تسلیم کر کے بولا وہ معصوم نیک ذات — دریا پہ شیر آپ کا سوا یا کٹا کے ہاتھ
اٹھا نہ تھا میں فبر سے ان کی لبِ فرات — دے کر علم سکینہؑ لے آئی ہے اپنے ساتھ

عباسؑ کا پسر ہوں بھتیجا امام کا
دادی غلام ہوں میں تمہارے غلام کا

یہ نوحہ تھا کہ عابدِ عالی مقام آئے — غل پڑ گیا حسین علیہ السلام آئے
لو کربلا کی آئے سفر سے امام آئے — وہ ناقوں پہ مجاورِ خیر الانام آئے

لو شیعو پیشوائی اہلِ حرم کرو
صفّا اٹھو زیارتِ شاہِ امم کرو

کیا دیکھتی ہے اٹھ کے وہ بیمارِ نونگا — عابدؑ پدر کے گھوڑے پہ سر ننگے ہیں سوار
رومال رکھ کے آنکھوں پہ روتے ہیں زار زار — تھامے ہوئے رکاب ہیں دو شیرِ نامدار

بولی کہ صاف بے پدری کے نشان ہیں
بابا کہاں ہیں یہ تو مرے بھائی جان ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۷۲

قافلہ کی مدینہ واپسی

وطن میں داخلہ عترتِ حسینؑ ہے آج
بلند قبرِ پیمبرؐ سے شورِ شین ہے آج
عزیزو پُر غمِ سلطانِ مشرقین ہے آج
کہ رو نا چشمِ خلائق پہ فرضِ عین ہے آج

جوانیِ علیؑ اکبرؑ کے ذکر ہوتے ہیں
لپٹ لپٹ کے گلوں سے جوان روتے ہیں

لکھا ہے آمدِ آلِ عبا کا یوں احوال
درود پڑھ کے وطن کو چلا حسینؑ کا لال
قریب پہنچی مدینہ کے جب حسینؑ کی آل
کہا مدینہ سے زینبؑ نے یہ بہ رنج و ملال

لٹا کے آئے ہیں زہراؑ کے ہم گھرانے کو
نہ کر قبول تو ہم بیکسوں کے آنے کو

مدینہ یاد تو ہوگا تجھے وہ جاہ و حشم
گئے تھے کیسے تجمل سے کربلا کو ہم
وہ خیمہ اور وہ شبیرؑ اور وہ فوجِ علم
اور اب سیاہ کفنی اور حسینؑ کا ماتم

پسند کر نہ زیارت رسولؐ نے کر
مدینہ اپنے حقیروں کو تو قبول کر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مدینہ ہم ترے والی کو آتے ہیں کھو کر — مدینہ گردن شبیرؑ پہ چلا خنجر
مدینہ کوفہ میں سر ننگے ہم پھرے در در — مدینہ داغ رسن ہیں ہمارے بازو پر
نہ راہ دے ہمیں زہراؑ کا نور عین نہیں
مدینہ اکبرؑ و قاسمؑ نہیں حسینؑ نہیں

ہلی زمین مدینہ کی اس گھڑی پیہم — کیا بشیر کو سجادؑ نے طلب اس دم
گلے میں شالِ عزا ڈال دی بہ درد و غم — اور اس کے ہاتھوں میں رد کر دیا سیاہ علم
کہا کہ جا نہیں گوارا اپنے منہ دکھانے کی
مگر وطن میں خبر کر دے میرے آنے کی

چلا بشیر یہ دیتا ہوا خبر ہر جا — مگر محلہ بنی ہاشمی میں کیا دیکھا
کہ اک مریضہ سر راہ ہے کھڑی تنہا — کہا بشیر نے کیا نام بولی وہ صغراؑ
وہ بولی راستہ میں تو شور و شین میں ہے
کہا یہ حال مرا فرقتِ حسینؑ میں ہے

بشیر سمجھا یہ بنتِ حسینؑ ہے صغراؑ — خموش ہو گیا صغراؑ کے منہ پہ کچھ نہ کہا
پکاری فاطمہؑ گردن میں دیکھ شالِ عزا — تو بھائی لایا ہے کس کی سنانی مجھ کو بتا
وہ بولا قاصدِ بیمارِ کربلا ہوں میں
سنانی قبرِ پیمبرؐ پہ لے چلا ہوں میں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

وہ رو کے بولی کہ بھائی یہ کیا سناتا ہے — وہ کون ہے جسے بیمار تو بتاتا ہے
سنانی کس کی ہے یہ مجھ کو ہول آتا ہے — کہ مصطفیٰؐ کی لحد پر سنانے جاتا ہے
عمامہ پھینک کے اس نے کہا دہائی ہے
ترے حسینؑ کی صغراؑ سنانی آئی ہے

گری زمین پہ صغراؑ کہ اس پہ چرخ گرا — خبر یہ پھیلی تو ماتم ہر ایک گھر میں ہوا
نکل نکل پڑیں سب عورتیں برہنہ پا — نبیؐ کی قبر پہ جا کر بشیر نے یہ کہا
سفر سے لٹ کے ادھر بھوکی پیاسیاں آئیں
اٹھو رسول تمہاری نواسیاں آئیں

بشیر کہتا ہے واللہ روضہ کانپ گیا — لحد سے نعرہ ہوا واحسینؑ کا پیدا
ادھر کھڑی تھی جو رستہ میں فاطمہ صغراؑ — زنانِ ہاشمی نے آ کے واں ہجوم کیا
ہلایا شانہ کہ سلطانِ مشرقین آئے
اٹھو حسین کی عاشق اٹھو حسین آئے

وہ آنکھیں کھول کے بولی کہ اے مرے بابا — کہ آیا قافلۂ کربلا جو ننگے پا
بہن حسینؑ کی سر ننگے دیتی تھی یہ صدا — حسینؑ جب سے موئے میں نے سر نہیں ڈھانپا
نہ مردہ اور نہ تابوت اخی کا لائی ہوں
مدینہ والو میں بھائی کو کھو کے آئی ہوں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مدینہ والو کہو اس بہن کی کیا تقدیر — جو دیکھے اپنے برادر کے حلق پر شمشیر
عزیزو اس کی سزا کیا ہے کچھ کرو تقریر — لہو میں غرق جو دیکھے حسینؑ کی تصویر
بتاؤ کہتے ہیں کیا سب اس اماں جائی کو
جواب لعین تلک دے کفن نہ بھائی کو

مرے حضور تھا حلقِ حسینؑ پر خنجر — شہید ہو گیا ہمشکلِ مصطفیٰؐ اکبرؑ
کفن نہ دے سکی بھائی کو میں ہوں وہ خواہر — مگر خدا کی قسم سر پہ بھی نہ تھی چادر
زمینِ گرم پہ بھائی کی لاش تنہا تھی
حسینؑ جانتے ہیں میں اسیرِ اعدا تھی

مدینہ لانے کا صغراؑ سے میرا تھا اقرار — کہا تھا اماں نے زینبؑ حسینؑ سے ہوشیار
یہ کوئی پوچھے تو صغراؑ سے میں ہماری نثار — کہ تیرے باپ کو کھو آئی ہے یہ سینہ فگار
وطن میں آنے دیں زینبؑ کو یا نہ آنے دیں
نبیؐ کی قبر پہ جانے دیں یا نہ جانے دیں

یہ ایک سمت سے پیدا ہوئی صدا ناگاہ — پدر نے چھوڑ دیا تم بھی چھوڑتی ہو آہ
پکاری وہ کہ صغراؑ کی ہے صدا واللہ — کہاں ہے میری پھپھی اخی کی نورِ نگاہ
ندا یہ آئی کہ اٹھتی ہوں اور گرتی ہوں
پھوپھی کی قبر پہ آتی ہیں دوڑتی ہیں پھرتی ہوں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۳۷

قافلہ کی مدینہ واپسی

یثرب سے کربلا کے مسافر قریب ہیں
لٹ کر پھرے وطن کو عجب بے نصیب ہیں
کس حال میں حبیبِ خدا کے حبیب ہیں
بیکس ہیں سوگوارِ امامِ غریب ہیں
حضرت کے بعد چین کی شکلیں بگڑ گئیں
سیدانیاں غضب کی مصیبت میں پڑ گئیں

بس بیکسوں نے شہر کے باہر کیا قیام
اتریں امام زادیاں پا ہوئے خیام
زینبؑ نے دیکھ کر سوئے مقتل کیا کلام
لو بھائی کربلا کا سفر اب ہوا تمام
سب فرطِ غم سے بیٹھ گئیں کانپ کانپ کے
رونے لگیں حسینؑ کو منہ ڈھانپ ڈھانپ کے

اترے یہاں جو حضرتِ سجادؑ نامور
ناگہ میانِ شہر مدینہ اڑی خبر
آیا سفر سے حیدرِ کرارؑ کا پسر
شادی سے ہو گئے تہ و بالا تمام گھر
بیتاب فرطِ شوق سے جھومڑ ہوئے
دوڑے جواں صغیر جو تھا ٹھکھوئے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بیخود ہیں لوگ شوقِ امامؑ غیور سے — آنسو ٹپک رہے ہیں خوشی کے وفور سے
طاقت نہیں ہے ضبط کی جوشِ سرور سے — آواز ایک ایک کو دیتا ہے دور سے
کیسی خوشی ہوئی ہے امامؑ انام آئے
تم نے سنا حسین علیہ السلام آئے

معمور ہے نمازیوں سے مسجدِ رسولؐ — باہم یہ گفتگو ہے دعا ہو گی اب قبول
کہتا ہے کوئی رحمتِ حق کا ہوا نزول — آئے حسینؑ قلب کو فرحت ہوئی حصول
ہیں ہادی و امامِ سوم مشرقین کے
ہو گی نماز آج سے پیچھے حسینؑ کے

سب شہر میں عجیب تلاطم ہے جا بجا — صغراؑ کو فرطِ غم سے نہیں ہوشِ دست و پا
لیٹی ہوئی ہے صحن میں اوڑھے ہوئے ردا — سینے میں دل دھڑکنے لگا جب چلی ہوا
کہتی ہے خلق سے اسی حسرت میں جائیے
کیوں دل کبھی ہمارے مسافر بھی آئیے

ناگاہ یہ صدا کسی عورت نے دی کہ لو — بچھواؤ فرش جھاڑ کے سارے مکان کو
آئے حسینؑ آج تو واری بجا ل ہو — چادر کو منہ سے کھینچ کے بولی کہ سچ کہو
تسکین دل کو ہو گئی جان آئی جان میں
تاثیر دیکھ کر کہ تمہاری زبان میں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اٹھی یہ سن کے عاشقِ شاہنشہ امم — دیوڑھی میں جا کے بیٹھ گئی وہ اسیرِ غم
دیکھا کہ لوگ جاتے ہیں کہتے ہوئے بہم — عرصہ بہت ہوا ہے ذرا جلد اٹھیں قدم
ہوگا بڑا ملال جو ساعت یہ ٹل گئی
جانے سے فائدہ جو سواری نکل گئی

ہنستی ہوئی یہ سن کے پھری واں سے بیقرار — اٹھ اٹھ کے چند بار گری وہ نحیف و زار
بے اختیار دوڑ کے چلائی ایک بار — لو نانی میں تو جاتی ہوں تم گھر سے ہوشیار
پہنچے ہے سفر سے بادشاہ مشرقیں آئے
تحقیق ہو گئی مرے بابا حسینؑ آئے

اصغر بہت صغیر تھا جب ہو گیا جدا — کیوں کر اب اس کو یاد رہے ہونگے ہم بھلا
چھوٹے ہوئے بھی ایک زمانہ گذر گیا — نامِ خدا اب آ گئی ہوگی سمجھ ذرا
خواہر کی سمت ہاتھ بڑھاتا ہے یا نہیں
دیکھیں ہماری گود میں آتا ہے یا نہیں

لاتی ہوں چل کے راہ میں ہونگے شہِ ہدا — ہچکولیوں کو ساتھ لیا اوڑھ لی ردا
اٹھیں خوشی میں زوجۂ پیغمبرِ خدا — ہمراہ ان کے مادرِ عباسِ باوفا
سب کس خوشی میں چھوڑ کے ہر ایک کام کو
لینے چلیں حسین علیہ السلام کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

طے کی امید و بیم کے عالم میں جب وہ راہ — پہونچیں قریب خیمۂ سلطانِ دین پناہ
دیکھا کہ پردۂ درِ پرنور ہے سیاہ — مرجائے جس طرح سے کسی گھر کا بادشاہ

کانپے یہ دل ردا کے گوشے ٹپک پڑے
دیور کی اداس دیکھ کے آنسو ٹپک پڑے

داخل حرم سرا میں ہوئیں بی بیاں اداس — دیکھی جو لونڈیوں کے گلے میں سیہ لباس
کی ایک نے بس ایک کے منہ پر نگاہ یاس — تسلیم کی سبھوں کو جو فضہ نے آ کے پاس

کیوں خیر ہے کہا یہ کسی نیک نام نے
بولی وہ کربلا میں فضا کی امامؑ نے

سنتے ہی اس خبر کے لہو ہو گیا جگر — ہاتھوں سے دل کو تھام لیا جھک گئی کمر
پوچھا کدھر ہے خواہر سلطانِ بحر و بر — فضہ نے بڑھ کے حضرت زینبؑ کو دی خبر

زوجہ رسولؐ پاک کی تشریف لاتی ہیں
ام البنینؑ بھی آئی ہیں صغراؑ بھی آئی ہیں

ماتم کی صف کے پاس جو پہنچیں وہ نیکنام — رونے لگیں لپٹ کے سیدانیاں تمام
کلثومؑ بڑھ گئیں پئے تعظیم چند گام — اٹھیں ایک آہ کھینچ کے زینبؑ پئے سلام

گرنے لگیں تو بازوئے فضہ پکڑ لیا
صغراؑ کو دیکھتے ہی کلیجہ پکڑ لیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

صغراؑ کے سن کو دیکھ کے روتیں تھی سب کی سب — بیمار لے کے نام پدر بیٹھتی تھی جب
کہتی تھی مل کے ہاتھ غضب ہوگیا غضب — بیٹی بہت اداس ہے بابا بلا لو اب

رقت ہوئی نہ ضبط کنیزوں سے ہٹ گئیں
صغراؑ سے اٹھ کے حضرت زینبؑ لپٹ گئیں

بیمار کے درست ہوئے جب کہ کچھ حواس — اشک آنکھوں میں بھری ہوئی بیٹھی رہی اداس
ٹھہرا جو دل تو ماں سے کہا یہ کلام یاس — جھولے میں ہے کہ ہے علی اصغرؑ کسی کے پاس

بولی وہ بھر کے خونِ جگر چشمِ پاک میں
سوتا ہے کربلائے معلیٰ کی خاک میں

تھا بیکسوں میں ذکرِ شہیدانِ بینوا — رنڈسالہ پہنے زوجہ عباسؑ باوفا
بیٹھی ہوئی تھی سب سے جدا غم کی مبتلا — ام البنینؑ سے دل مضطر نہ تھم سکا

دیکھا بہو کو خون دل آنکھوں سے بہ گیا
عباسؑ یاد آگیا دل ہل کے رہ گیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۴۰

در حال حضرت زینبؑ

رونقِ محفلِ تسلیم و رضا ہے زینبؑ
زینتِ مسندِ اخلاص و ولا ہے زینبؑ

نورِ عینینِ شہِ عقدہ کشا ہے زینبؑ
معدنِ حسرت و اندوہ و بلا ہے زینبؑ

قرۃ العینِ علیؑ فاطمہؑ کی دختر ہیں
کیوں نہ مظلوم ہوں مظلوم کی یہ خواہر ہیں

خلق میں حضرتِ زینبؑ کا بڑا رتبہ ہے
مرتبہ خالقِ اکبر نے عجب بخشا ہے

نہ کوئی مثل ہے ان کا نہ کوئی ہمتا ہے
ثانیٔ حضرتِ زہراؑ جو کہوں زیبا ہے

فاطمہؑ ہیں جو رسولِ عربی کی بیٹی
یہ بھی تو فضلِ خدا سے ہیں وحی کی بیٹی

خلق میں فاطمہ زہرا کے بڑے ہیں احساں
شک نہیں اس میں یہ ہیں محسنِ خاتونِ جناں

سب شرف ان کے مشہور عیاں راچہ بیاں
وہ محمدؐ کی ہیں بیٹی یہ محمدؐ کی ہیں ماں

بیٹے زہرا کے رہِ حق جو بیجان ہوئے
ان کی فرزند بھی شبیرؑ پہ قربان ہوئے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کیا شرف درگہِ خالق سے ہوئے ان کو عطا — جد رسولِ دوجہاں باپ امامِ دوسرا
ماں بھی وہ ماں کہ لقب ثانیِ مریم جسکا — بھائی حسینؑ سے امت پہ ہوئے جو کہ فدا

دم سے زہرا کے جو فردوس کی آبادی ہے
زینتِ خلدِ بریں یہ مری شہزادی ہے

روئیں خاتونِ قیامت تو پیمبر کیلئے — یہ مگر روئیں ہیں اک دن میں بہتر کیلئے
کبھی اصغرؑ کیلئے اور کبھی اکبرؑ کیلئے — کبھی قاسمؑ کیلئے اور کبھی سرورؑ کیلئے

نکلا دم باپ کا خاتونِ زمن کے آگے
سر قلم یاں ہوا بھائی کا بہن کے آگے

صدمہ اک در کا تھا بازوئے زہراؑ نے سہا — ہل گئی قبر نبی ہو گیا محشر برپا
جائیں شیعوں کی ہوں زینبؑ کے تحمل پہ فدا — سیکڑوں ظلم اٹھائے پہ کیا شکرِ خدا

حرفِ شکوہ کا زباں پر بھی نہ لائیں زینبؑ
شام تک درہ ہی کھاتی ہوئی آئیں زینبؑ

گو کہ تھیں صابرہ دلبندِ رسولِ دوسرا — تھوڑی سی عمر میں کیا کیا نہ سہے ظلم و جفا
ابتدا ان سے ہوئی خاتمہ زینبؑ پہ ہوا — یہ ستم فاطمہؑ زہرا سے نہ اٹھتے حاشا

اونٹ پر آپ نے اس طرح سے در در پھرتیں
فاطمہؑ تھیں جو یہاں ہرگز نہ کھلے سر پھرتیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

گھر میں حیدر کے یہ دختر ہوئی جب دم پیدا
سن کے سلمان سے خبر آئے رسولِ دوسرا
اپنی آغوش میں حضرت نے نواسی کو لیا
پیار کرتے رہے تا دیر اسے شاہِ ہدا
پھر ہوئی شدتِ غم اشکوں سے منہ دھونے لگے
چوم کر شانے رسولِ دوسرا رونے لگے

حال یہ دیکھ کے گھبرا گئیں خاتونِ جناں
اور یہ کی عرض کہ ہو آپ پہ بیٹی قربان
کیجئے جلد خدا کے لئے یہ راز عیاں
آپ کیوں چوم کے شانوں کو ہیں مشغولِ فغاں
آپ کے رونے سے ادسان مرے جاتے ہیں
مجھ کو وسواس پہ وسواس چلے آتے ہیں

پونچھ کر اشکوں کو فرمانے لگے خیر البشر
جو کہ میں جانتا ہوں اس کی نہیں تم کو خبر
صدمہ پہ صدمہ اٹھائے گی یہ تیری دختر
اس کے انجام پہ صد چاک ہے قلبِ مضطر
سوچ کر حال یہ آنکھوں سے رواں آنسو ہیں
جو کہ رسی میں بندھیں گے یہ وہی بازو ہیں

کہہ نہیں سکتا ہوں جو جو یہ ستم دیکھے گی
دکھ پہ دکھ اور الم پر یہ الم دیکھے گی
علی اکبر کا نکلتے ہوئے دم دیکھے گی
سر شبیر کو نیزے پہ الم دیکھے گی
سب تماشہ کو بہم خلقِ خدا ہوئے گی
اور یہ سر پر تری دختر کے رو ہوئے گی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہوگا شبیرؑ پہ جب نرغہ فوجِ کفار — جمع اک سر کے لئے ہونگے ہزاروں خونخوار
تیغیں کھینچے ہوئے سب قتل پہ ہونگے تیار — میرے شبیرؑ پہ بیٹوں کو کرے گی یہ نثار
اپنی دولت کو جو قربان کریگی زینبؑ
مجھ پہ اور تم پہ بھی احسان کریگی زینبؑ

کہہ یہ ہوگئے خاموش رسولِ اکبرؐ — عرض کی فاطمہؑ نے پونچھ کے تب دیدۂ تر
پارۂ دل کی مجبت پہ ہے صد چاک جگر — سب دکھ امت کیلئے مجھ کو گوارا ہے مگر
سینکڑوں ظلم ہزار اس پہ جفا ہو بابا
کچھ ہو پر آپ کی امت کا بھلا ہو بابا

ہے غم انگیز عجب زینبؑ دلگیر کا حال — زندگی بھر رہی وہ مورد آفات و ملال
گذرا اک دن بھی راحت سے کجا ماہ و سال — ہر مصیبت کی صعوبت کی ہے تفصیل محال
سوئیں تربت میں وہ منہ اشکوں سے دھوتے دھوتے
کٹ گئی عمر تمام آپ کی روتے روتے

سب سے پہلے وہ رسولِ دوسرا کو روئیں — بعد اس واقعہ کے خیر النساؑ کو روئیں
پھر صد افسوس شہ قلعہ کشا کو روئیں — بعد اس کے حسنِ سبز قبا کو روئیں
پھر تو رونے سے نہ فرصت ملی چشم تر کو
روئیں شبیرؑ کو شبیر کے سارے گھر کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۷۵

شہادت حضرت زینبؑ

جانکاہ ہے زینبؑ کی اسیری کا فسانہ — دربارِ یزید ستم ایجاد کا جانا
پھر چھوڑ کے اس خانۂ برباد میں آنا — گزرا تھا اسے بھی ابھی ایسا نہ زمانا
کچھ کم نہ غمِ شاہ خوش اقبال ہوئے تھے
قتلِ شہ مظلوم کو دو سال ہوئے تھے

بدظن جو ہوا آہ یزیدِ ستم ایجاد — کیا قہر ہے پھر قید ہوئے عابدِ ناشاد
پھر زیورِ آہن انہیں پہنا گئے جلاد — لاچار سوئے شام چلے سیدِ سجادؑ
رنجِ شہ والا میں گرفتار تھیں زینبؑ
لکھا ہے کہ اس عہد میں بیمار تھیں زینبؑ

جس دم یہ خبر پا گئیں واحسرتا و دردا — سجادؑ حزیں قید ہوئے جاتے ہیں تنہا
اس مرتبہ روئیں کہ نہ تھا زیست کا نقشہ — کہتی تھیں نہ چھوڑوں گی عابدؑ کو اکیلا
تیرِ غم و حسرت کا نشانہ ہوئیں زینبؑ
نقشہ کوئی اس وقت کا دیکھا ہوئیں زینبؑ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

رستے میں بھتیجے سے ملیں زینبِ ناچار — پہنچیں مہ سجاد کسی دشت میں ایک بار
اس روز رہے شب کو وہیں عابدِ بیمار — منہ ڈھانپ کے روئیں جو ہوئے صبح کے آثار

عابدؑ نے کہا خواب میں آج آئے تھے بھائی
تشریف ہمیں دیکھنے کو لائے تھے بھائی

کہتے تھے چلو ساتھ ہمارے بہن آؤ — آخر ہوئی اب مدت رنج و محن آؤ
ہم آئے ہیں لینے کو امیرِ زمن آؤ — اے خواہرِ مغموم و غریب الوطن آؤ

آج آؤ گی فردوس میں ہر غم سے چھوٹو گی
ہم تم سے جدا ہوں گے نہ تم ہم سے چھوٹو گی

ہے شوق ملاقات شہ صابر و شاکر — اس گلشنِ ایجاد میں ہوں آج مسافر
اے قیدی و بیمار خدا حافظ و ناصر — فضہ نے کہا میری ہے یہ خدمت آخر

اس دشت میں الفت ہے مجھے ایک شجر سے
خوشبو میں زیادہ ہے بہت ہر گلِ تر سے

اس دشت میں لائے جو سرِ سرور — ٹھہرے تھے اسی نخل کے نزدیک تمنگر
رکھی تھی سنانِ سر شہ اس کے برابر — شاخیں ہوئیں تھیں خون گل فاطمہؑ سے تر

جا دیکھ تو اس دشت میں وہ نخل کدھر ہے
اب اس کی کلیوں کے کھلے غنچہ و ثمر ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فضہ گئی صحرا میں نظر اس نے کی اک سو — دیکھا جو درخت اس نے تو جاری ہوئے آنسو
زینب کو وہاں لے گئی وہ بیکس و خوشخو — اس نخل سے آئی گلِ فاطمہؑ کی بو

جی یاد سرِ شاہ میں کھوتی رہی زینبؑ
اس نخل سے لپٹی ہوئی روتی رہی زینبؑ

چلائی عجب درد سے ہے شہ ذی شاں — باغ ایک جو تھا متصل زینبؑ نالاں
تھا اس میں زبیرانِ نمیر ایک بدایماں — کہتے ہیں وہی تھا چمن آرائے گلستاں

بدعت میں خلش میں وہ سوا خار سے نکلا
رونے کی صدا سن کے وہ گلزار سے نکلا

دستِ ستم ایجاد میں تھے آہنی آزار — آگاہ ہوا بنتِ علیؑ سے جو ستمگار
وہ ظلم کیا اس نے کہ ہلا گنبدِ دوار — صدمے سے جھکی خواہرِ شاہنشاہ ابرار

تھرائے فلک آئیں جو تیور اکے زمیں پر
غل تھا کہ گریں فاطمہؑ غش کھا کے زمیں پر

بس بہر ملاقات برادر گئیں زینبؑ — زیرِ شجرِ ثمر قضا کر گئیں زینبؑ
روتے رہے عابدؑ سوئے کوثر گئیں زینبؑ — جنگل میں برادر کی طرح مر گئیں زینبؑ

فضہ نے لپٹ کے فریاد خدا کی
واں مادرِ غم کی نہ سنی فتح خدا کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۷۶

شہادتِ حضرتِ زینبؑ

جب زیب دہِ منزلِ دنیا ہوئی زینبؑ — گھر میں اسد اللہ کے پیدا ہوئی زینبؑ
اور دیکھ کے شبیرؑ کو شیدا ہوئی زینبؑ — مشہورِ جہاں ثانیِ زہراؑ ہوئی زینبؑ
پُرنور مدینہ تھا رُخِ خیر نساؑ سے
روشن دلِ زہراؑ ہوا زینبؑ کی ضیا سے

پُر خامہ قدرت سے جبیں پر تھا یہ تحریر — طفلی میں پیے خونِ دل اپنا عوضِ شیر
گھر میں تو ملے اوڑھنے کو چادرِ تطہیر — اور کوفے میں ننگے پھرے خواہرِ شبیرؑ
تقدیر بھی نازاں خطِ تقدیر کے اوپر
لال اس کے فداہوں گے شبیرؑ کے اوپر

طفلی ہی سے زینبؑ پہ مصیبت ہوئی کیا کیا — نانا کے لئے روئی کیا ماتمِ زہراؑ
اور محسنِ معصوم کے بھی لاشے کو دیکھا — یہ داغ نہ بھولی تھی کہ زخمی ہوا بابا
ٹکڑے جگرِ سید مسموم کو دیکھا
پھر تن کے تیے نعشِ مظلوم کو دیکھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اب رحلت زینبؑ کا ہے یوں واقعہ تحریر — سجادؑ کے ساتھ آئی وطن میں جو وہ دلگیر
تھا خانہ زہرا میں جہاں حجرۂ شبیرؑ — دن رات وہاں روتی تھی وہ شاہ کی ہمشیر

مرتا تھا جواں بیٹا وطن میں جو کسی کا
روتی تھی بیاں کر کے وہ ہمشکلِ نبیؐ کا

القصہ زینبؑ کو تھی سدا بھائی کی یاد — تھا دشمنِ عابدؑ جو یزیدِ ستم ایجاد
گذری یہ خبر اس کو کہ کیا بیٹھا ہے دلشاد — اجماع ہے شیعوں کا پئے یاریٔ سجادؑ

وارث ہے وہ تیغِ کمرِ شیرِ خدا کا
اب تجھ سے عوض لے گا وہ خونِ شہدا کا

یہ سُن کے دیا حکم شقی نے سرِ بازار — عابدؑ کو گرفتار کریں جا کے کچھ اسوار
زنجیر بھی اور طوق بھی بھاری سا ہو تیار — لو اب وہ قصاص شہدا کا ہے طلبگار

کس بات پہ مغرور وہ ابن شہ دیں ہے
کیا پہلی اسیری کا مزہ یاد نہیں ہے

القصہ مدینے کو روانہ ہوا لشکر — وارد جو مدینے میں ہوئی فوج ستمگر
پھر ظالموں نے گھیر لیا خانۂ حیدرؑ — سجادؑ نکل آئے سرا پردے سے باہر

پا بوس ہوئی حلقۂ زنجیر دوبارہ
گردن میں پڑا طوق گرانگیر دوبارہ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اِک ہاتھ پکڑ تھا تو اک طوق گلوگیر — عابدؑ ہی کہتے تھے کہ کیا ہے مری تقصیر
وہ کہتے تھے یاں پوچھو نہ اے نائب شبیرؑ — اب شام میں ہو جائیگی جو ہونی ہے تحریر

عابد نے کہا خیر چلو ڈر مجھے کیا ہے
مظلوم کا فرزند تو راضی برضا ہے

جب منزلِ آفت کی وہ طے کیں سحر و شام — پہنچا وہ گرفتارِ بلا متصلِ شام
اک باغ میں شب باش ہوا عابدِ ناکام — وہ رات تھی زینبؑ کے لئے موت کا پیغام

اللہ سے کہنے لگی ہاتھ اپنے اٹھا کر
کیا شام کے بلوے کو میں پھر دیکھونگی جا کر

اس رات کو زینبؑ رہیں مشغولِ مناجات — ناگہ سحر کوچ نمایاں ہوئی ہیہات
سجاد نے زینبؑ سے یہ رو رو کے کہی بات — لو بھائی سے تم اپنے کرو آج ملاقات

کس درد سے کل آپ تھیں مشغول دعا میں
مقبول دعا ہو گئی درگاہِ خدا میں

زینبؑ نے کہا صدقے ترے منہ کے میں دیکھا — ہاں آج میں دیکھوں گی جمالِ شہ والا
کیونکر ہوا یہ راز مگر تم پہ ہویدا — عابد نے کہا خواب میں آئے مرے بابا

کہتے تھے بڑا غم ہے حسینؑ ابن علیؑ کو
کل روئے گی پھر لیکے تمہیں اپنی پھوپھی کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

زینبؑ نے کہا آیا یقیں اب مجھے بیٹا — پر موت کے آثار تو اب تک نہیں پیدا!
اب آگے یہ ہے مخبر اخبار نے لکھا — اس باغ میں بدخواہ تھا اک آل نبی کا

تھا باغ میں پر خارِ گلستانِ جفا تھا
گلشن کی روش بیلچے سے کھود رہا تھا

حال اس نے سنا آمد زینب کا جو سارا — زینب کے قریب آیا وہ بے رحم ستمگار
اس ظلم کے کہنے کا زباں کو نہیں یارا — بس پشت پہ زینبؑ کے وہی بیلچہ مارا

زینبؑ نے کہا ہو گیا ساماں قضا کا
مشکل مری آسان ہوئی شکر خدا کا

یہ کہتی تھی جو موت کی حالت ہوئی طاری — عابدؑ سے کہا لے طو اک گوشے میں واری
قربان پھوپھی کرتے ہو کیوں نالہ و زاری — اک زخم مری پشت کے اوپر ہے یہ کاری

رونے کی ہے جا حالِ شہنشاہِ زمن پر
تھے زخم کئی سو مرے بھائی کے بدن پر

اک گوشے میں عابدؑ انہیں لائے تو ہوش آیا — پانی وہ یتیم شہ دیں ڈھونڈ کے لایا
نبضوں کو جو دیکھا تو رواں انکو نہ پایا — زینبؑ نے یہ عابدؑ کو اشارے سے سنایا

پانی میں نہیں پینے کی گو تشنہ دہن ہوں
پیاسا مجھے مرنے دو میں پیاسے کی بہن ہوں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

موجود ہوں حاضر ہوں میں قیدی ہوں تمہارا — لیکن مجھے بتلاؤ یہ تم جلد خدارا
زینبؑ کو تو اب قید کرو گے نہ دوبارا — موجود ہے وہ بھی نہیں کچھ زور ہمارا
گر کام نہیں اس سے تو کہہ دو یہ خوشی سے
مل آؤں میں ہمشیرِ حسینؑ ابن علیؑ سے

اعدا نے کہا جاؤ یہ جلد آئیو باہر — عابد جو گئے پہنے ہوئے آہ یہ زیور
باقر تو گرے ہائے پدر کہہ کے زمیں پر — زینبؑ نے لپٹ کر یہ کہا کیا ہوا دلبر
ناچار ہیں کچھ زور ہمارا نہیں پیارے
دو تہ تو کسی نے تمہیں مارا نہیں پیارے

عابد نے کہا ہم کو ہیں سب ظلم مساوات — اب ہم ہیں یہ تنہائی ہے اور شام کے آفات
زہرا کی صدا آئی یہ دادی ہے ترے سات — زینبؑ نے کہا میں نہ کبھی مانگوں یہ بات
صدقے گئی جاتے ہو تو لو سات پھوپھی کو
منہ مجھ کو دکھانا ہے حسینؑ ابن علیؑ کو

بے تابیٔ زینبؑ سے جو عابدؑ ہوئے ناچار — اک ناقے پہ محمل میں پھوپھی کو کیا اسوار
پھر آپ بھی اسوار ہوئے عابد بیمار — ہمراہ چلے ہو کے نگہبان ستمگار
ہر کوچ میں تھا حال عجب بنتِ علیؑ کا
آتا تھا سفر یاد اُسے سیبنی کا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۷۷

شہادتِ حضرتِ زینبؑ

پیدا جو بنتِ حضرتِ خیر النسا ہوئی — غل تھا کہ خلقِ کنبہ کی صاحب عزا ہوئی
بیٹی یہ لاکھ جان سے زہرا فدا ہوئی — رخ سے نمود بیکسی، کربلا ہوئی

کہتا تھا دل تپاں ہوں میں ناسور ہونے کو
کہتی تھی آنکھ خلق ہوئی ہوں میں رونے کو

مظلومۂ ازل کے مصائب سنو تم اب — کنبہ میں روئے جس کی ولادت کے روز سب
بہنوں میں جس کا عاشقِ شبیرؑ ہے لقب — بچپن ہی سے جہاں میں رہی موردِ تعب

دو سال شیرِ فاطمہ شام و سحر پیا
اور تیسرا برس تھا کہ خونِ جگر پیا

پہلے نبیؐ کے مردے پہ آنکھ اس کی تر ہوئی — نانا کا سایہ سر سے اٹھا ننگے سر ہوئی
یہ حال تھا کہ ماں کے لئے نوحہ گر ہوئی — زہرا کا غم نہ بھولا تھا جو بے پدر ہوئی

ٹکڑے دلِ حسنؑ کے میاں لگن گئے
مقتل میں بھی حسینؑ کے زخم بدن گئے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

جابر تھا اک مصاحبِ پیغمبرِ انام — اوّل جوارِ لعبین کو ہوا زائرِ امام
اِک دخترِ رشیدہ تھی اس کی زکیہ نام — جابر کو اس کے عقد کی تھی آرزو تمام
ٹھہری جو بات کنبہ میں اس شکِ ماہ کی
جابر نے نامرادیٔ کبریٰ پہ آہ کی

جابر کی زوجہ آئی بنی زادیوں کے ساتھ — دیکھا بدن میں بیوؤں کے ہے ماتمی لباس
شادی میں بیٹھنے کا کیا سب سے التماس — زینبؑ کے پاس آئی تو جاتے رہے حواس
شادی میں بیٹھنے کیلئے سب سے عرض کی
لیکن ادب کے مارے نہ زینبؑ سے عرض کی

زینبؑ نے خود دوڑ کے فورِ عنایت سے یہ کہا — بیٹی کا بیاہ تجھ کو مبارک کرے خدا
یہ گھر ہے قبر مردہ ہوں میں غم کی مبتلا — شادی سے اور بیاہ سے مرنے کو کام کیا
تھی جس کی زندگی وہ سدا لے جہان سے
شادی حسینؑ لے گئے اس خاندان سے

اکبرؑ جوان مر کے یہ رسمیں اٹھا گئے — بیٹے مرے جہان سے ناکتخدا گئے
مرنے کو بیاہ خلفِ مجتبیٰؑ گئے — دنیا سے نامراد تمام اقربا گئے
عیدیں ہمارے آگے زمانے سے اٹھ گئیں
سب شادیاں علی کے گھرانے سے اٹھ گئیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بیٹے بہنیں کہ جن کی دلہن بیاہ لاؤں گی — اصغر نہیں کہ جن کا میں دودھ اب بڑھاؤں گی
ماتم کی صف سے اُٹھ کے میں شادی میں جاؤں گی — ہاں ماتمِ حسینؑ بپا کر میں آؤں گی

بزمِ غمِ حسینؑ ہے اعلیٰ بہشت سے
میں گھر سے روتی آؤں گی دہرا بہشت سے

اکبر کا تو نہ بیاہ ہو بیٹھوں میں بیاہ میں — اکبر کا گھر تباہ ہو بیٹھوں میں بیاہ میں
زہراؑ تو داد خواہ ہو بیٹھوں میں بیاہ میں — جنت میں شور آہ ہو بیٹھوں میں بیاہ میں

جب تک میں ہاتھ پیٹوں گی ماتم میں بھائی کے
جب تک ہے آنکھ روؤں گی ماتم میں بھائی کے

گھر کو رواں وہ پیرو خیر انساءؑ ہوئی — اور صدق دل سے بانیِ بزمِ عزا ہوئی
زینبؑ شریکِ مجلسِ شاہِ ہدا ہوئی — اس روز سے قریشیوں میں یہ بنا ہوئی

شادی سے پہلے مجلسِ شبیرؑ ہوتی تھی
جا کر بہن حسینؑ کی مجلس میں روتی تھی

ناگہ سنا یزید نے یہ ماجرا تمام — گھر گھر بنا مدینہ میں ہے ماتمِ امام
سُن سُن کے ذکرِ واقعۂ کربلا و شام — طیش و غضب میں لال ہوا وہ سیاہ فام

پھر شیعوں کے کلیجے پہ خنجر رواں کیا
یا کوفیوں کو زندہ نہ چھوڑا یہاں کیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

گھیرا سپاہِ شام نے پھر گھر حسینؑ کا — تھرا گیا بہشت میں لشکر حسینؑ کا
نکلا اکیلا خیمہ سے دلبر حسینؑ کا — بدلی میں آگیا مہِ انور حسینؑ کا
ہے ہے ہمائے اوج شرف قید ہو گیا
پوتا خدا کے شیر کا پھر قید ہو گیا

مختار کُل نے جبر کیا دل پہ اختیار — زنجیر و طوق پہنے ہوئے اونٹ پر سوار
ناگہ پکاری فضہ کہ کُل کے تاجدار — دیکھو تو مڑ کے محشرِ تازہ ہے آشکار
زینبؑ کو صبر اور نہ زہراؑ کو کل پڑی
گھر سے پھوپھی مزار سے زہرا نکل پڑی

کیا دیکھتے ہیں مڑ کے امام فلک جناب — گر کر زمیں پہ لوٹتی ہے بنتِ بوتراب
زہرا کی یہ ندا ہے میں ہوں حاضرِ رکاب — پھر گھر مرا اجاڑتے ہیں خانماں خراب
عابدؑ پھوپھی سے اپنی اتر کر جو مل گئے
کوسوں مدینہ کے در و دیوار ہل گئے

زینبؑ سے ضبط ہو نہ سکا کھینچی دل سے آہ — عابدؑ کے گرد پھر کے پکاری وہ خیر خواہ
للہ ساتھ لو مجھے اے حجتِ الٰہ — یہ آخری سفر ہے ہمارا خدا گواہ
جی بھر کے دیکھ لوں تمہیں کوچہ اور مقام میں
مدت لگی جلا وطنی میں مری شام میں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اِک ہودج سیاہ میں زینبؑ ہوئیں سوار — اور بیٹھے اپنے ناقہ پہ سجاد دل فگار
پردے سے منہ نکال کے بولے سب اکبار — اللہ حافظ اے شہ بیکس کی سوگوار

صغرا پکاری وعدہ کرو جلد آؤں گی
رو کر کہا حسینؑ کی خدمت میں جاؤں گی

اب سالکانِ راہ رضا کا ہے یہ بیاں — پہنچے جو نصف راہ میں بجادِ ناتواں
اک باغ میں مقیم ہوا مالکِ جناں — شداد عہد باغ میں تھا اک باغباں

باغی کے دل میں آلِ پیمبرؐ سے خار تھا
مٹھی میں اس کی بیلچۂ آبدار تھا

اٹھی نماز شب کو جو زہرا کی یادگار — اور سجدے میں شروع کیا ذکر کردگار
اس وقت باغباں نے کیا بیلچہ کا وار — صدمے سے اس جفا کے ہلا عرش تین بار

اب کیا لکھوں گزرنی تھی جو کچھ گزر گئی
اس بیلچے کے زخم سے سیدانی مر گئی

طے منزلِ حیات کو سجدے میں کر گئیں — اللہ اکبر اٹھ کے کہا اور مر گئیں
عابد پکارتے تھے پھوپھی تم کدھر گئیں — غربت میں ہم کو چھوڑ کے تنہا گذر گئیں

یثرب سے زخمِ بیلچہ کھانے کو آئی تھیں
خادم کے ہاتھ خلد میں جانے کو آئی تھیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۷۸

شہادتِ حضرتِ زینبؑ

سجاد جب دوبارہ اسیرِ جفا ہوئے
زنجیر اور طوق میں پھر مبتلا ہوئے
روحِ رسولِ پاک کو صدمے سوا ہوئے
دردوالم بتول کو لاانتہا ہوئے

غل تھا کہ پھر مدینہ کی بستی اجڑتی ہے
گردن میں طوق پاؤں میں زنجیر پڑتی ہے

لکھا ہے جن دنوں یہ ظلم ہوا آشکار
گھر میں بہت علیل تھیں زینب جگر فگار
پہنچی خبر جو قید کی عابد کے یکبار
اٹھیں عصا کو تھام کے با چشمِ اشکبار

اعضائے جسمِ پاک بہم کانپنے لگے
آئیں جو در تلک تو قدم کانپنے لگے

روئے پھوپھی کو دیکھ کر عابدؑ بحالِ زار
اتنے میں حکم پا کے چلی فوجِ نابکار
آگے تو قید جاتے تھے سجادِ نامدار
تھا ان کے پیچھے ناقۂ زینب جگر فگار

اٹھا تھا دل میں درد قدم تھرتھراتے تھے
محمل کو دیکھ دیکھ کے آنسو بہاتے تھے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

جب سب اسی طرح سے ہوئیں منزلیں تمام
صحرا ملا تب ایک قریب دیارِ شام
دن چھپ گیا نمود ہوئی شامِ تیرہ فام
اس دن رئیسِ شام نے سب سے کیے کلام

اترو یہیں کہ راحتِ آب و طعام ہو
بہتر یہ ہے کہ شب کو اسی جا مقام ہو

یہ بات سن کے تھم گئی سب فوجِ نابکار
کمریں کھلیں اتر پڑے گھوڑوں سے سب سوار
بستر لگے بپا ہوئے خیمے پھر ایکبار
غل چار سو ہوا کہ اسیروں سے ہوشیار

ان کی طرف سے خوف ہمیں بے سبب نہیں
شبخوں گرے اگر تو کچھ اس کا عجب نہیں

القصہ جس گھڑی کہ نمایاں ہوئی سحر
لشکر ہوا یزید کا آمادۂ سفر
اٹھیں وضو کو خواہرِ سلطانِ بحر و بر
فضہ نے جانماز بچھائی بچشمِ تر

اک دم ملول سوا ہوتی جاتی تھیں
زینبؑ نماز پڑھتی تھیں اور روتی جاتی تھیں

فارغ ہوئیں دعا سے جو زینب بچشمِ تر
فضہ کو تب بلا کے یہ بولی وہ نوحہ گر
یاں سے بہت قریب ہے سنتی ہوں میں خبر
خولی نے جس درخت میں باندھا تھا شہ کا سر

لے چل وہاں پہ فاطمہ زہراؑ کی جائی کو
روؤں گی اس درخت کے نیچے میں بھائی کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اٹھ کر قریں شجر کے جو پہنچیں کشاں کشاں — بے اختیار آنکھوں سے آنسو ہوئے رواں
آیا نظر جو خونِ شہِ نشاہ ناگہاں — لپٹیں شجر سے خواہرِ سلطانِ انس و جاں
چلاتی تھیں کہ جانِ حزیں نکلی جاتی ہے
بھیا تمہارے خون کی بو مجھکو آتی ہے

روئیں بیان کر کے جو زینب بحال زار — مابین دشت ہائے حسینا کی تھی پکار
اک باغ تھا وہاں کہ ہر اک گل تھا جس کا نار — تھا مہتمم وہاں کا یتیم ستم شعار
ظلمت عیاں تھی کفر کی اس بدخصال سے
رکھتا تھا بغض دل میں محمد کی آل سے

پوچھا یہ اس نے آ کے قریب سپاہِ شر — عورت یہ کون سی ہے جو روتی اس قدر
بولا کوئی شقی کہ تجھے کیا نہیں خبر — زینبؑ یہی ہے عاشقِ سلطانِ بحر و بر
مدت سے سوگوارِ شہِ تشنہ کام ہے
یہ خواہرِ حسینؑ علیہ السلام ہے

سنتا تھا یہ کہ غیض میں آیا وہ بدزباں — پہنچا قریب دخترِ خاتونِ انس و جاں
تھا آہنی جو ہاتھ میں اک بیلچہ گراں — مارا شقی نے فرق پہ زینبؑ کے ناگہاں
غش آگیا زمین پہ تھرا کے گر پڑیں
سر پیٹتی تھیں اور تڑپ کے گر پڑیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہلک مرض میں جب بپا قیامت ہوئی بپا
صدمے سے سرد ہو گئے زینب کے دست و پا
صحرا میں جن و انس کے رونے کی تھی صدا
پہنچیں امم میں خواہرِ سلطانِ کربلا

آنے لگی بکا کی صدا آسمان سے
غل پڑ گیا کہ اٹھ گئیں زینب جہان سے

دوڑی یہ حال دیکھ کے قضہ بصد الم
دیکھا کہ جسم پاک میں باقی نہیں ہے دم
دوڑی وہاں سے پیٹتی سرو وہ اسیرِ غم
عابدؑ کے پاس آ کے پکاری بچشم نم

جنت میں سوگوارِ شہ بحر و بر گئیں
جلد آیئے کہ زینبِ دلگیر مر گئیں

اے سرگروہ آلِ عبا وا مصیبتا
سر پیٹ اور خاکِ عزا وا مصیبتا
تازہ ستم یہ اور ہوا وا مصیبتا
زینبؑ نے کی جہاں سے قضا وا مصیبتا

سامانِ غسلِ زینبِ دلگیر کیجئے
جلدی پھوپھی کے دفن کی تدبیر کیجئے

عابد یہ سن کے لاش پہ پہنچے بچشم نم
چہرے کو دیکھ دیکھ کے روئے بصد الم
رو رو کے غسل دینے لگے سرورِ امم
دیکھے نشانِ رسن کے جو بازو پہ ہے ستم

بولے نشانِ سیہ نابکار ہے
بعد فنا بھی داغِ رسن آشکار ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۹

شہادتِ حضرتِ زینبؑ

صد شکر کہ مداح ہوں میں آلِ نبیؐ کا — بھولے سے بھی واصف نہ ہوا اور کسی کا
قابل ہوں جو شبیرؑ کی عالی نسبی کا — دم بھرتا ہوں میں عشقِ حسین ابن علیؑ کا
رکھتا نہیں کچھ کام کسی اہلِ جہاں سے
میں آلِ محمدؐ پہ فدا ہوں دل و جاں سے

قاصر صفتِ حضرتِ زینبؑ میں زباں ہے — جو ان کی بزرگی و شرف ہے وہ عیاں ہے
ہے باپ یداللہ سا اور فاطمہؑ ماں ہے — کیا رتبہ و توقیر ہے کیا شوکت و شاں ہے
حق کا کہ یہی فخرِ عرب فخرِ عجم ہیں
ہمشیر ہیں سبطینؑ کی یہ مرتبے کم ہیں

قسمت میں جو لکھے ہوئے تھے صدمہ و آزار — کمسن تھیں جو پہلے ہوئیں نانا کی عزادار
پھر ماں کی مصیبت میں رہیں آپ گرفتار — ہر وقت تھا بس گریہ و زاری سے سروکار
مادر کے غم و رنج میں آہیں تھیں جگر سے
پھر باپ کا ماتم کیا بھائی کے سر سے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

جب حضرت شبرؑ نے بھی کی خلق سے رحلت — صد پارہ جگر تھا پہ سہا صدمۂ فرقت
اِک آن بھی حاصل نہ ہوئی غم سے فراغت — اعدا کے ستم سے کبھی پائی نہیں راحت
مانوس جو تھیں جان کو کھوتی رہیں زینبؑ
شبرؑ کے غم و رنج میں روتی رہیں زینبؑ

شبیرؑ کو اعدا نے وطن سے جو نکالا — سب اہل حرم ساتھ تھے جز فاطمہ صغراؑ
گھر چھوڑ کے شبیرؑ ہوئے راہی کعبہ — وہاں بھی نہ اماں پائی تو نکلے شہ والا
آرام نہ حاصل ہوا جنگل میں پہنچ کر
آخر کو یا دم بھی تو مقتل میں پہنچ کر

عاشور کو جب قتل ہوئے سید ابرار — لوٹے گئے سائے حرم احمد مختار
پیاروں کی نہ فرقت میں قرار آتا تھا زنہار — اِک سال رہے شام کے زنداں میں گرفتار
سہہ سکتے تھے ایذا جو نہ اُس قید جفا کی
اک بچی نے بھی شام کے زنداں میں قضا کی

اب آگے ہے اسطرح رقم حالتِ زینبؑ — کٹتا تھا نہ راحت سے کوئی دن نہ کوئی شب
جب لٹ کے مدینہ میں گئے اہلحرم سب — فرماتی تھیں پیوند زمیں ہوں تو ہے اب نسب
مجبور ہوں اب دل سنبھالا نہیں جاتا
ویران یہ گھر آنکھوں سے دیکھا نہیں جاتا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

لکھا ہے جو پھر قید ہوئے عابدِ بیمار — گھبرا گئیں سن کے یہ خبر زینبِ ناچار
کرنے لگیں فریاد کہ اے خالقِ غفار — باز آتے نہیں جور سے اب تک ستمگار

سجاد کو پھر شامیوں نے گھیر لیا ہے
ثابت نہ ہوا کچھ بھی کہ کیا اس کی خطا ہے

آوازِ بکا زینبِ مغموم کی سن کر — اعدا سے یہ فرمانے لگے عابدِ بے پر
رونے سے پھوپھی کے ہوا اکڑے دلِ مضطر — مل آتا ہوں ناموس سے مہلت دو جو دم بھر

ہاتھوں سے تمہارے نہ اماں پائے گا قیدی
پہنے ہوئے زنجیر کہاں جائے گا قیدی

یہ کہہ کے حرم میں گیا رخصت کو وہ بیمار — زینبؑ سے کہا قید ہوا پھر یہ دلِ افگار
کرتا ہے طلب شام میں پھر حاکمِ غدار — رو رو کے یہ فرمانے لگیں زینبِ غمخوار

تنہا تمہیں اے نورِ نظر جانے نہ دونگی
بے آپ کے اس گھر میں کبھی بیٹھ رہونگی

روتی ہوئی اسوار ہوئی زینبِ غمگین — سب منزلیں طے کر کے قریں شام کے پہنچیں
جس دشت میں فوج اتری وہیں آپ بھی ٹھہریں — بیمار ہوئیں رنج سے ہمشیرہ دیں

صدمہ ہوا منہ اشکوں سے دھونے لگی فضہ
مظلومیِ معصوم پہ رونے لگی فضہ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہوش آیا جو زینب کو تو فرمایا کہ فضا — اک نخل میں سر بھائی کا لٹکا تھا اسی جا
تو جا کے پتہ اس کا ذرا جلد لگا آ — میں نے ہے ابھی خواب میں شبیر کو دیکھا

چہرہ ہے کچھ اترا ہوا مغموم سوا ہیں
بشرے سے ہویدا تھا کہ خواہر سے خفا ہیں

فضہ گئی اور آئی سراسیمہ و مضطر — کی عرض کہ دیکھ آئی میں اے خاصۂ داور
روتی ہوئی خیمہ سے چلیں زینبِ بے پر — پہنچی جو قریب شجرِ تفروہ مضطر

کی آہ و بکا ایسی کہ غش کر گئیں زینبؑ
فضہ کو یقیں اس کا ہوا مر گئیں زینبؑ

بستان میں پہنچا تھا آب ایک جو گمراہ — تھا نام تمیم اس کا وہ تھا دشمنِ اللہ
ایک بیلچہ تھا دست نجس میں لئے بدخواہ — مارا سرِ اقدس پہ تو غش آنے لگا آہ

اٹھا نہ گیا زینبِ غمناک سے ہے ہے
جاری ہوا خوں زخم سر پاک سے ہے ہے

اس طرح سے راوی نے روایت میں ہے لکھا — اس ضرب سے معصومہ کا دم ہونٹوں پہ آیا
پڑھ کر کلمہ مر گئی وہ ثانیٔ زہراؑ — تب سینہ و سر پیٹ کے رونے لگی فضا

جا کر کہا عابدؑ سے فضا مر گئیں زینبؑ
جلدی سے چلیے قربان گئی مر گئیں زینبؑ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سن کے یہ خبر آئے وہیں عابدِ ذیشاں — آیا نظر افسوس قیامت کا یہ ساماں
ملبوس ہے سب خون سرِ پاک میں غلطاں — سر ہاتھ سے تھامے ہوئے ہیں تن میں نہیں جاں

فرمایا کہ بے چین تھیں یا دشہ دیں میں
بابا سے پھوپھی جا کے ملیں خلد بریں میں

برپا ہوئی آفاق میں اک تازہ قیامت — سہ پیٹو محجو ہوئی زینب کی شہادت
دنیا سے ہوئی خواہرِ شبیرؑ کی رحلت — آفت پہ تو آفت ہے مصیبت پہ مصیبت

خالق کبھی یہ رنج نہ دکھلائے کسی کو
سجادؑ نے کفنا کے کیا دفن پھوپھی کو

کہتے تھے بکا کر کے یہ سجاد دل افگار — تنہا رہا اس دشت میں میں بیکس و ناچار
ہے سارا جہاں میری نگہ میں سیہ و تار — پردیس میں اب کیا کرے یہ بیکس و ناچار

منہ مجھ جگر افگار سے موڑا پھوپھی اماں
تنہا مجھے اس دشت میں چھوڑا پھوپھی اماں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۸۰

شہادتِ حضرت امام زین العابدینؑ

مومنو احمدِ مرسل پہ نبوت ہے ختم — نام پر شیرِ الٰہی کے شجاعت ہے ختم
حلم شبرؑ پہ تو زہراؑ پہ مصیبت ہے ختم — حضرتِ شاہِ شہیداں پہ شہادت ہے ختم
قطع پوشاک تحمل قدِ سجادؑ پہ ہے
خاتمہ صبر کا شبیرؑ کی اولاد پہ ہے

قبلۂ زمرۂ تسلیم و رضا ہے سجادؑ — کعبۂ صاحب اندوہ و بکا ہے سجادؑ
آفاتِ فلک رنج و بلا ہے سجادؑ — شمع دل سوختۂ بزمِ عزا ہے سجادؑ
بعد شبیرؑ کے یہ عاشقِ قیوم ہوئے
باپ مظلوم تھا سجادؑ بھی مظلوم ہوئے

رو دیا چالیس برس باپ کے ماتم میں امام — بارہا اشک سے ہو جاتا تھا مخلوط طعام
پانی جس وقت پیا رو کے لیا باپ کا نام — ایک دن خادمِ مولا نے کیا رو کے کلام
نہ تو سوتے ہو نہ کھاتے ہو نہ کچھ پیتے ہو
یہ بھی اعجاز الٰہی ہے کہ تم جیتے ہو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

الغرض بعدِ پدر تھا انہیں رونے سے کام — حشمت و دولت دنیا سے نہ واقف تھا امام
خدمتِ پاک میں آتے تھے مگر شیعہ تمام — مطلع جب کہ ہوا آہ یزیدؑ ابنِ حرام

بھیجے کچھ لوگ کہ عابد کو پکڑ کر لاؤ
زندہ گر آنہ سکے کاٹ کر تم سر لاؤ

الغرض داخلِ شب جو ہوئی فوجِ یزید — در پہ عابد کے ہوئے جمع وہ ملعون و پلید
آیا دروازے پہ جس دم پسرِ شاہ شہید — کچھ نہ پوچھا نہ سنا کرنے لگے ظلم شدید

پھر دوبارہ اسے محبوس کیا آہن میں
بیڑیاں پاؤں میں اور طوق پڑا گردن میں

فوجِ اعدا سے رہائی کے شہ عرش سریر — گھر میں اپنے گئے پہنے ہوئے طوق و زنجیر
دیکھا زینبؑ نے دوبارہ جو بھتیجے کو اسیر — رو کے چلائی کہاں ہو مرے بھائی شبیرؑ

بولے سجادؑ کہ اب رہنے نہیں پاتے ہیں
رخصت اے اہلِ حرم شام کو ہم جاتے ہیں

کہا زینبؑ نے کہ کہتے ہو مرے حق میں کیا — میں تو گھر میں نہ رہوں گی نہ رہوں گی حاشا
واری تم ملک میں دشمن کے جاؤ تنہا — اپنے بابا کی طرح ساتھ لو مجھ کو بیٹا

قید کرنے کو تمہیں لشکرِ شام آپہنچا
آج زینبؑ کی فضا کا یہ پیام آپہنچا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سخنِ زینبِ بیکس سے ہوا حشر بپا — گھر سے روتا ہوا نکلا پسرِ شیرِ خدا
چشمِ حسرت سے سوئے مرقدِ احمد دیکھا — دشمنوں سے کہا تم دو مجھے اب اتنی رضا

پھر طوافِ لحدِ ختمِ رسالت کر لوں
طوق پہنے ہوئے نانا کی زیارت کر لوں

کہہ یہ قبرِ محمدؐ پہ گئے زار و نزار — اور کئی بار ہوئے مرقدِ اطہر پہ نثار
عرض رو رو کے یہ کی اے نبیؐ عرشِ وقار — آج سجاد سے پھر چھٹتا ہے حضرت کا مزار

سفرِ شام کا پھر ہم کو پیام آیا ہے
طوق و زنجیر پہن کر یہ غلام آیا ہے

میں ابھی پہلی اسیری کا نہ دکھ بھولا تھا — اب تلک بازوؤں میں نیل رسن کا ہے پڑا
زخم زنجیر کے ہیں پاؤں میں اب تک ہر جا — اب تلک طوق کے صدمے سے ہے مجروح گلا

دیکھ کر ظلم یہ امت کے جلال آتا ہے
پر کروں کیا مجھے حضرت کا خیال آتا ہے

کہہ کے یہ بات مرخص ہوا وہ عرشِ وقار — اور مدینے سے چلا سبطِ نبیؐ کا دلدار
زینبِ خستہ ہوئی ناقہ پہ محمل میں سوار — دو قدم وہاں سے چلی تھی کہ اٹھا غل یکبار

دیکھا عابدؑ نے بہت رو رو کے چلاتا ہے
ننگے سر بترِ معصوم چرا لاتا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کیا کہوں دل پہ جو سجاد کے صدمہ گزرا
روکے باقر سے کہا جاؤ سدھارو بیٹا
پھر تمہیں دیکھیں گے پیارے جو خدا نے چاہا
گھر کو روتا ہوا وہ بیکس و مغموم پھرا

ساتھ سجاد کے زینب ہی نہ تھی محمل میں
فاطمہ پاس تھی پوتے کی ہر اک منزل میں

یوں احادیث میں وارد ہے بحق واللہ
شام کی راہ میں زینب نے قضا کی ناگاہ
دفن عابد نے پھوپھی کو کیا باحال تباہ
روکے کہتے تھے جہاں سے مری آنکھوں میں سیاہ

پوچھے زینب کا قلق کوئی دلِ زہراؑ سے
رونے والی مرے بابا کی گئی دنیا سے

ساتھ عابدؑ کے نگہبان تھے جو ساکنِ شام
ان سے فرمایا سفر آن ہوا اپنا تمام
طوق و زنجیر سے رو رو کے کیا پھر یہ کلام
اب جدا تم بھی ہو جائے گا مدینے کو امام

چوم کر پاؤں جدا پاؤں سے زنجیر ہوئی
گر پڑا طوق بھی گردن سے نہ تاخیر ہوئی

چشم اعدا سے ہوئے عابدِ بیمار نہاں
پائے اعجاز سے یثرب کو ہوئے آپ رواں
پہنچے اک آن میں گھر اپنے امامِ دوجہاں
پوچھا سب بی بیوں نے زینبِ بیکس ہے کہاں

بولے وہ توڑ گئی آس ہماری زینبؑ
رہ گئے شام کی خدمت میں ہماری زینبؑ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ جو عابد نے کہا ہو گیا ماتم برپا — آ کے عابد کو دیا اہلِ وطن نے پرسا
چین سجاد نے دنیا میں نہ پایا اصلا — ابن عبدالملکِ نحس کا جب دور ہوا

چار جانب سے علم ظلم کی شمشیر ہوئی
زہر پلوانے کی سجاد کے تدبیر ہوئی

وارث ارثِ حسنؑ نائب شبیرؑ ہوا — زہرِ قاتل انہیں قاتل نے دیا واویلا
راوی لکھتا ہے برابر ہوا جب وقت قضا — تب طلب باقرِ معصوم کو حضرت نے کیا

اور کہا بعد مرے سیّد ابرار ہو تم
مسندِ احمدِ مختار کے مختار ہو تم

پھر یہ اشارہ کیا اے پسرِ ماہِ لقا — اپنے ناقہ کو بہت دوست رکھتا تھا سدا
دانہ و کاہ اسے سامنے اپنے دیتا — کہہ کے یہ بات شہ دیں نے تشہد کو پڑھا

غل ہوا فوت ہوئے سید عالی افسوس
مسند شاہِ شہیداں ہوئی خالی افسوس

غسل باقر نے جو سجاد کی میت کو دیا — تازیانوں کا نشاں پشت پہ دیکھا ہر جا
گردنِ پاک پہ تھا نیل رسن کا پیدا — جب کہ کفنایا تو رو کر کہا ہے ہے بابا

تب محبوں نے گریبانِ قبا چاک کیا
تم بر بر جامت کو تہ خاک کیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۸۱

شہادت حضرت امام زین العابدینؑ

ہوئے اسیر بلا میں جو سید سجادؑ — یتیم و بے کس و آشنا پہ تھی بیداد
نظر نہ آتا تھا ایک شخص بھی پئے امداد — نگاہ یاس سے تکتے تھے چار سو ہر بار
جفا گروں نے جفا بیشمار کی ہے کی
نہ قدر سید عالی وقار کی ہے کی

یہ ظلم ڈھایا شہ دیں کے ہائے دلبر نے — تمام عمر ہوئی ان کی روتے روتے بسر
نہ باقی رہ گیا ہائے کوئی بھی یاور — لہو بہاتے تھے آنکھوں سے حال تھا ابتر
تڑپتے باپ کی تشنہ لبی پہ تھے ہر دم
لہو بہاتے تھے آنکھوں سے حال تھا ابتر

جہاں سے پیاسے گئے سب مرے عزیز و یار — اکیلا رہ گیا رونے کو بیکس و ناچار
عدو نے کر دیا ہے مرا جگر تو فگار — مگر نہ خشک گلے پر مری پھری تلوار
کیا ہے آج کو تہہ تیغ فوج اظلم نے
جو خیمہ گاہ تھے بچے و تشنگ بیمار تھے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فلک کی آنکھ سے سیم لہو برستا تھا — ستم ہے فوج خوشی سے بجاتی تھی باجا
خیامِ بنتِ علیؑ میں تھا شور نالہ بپا — قلق سے ہوتا تھا سو ٹکڑے دل فرشتوں کا

نہ روئیں اپنے عزیزوں کو رات دن کیونکر
کھلے ہیں سینہ سوزاں میں داغہائے جگر

ملا نہ سیدِ لولاک کو بھی گور و کفن — پھرائے لاش پہ گھوڑے کھڑی تھی در پہ بہن
ردائیں چھن گئیں بیبیوں کی لٹ گیا گلشن — نکالا رانڈوں کو بلوے میں تب بہ رنج و محن

یہ اہلِ بیتِ محمد کی شان و عزت کی
روانہ ہو یہ تھی عریاں نبی کی عترت کی

پدر کے آگے ہی سجادؑ تھے بہت بیدل — پڑے تھے بسترِ غم پر بحالتِ ناچار
ترس نہ کھاتا تھا لاغر پہ کوئی ظلم شعار — جہاں سے اٹھ گئے تھے سارے یارو انصار

کریں جفا پہ جفا کس طرح نہ بانیِ شر
حسینؑ مر گئے ہیں کوئی اب نہیں سر پر

غریب و بیکس و بیدد پہ ظلمِ اعدا ہے — بنا کے ارباں و احسر تا پھرایا ہے
قریب نظروں کے کنبہ غریب کا سارا ہے — حیا سے سر ہیں جھکائے یہ دم نکلتا ہے

برہنہ سر ہیں رسن بستہ ہائے روتے ہیں
ہجومِ عام میں سب اپنی جان کھوتے ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سوائے بیکسی و یاس آیا کچھ نہ نظر — دہائی ہاتھ میں پکڑے ہوئے پھرے در در
رگوں سے خون تھا جاری اور طوق کا لنگر — یہ حال دیکھ کے زینب بھی پیٹتی تھیں سر

غم و الم یہ دیا خلد میں پیمبر کو
عدو لگاتے تھے پیہم تازیانہ بے پر کو

چراغ بجھ گیا زہرا کا آگئی آفت — تباہ گھر ہوا شبیر کی لٹی دولت
نواسیوں پہ نبی کے یہ ہوتی ہے بدعت — برائے نام بھی امت کو کچھ نہ تھی غیرت

ہوا نہ خوش دلِ سجاد ایک دم کیلئے
پدر کو رنج تھے اٹھ گئے زمانے کے

تڑپ رہے ہیں جو بستر پہ عابد بیمار — نہ کوئی حامی تھا باقی نہ یار و انصار
زہر ہائے جگر کے بھی ہو گیا تھا پار — پکارتے تھے پدر ہو کہاں میں تم پہ نثار

صدائے حضرت شبیر کان میں یہ آئی
میں ہوں سرہانے کھڑا اے پدر کے شیدائی

اٹھا کے سختیاں ہے ہے گرتے ہو بیٹا — نشاں گلے میں ابھی تک ہے طوق و بیڑی کا
مجھے ہے یاد وہ کانٹوں پہ راستہ چلنا — تمام کنبہ تھا کھلے سر تھا بلوے میں مرا

مرے غریب میں صدقے تری غریبی کے
اے قلب ہے کلیجے کے ٹکڑے ہو گئے مرے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

عزیز و سینہ و سر پیٹوا اٹھ گئے سجادؑ — یتیم ہو گئے باقرؑ ہوئی نئی بیداد
بچھاڑیں کھاتے ہیں لاشہ پہ بادلِ ناشاد — یہ رو کے کہتے ہیں پیہم کہ میں ہوا برباد
تمام عمر نہ چین آپ کو ملا کچھ بھی
یہ صبر تھا نہ کسی کا گلا کیا کچھ بھی

جہاں سے اٹھ گیا والی غریبوں کا بیٹو — اٹھائی سختیاں کیا شام میں ذرا سوچو
اسیر ہونا شہ پاک کا خیال کرو — حرم تھے سامنے بے پردہ کچھ خیال کرو
زمیں پہ کھا کے جو غش آہ کرتے تھے لاچار
لگاتے پشت پہ دُرّے ہائے ستم شعار

پدر کو غسل و کفن دیتا ہے یتیم پسر — تو خون روتا ہے بیٹا پدر کے لاشے پر
جو نیل دروں کے آتے ہیں پشت شہ پہ نظر — لبوں پہ آتی ہے بیساختہ فغانِ جگر
یہ کیسا زہر عدو نے دیا خدا کی پناہ
یتیم ہم کو لعیں نے کیا خدا کی پناہ

یہ غم وہ ہے زریقہ دل و جگر ہیں چاک — سروں کو پیٹتے شیعہ ہیں اڑاتے خاک
وفورِ غم سے کیے دے رہے ہیں خود کو ہلاک — ہلا رہی ہے فلک کو فغانِ حسرت ناک
چراغ بجھ گیا ہے ہے رسولؐ کے گھر کا
پوچھو کیسا سماں ہے بتولؑ کے گھر کا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۸۲

شہادتِ حضرت امام محمد باقرؑ

ہے قصد کچھ فضایلِ باقر رقم کروں — تحریرِ معجزاتِ امامِ امم کروں
لکھنے میں مثلِ خامہ سرِ عجز خم کروں — لوح و قلم کو غیرتِ لوح و قلم کروں
انوارِ معجزات سے روشن کتاب ہو
خامہ شعاع ہو تو ورق آفتاب ہو

اک دن پدر کی گود میں تھا وہ فلک مقام — اک شیعہ لایا نذر کو درہم پئے امام
سجادؑ کے حضور وہ درہم رکھے تمام — درہم سے کھیلنے لگا فرزندِ نیک نام
کیا عقل دی تھی خالقِ روزِ حساب نے
درہم زمیں پہ پھینک دیا اک خطاب نے

بدّے کی یہ شیعہ عابد نے التجا — ارشاد آپ کیجیے یہ ماجرا ہے کیا
شہ نے کہا یہ عادتِ طفلی نہ جانیا — ہوگا امام بعد ہمارے یہ مدعا
درہم یہ ایک عصبی و مالِ حرام ہے
کیونکر اسے قبول کرے یہ امام ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

باقر پہ وہ نثار ہوا پاؤں چوم چوم — طفلی سے شہ علم خداداد کی تھی دھوم
باقر کی شرح کرتے ہیں یہ خاص اور عوم — یعنی ہے وہ امام شگافندہ علوم

تھا کوئی رازِ غیب نہ شہ سے چھپا ہوا
عقدہ وہ کون سا تھا جو حضرت سے وا ہوا

لکھتا ہوں اب شہادتِ مولائے خوش نہاد — تھا بسکہ زید ابن حسنؑ کو حسد زیاد
رکھتا تھا بغض آپ سے وہ بانیٔ فساد — کرتا تھا مجلسوں میں حقارت سے شہ کو یاد

تھا منحرف وہ باقرِ عالی مقام سے
کرتا تھا ادعائے امامت امام سے

آیا حضور آپ کے اک دن وہ بے حیا — اور قاضی مدینہ کو گھر شہ کے لے گیا
قاضی کے آگے شاہ نے یہ زید سے کہا — خاصانِ کبریا سے خصومت نہیں روا

ظاہر ہے میرا رتبہ میں کیا بیاں کروں
گر کہہ تو کوئی معجزہ تجھ پہ عیاں کروں

لکھا ہے دستِ زید میں تھی ایک چھری نہاں — وہ گر پڑی زمین پہ جدا ہو کے ناگہاں
اعجاز شاہ دیں سے وہ کر لگی بیاں — باقر امام پاک ہے اور شاہ دو جہاں

اے زید کر نہ دعویٔ باطل زبان سے
ورنہ تجھے ہلاک کروں گا یہیں سے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بے ہوش زید ہو گیا اور خاک پر گرا — آیا جو ہوش پھر شہ والا نے یہ کہا
کیوں اور معجزہ کوئی دیکھے گا تو مرا — جس سنگ پر کھڑا ہوں بجھے دے یہی صدا

باقر امین علم رسالت پناہ ہے
ہر سنگ و ذرہ میرے سخن کا گواہ ہے

اس نے کہا قبول ہے اے شاہ نامدار — اس دم ہوا زمین پہ وہ سنگ بیقرار
اور زید سے خطاب کیا اس نے ایک بار — حقیت امام باقرؑ ہے آشکار

ایذا نہ دے تو حضرت عابد کے لال کو
لاتا ہے کیوں جلال میں تو ذوالجلال کو

غش کھا کے زید نخس گرا پھر زمین پر — شہ نے اٹھایا زید کو پھر ہاتھ تھام کر
تھا اک درخت متصل شاہ بحر و بر — فرمایا گر کہوں تو گواہی دے یہ شجر

جاری ہے میرا حکم خزاں و بہار میں
دنیا کا برگ برگ ہے سب اختیار میں

لکھنے وہ درخت زمیں سے ہوا جدا — شاخوں سے اپنے سایہ تن شاہ پر کیا
اور قدرت خدا سے یہ دی تحل نے صدا — اے زید کیا نہیں ہے تجھے کچھ خوف کبریا

باقر امام خلق ہے ابن امام ہے
یہ نائب رسول علیہ السلام ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سوگند کھا کے زید نے اس وقت یہ کہا — دعویٰ نہ اب کروں گا امامت کا مطلقاً
پھر سوئے ملکِ شام وہ ملعون رواں ہوا — عبدالملک سے جا کے کہا سب یہ ماجرا

آخر کو یہ کہا کہ ہمارے گمان میں
باقر سا اب نہیں کوئی عالم جہان میں

عبدالملک کو بغض و خصومت ہوئی زیاد — کیا کیا نہ اس نے شاہِ امم سے کیے فساد
آخر امام کو یہ لکھا از رہِ عناد — میں بھیجتا ہوں زید کو اے شاہ خوش نہاد

ابن حسنؑ کو لائق تکریم کیجیے
تادیب کیجیے اسے تعلیم کیجیے

اور ایک زین تعبیہ جس میں کیا تھا سم — ہمراہ زید بھیجا برائے شہ امم
آیا جو زید روبروئے شاہِ باکرم — شہ بولے ہے جو قصد تو جانے ہیں ہم

اے ابنِ عم یہ ظلم و ستم تو نے کیا کیا
اس زین میں ہے تعبیہ زہر و غا کیا

اس زین پر میں ہوتا ہوں دانستہ اب سوار — بندہ کو کیا مشیتِ ایزد میں اختیار
باندھا وہ زین اسپ پہ للہ رے انکسار — اور زیب رہوار ہوا شاہِ باوقار

موت اپنی کی پسند رضائے الٰہ میں
اس زہر نے نفوذ کیا جسمِ شاہ میں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

شہ نے مراجعت کی سواری سے آہ جب — بس آشکار ہو گئے آثار موت سب
فرمایا تین روز کے ہم مہماں ہیں اب — جعفر کو لاؤ اور کفن بھی کرو طلب

طالب کفن کے بدلے ہیں اس پیرہن کے ہم
کعبہ کا طوف کرتے تھے جس کو پہن کے ہم

لائے وہ جا حضرت صادق بچشم تر — حضرت نے پیار کر کے کہا ان کو اے پسر
جاتا ہوں میں جہاں سے تو ہوتا ہے بے پدر — دنیا سے آج کرتا ہوں عقبیٰ کا میں سفر

پیارے پدر کے مرنے کا تم غم نہ کھائیو
مظلومی حسینؑ پہ آنسو بہائیو

روئے کمال جعفر صادق یہ سن کے آہ — کی عرض صبر دینے کا مختار ہے الٰہ
کیونکر کہوں میں آپ سے اے شاہ دیں پناہ — حضرت کے غم سے حال نہ ہوگا مرا تباہ

ہر چند اختیار میں اپنے قضا نہیں
پر مر بے پدر کے جینے کا ہرگز مزا نہیں

بیٹے کی بات سن کے ہوا ان کو اور غم — لپٹا لیا گلے سے پسر کو بچشم نم
بیتاب تین روز رہے سرور امم — روز سوم جو گذرا ہوئی زیست اور کم

بیٹے کی شکل دیکھ کے آنسو بہا لیے تھے
سب سے وداع ہوتے تھا اور روتے جاتے تھے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بیہوش روتے روتے ہوئے آپ ناگہاں — غش سے ہوا افاقہ تو رو کر کیا بیاں
بالیں پہ میرے باپ کھڑے تھے ابھی یہاں — کرتے تھے مجھ پہ میری نالہ و فغاں

فرماتے تھے کہ روح مری بیقرار ہے
جنت میں جلد آ کہ ترا انتظار ہے

یہ کہہ کے شہ نے کلمۂ طیب ادا کیا — اور کی نجات امتِ عاصی کی بھی دعا
مولائے مومنیں کو ہوا وصل کبریا — پھر تو صدائے نوحہ و ماتم تھی جا بجا

جعفر یہ بات کہہ کے بہت نوحہ گر ہے
بابا ہمارے مر گئے ہم بے پدر ہوئے

نہلا چکا امام کو جب نائبِ امام — تکفین کے رسوم بجا لایا پھر تمام
پڑھنے لگا نماز جو وہ شاہِ نیک نام — تھا انبیاؑ جن و ملائک کا ازدحام

جن و ملک کے آگے تو شیر آلہٰ تھے
پیغمبروں کی صف میں رسالت پناہ تھے

فارغ ہوئے نماز سے جب شاہِ بحر و بر — پہلوئے مجتبیٰؑ میں کیا دفن آن کر
پنہاں کیا بزیرِ زمیں جب تنِ پدر — رو رو کے سر کو رکھ دیا بالینِ قبر پر

اٹھتے تھے شعلے غم کے دلِ بیقرار سے
روئے جہاں امام اپٹ کو فزار سے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۸۳

شہادت حضرت امام محمد باقرؑ

باقر ہوئے امامِ دو عالم پدر کے بعد
چمکا ستارہ فلکِ دیں قمر کے بعد
پایا وہ عز و جاہ شہ بحر و بر کے بعد
رتبہ ملا علیؑ و جو خیر البشر کے بعد
فرمانروائے کشورِ دینِ خدا ہوئے
مسند نشین انجمنِ اولیا ہوئے

حمدِ خدا میں کٹتے رہے امتحاں کے دن
شاکر ہوا خطابِ شہنشاہِ انس و جن
قائل تھے حلمِ شاہ کے سب کوہ و دشت و بن
ہر رنج میں رہا دلِ آگاہ مطمئن
کینہ بھرا ہوا تھا جو قلبِ ہشام میں
تکلیف دی بلا کے مدینے سے شام میں

گمراہ سے ڈرانہ دعا عالم کا مقتدا
مصروفِ وعظ و پند ہوا کل کا رہنما
غصے میں آکے دشمنِ دیں نے غضب کیا
زنداں میں شہ کو بھیج دیا وا مصیبتا
دیکھا جو ڈھنگ ظلم ہشامِ پلید کا
یاد آیا ہے وطن کو زمانہ یزید کا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

جس شخص کے سپرد تھے زندان کے اسیر — جاکر کہا ہشام سے اس نے کہ اے امیر
ہو گا فساد بگڑے ہوئے ہیں جوان و پیر — یکدل ہے تجھ سے لڑنے کو اک مجمع کثیر

باقرؑ کو کر دے جلد رہا قید سخت سے
ہشیار اے ہشام خلافت کے تخت سے

گھبرا گیا ہشام سنا جب یہ ماجرا — حضرتؑ کو قید خانے سے فوراً رہا کیا
راہی ہوئے مدینہ کی جانب شہ ہدا — تھے ہمرکاب چند رفیقانِ باوفا

ظالم نے کی یہ فکر کہ ایذا ہو راہ میں
کھانے کی کوئی شے نہ مہیا ہو راہ میں

پابند حکم حاکم جابر تھے بے ادب — قیمت سے کوئی چیز نہ دیتے تھے بے غضب
اک قصبے تین روز رہا سرور عرب — جس طرح کربلا میں اٹھایا تھا یہ تعب

گذرے تھے وہاں بھی آتے ہی دن بھوک پیاس میں
دل تھا تمام ہجوم حسرت و اندوہ و یاس میں

شکر خدا کیا شہ عالی مقام نے — دی بد دعا بھی اس کو نہ شاہ انام نے
افسوس دم لیا نہ عدوئے امام نے — کی فکر قتل شاہِ دو عالم ہشام نے

تیار ایک زین ستمگار نے کیا
بیٹھے اس میں نہر یہ کار زار نے کیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

وہ زین اور خلعتِ زر تار قیمتی — تحفہ یہ بھیجا آہ پئے دلبرِ علیؑ
آگاہ اس کے ظلم سے تھا وارثِ نبیؐ — فرمایا آشکار حقیقت ہے زین کی

یہ چوب جس درخت کی ہے جانتا ہوں میں
ہر شے کی اصل و فرع کو پہچانتا ہوں میں

ہے وائے کس طرح کا ہے وہ مردِ بے خبر — ہوتے ہیں جس کے ہاتھ سے جاری امورِ شر
دشمن ہو بے مضر تو کہا شہ نے کیا خطر — برحق ہے موت حق کی مشیت ہے نظر

ظاہر ہوا شریر نے جو امر بد کیا
قاتل کا ہدیہ اہلِ کرم نے نہ رد کیا

رکھا گیا شتر پہ جو وہ زین زہر دار — جنت کی سیر کرنے کو حضرتؑ ہوئے سوار
فی الفور ہو گیا اثرِ زہر آشکار — اعضائے پاک سوج گئے اترے بیقرار

حد یہ تھی کہ خشک رگِ دل کا خوں ہوا
عابدؑ کے لالہ رخ کا بدن نیلگوں ہوا

باقرؑ کے واسطے مرض الموت تھا وہی — ایذائے سخت کل کے مددگار نے سہی
طاقت نہ اٹھنے کی شہ ذی جاہ میں رہی — بخشا پسر کو آپ نے زیدِ الٰہی

صدمہ عجب تھا جعفرِ صادق کی جان پر
جاری وصیتیں ہوئیں جس دم زبان پر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کہنے لگے پسر سے امام فلک وقار — ہاں پارۂ جگر مرے شیعوں سے ہوشیار
تعلیم ایسی چاہیئے اے مرے یادگار — محتاج ہوں سائل دیں کے نہ زینہار

بولا پسر کہ دوں گا سبق رات دن حضور
ایسا ہی میں کروں گا رہیں مطمئن حضور

تعداد پھر بتا کے یہ شہ نے کیا مقال — اپنے لئے علیحدہ کرتا ہوں اتنا مال
کرنا مقرر اہل عزا کو رہے خیال — دے دے کے اجرت انکو یہ کہدینا میرے لال

دس سال تک بکا کریں اپنے امام پر
ایام حج میں روئیں منیٰ کے مقام پر

رونے لگا پسر جو سنا یہ کلام یاس — شہ نے کہا خدا ہو نگہباں نہ ہو اداس
رکھا ہوا ہے جو مرے احرام کا لباس — دینا کفن اسی سے مجھے میرے حق شناس

نہلانا اپنے ہاتھ سے اے مہ جبیں ہمیں
پڑھ کر نماز قبر میں رکھنا تہیں ہمیں

بیٹے نے عرض کی میں فدا حکم شاہ پر — اب تو حضور چاق مجھے آتے ہیں نظر
ہے خیریت عیاں نہیں کچھ موت کا اثر — شہ نے کہا صدا کوئی سنتے ہو اے پسر

مجھ کو بلانے عابدؑ بیمار آئے ہیں
بیٹا تمہارے جد پس دیوار آئے ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

آواز دے رہا ہے جگر گوشہ حسینؑ — آ جلد باغِ خلد میں اے نورِ عین
یہ کہتے کہتے چپ ہوئے سلطانِ مشرقین — لختِ جگر نے آہ کی آیا نہ دل کو چین

دیکھا کہ حال غیر ہے شاہِ انام کا
قبلہ کی سمت کر دیا چہرہ امام کا

تھا جن کے سامنے رخِ فرزندِ مہ لقا — آنکھیں وہ بند ہو گئیں اندھیر ہو گیا
جو دلربا سے کہہ رہے تھے دل کا مدعا — خاموش وہ زباں ہوئی اے وا مصیبتا

کیسا تھا کرب جس میں بسر تین دن ہوئے
بیجان چوتھے روز شہ انس و جن ہوئے

کرتے تھے شور اہلِ حرم وا محمداہ — صدمے سے حال جعفر صادقؑ کا تھا تباہ
غسل و کفن کے بعد جنازہ اٹھا بہ آہ — اصحاب ننگے سر ہوئے جس دم پڑی نگاہ

تابوت لائے تربتِ سجاد کے قریب
مغموم کاگندھ ہوا ناشاد کے قریب

ہال سوگوار و آہ و فغاں کا ہے یہ مقام — تکبیریں پانچ کہہ چکا باقرؑ کا لالہ فام
لو مومنو نمازِ جنازہ ہوئی تمام — مدفون امامِ عصر نے کی بیت امام

پایا بچھونا خاک کا خالق کے نور نے
دیوارِ قبر پر کیا کلمہ حضور نے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۸۴

شہادت حضرت امام محمد باقرؑ

عابد کے لالہ فام کی رحلت کا روز ہے
یہ پانچویں امام کی رحلت کا روز ہے
سلطانِ خاص و عام کی رحلت کا روز ہے
معصوم نیک نام کی رحلت کا روز ہے
رونے کی آرہی ہے صدا آسمان سے
لو اٹھ گئے محمد باقر جہان سے

سر پیٹو اہلِ بزم قضا کی امام نے
کیا دکھ اٹھائے سرورِ گردوں مقام نے
بھیجا سلام جن پہ رسولِ انام نے
ہو پیش آہ زہر و غا اس کے سامنے
کیا انقلاب گردشِ لیل و نہار ہے
سجادؑ کے جگر کا کلیجہ فگار ہے

کب تاب ہے کہ اس کے مصائب رقم کروں
مولا کی زندگی بھی ہے اک داستانِ غم
طفلی میں کربلا کے مصائب دمبدم
تھا پانچواں برس کہ ستم پر ہوئے ستم
اک رلیسمانِ ظلم میں ننھی کلائی تھی
بابا کے ساتھ قید کی ایذا اٹھائی تھی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

زندانِ شام سے جو رہا ہو کے آئے گھر
فرطِ الم سے روتے تھے سجاد نوحہ گر
فرصت غمِ حسینؑ نے پائی نہ عمر بھر
دادا کا غم انہیں تھا نہیں تھا غمِ پدر
عابد کے شغل جو تھے وہی شغل آپ کے
چالیس سال روئے ہیں ہمراہ باپ کے

افسوس رنج و غم سے نہ مہلت ملی ذرا
سر سے پدر کا سایۂ رحمت بھی جب اٹھا
فریاد آہ لب پہ کبھی تھی کبھی بکا
اتنی مصیبتوں پہ بھی کب چین مل سکا
ظالم ڈرا نہ خالقِ اکبر کے قہر سے
بیجان کیا محمدِ باقرؑ کو زہر سے

تھا دشمنِ امام ہشام نا سعید
بے رحموں میں شمرِ شقاوت میں تھا یزید
یہ بھی عدو ہے آلِ نبی صورتِ ولید
مظلوم پر غریب پر ڈالے ستم شدید
در پہ ہوا شقی جو شہ دل ملول کا
ٹھہرے کیا الحذر کلیجہ رسولؐ کا

ارادہ قتل پر ہوا جو وہ ستم شعار
بیوست ایک زین میں کیا زہر بیشمار
مرکب پہ چڑھنے کا دیا پھر حکم ایکبار
جب جانشین مالک دلدل ہوا سوار
موقع دیا نہ زیست نے پھر قطع راہ کا
غم کے اثر سے پھول گیا سم شاہ کا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

نیلی ہوئیں رگیں جسدِ نازنین پہ آہ — تھا آشکار غم کا پسینہ جبیں پہ آہ
سلطانِ دیں ٹھہر نہ سکے پشتِ زین پہ آہ — بس یا حسین کہہ کے وہ اترے زمین پہ آہ

وہ اضطراب تھا شہ عالی مقام کو
بستر پہ آتے آتے غش آیا امام کو

تڑپے اثر سے زہر کے مولائے دوجہاں — تھرا گئی زمین بلا غم سے آسماں
ذالحجہ کی ساتویں کی سحر تھی کہ الاماں — جنت کو شاہ دیں کی سواری ہوئی رواں

وہ زہر تھا کہ جینے سے دل سیر ہو گیا
ایمان کی شمع بجھ گئی اندھیر ہو گیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۸۵

شہادت حضرت امام جعفر صادقؑ

بے چین دل تھے حضرتِ باقر کی یاد میں
ساماں غم تھا فرقۂ پاک اعتقاد میں
تھا جشن عید خانۂ اہلِ عناد میں
گویا بہار آئی تھی باغِ مراد میں
خوش تھے کہ بار و ثمر مدعا ہوا
اک تازہ گل علیؑ کے چمن سے جدا ہوا

دن رات اہلِ شر اسی تدبیر میں تھے آہ
خیر البشر کا نام مٹا دیں وہ روسیاہ
پر خلق رہ سکتی تھی بے حجتِ الٰہ
بخشا خدا نے جعفرِ صادقؑ کو عز و جاہ
جوہر کشائے تیغ کرامت ہوئے حضور
رونق فزائے تخت امامت ہوئے حضور

قربان ملک تھے جعفر صادقؑ کی شان پر
حافظ فدا تھے مصحفِ ناطق کی شان پر
مولا تو جان دیتے تھے خالق کی شان پر
معشوق کو بھی ناز تھا عاشق کی شان پر
قائل زبان ہر ایک منافق کی ہو گئی
عالم میں دھوم اتقِ صادقؑ کی ہو گئی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

راضی قضا پہ تھا وہ جگر بند مرتضا — کرتا ہے ایک شخص یہ وصفِ شبِ بیاں
بیمار کوئی آپ کا تھا طفل مہ لقا — دولت سرا پہ اس کی عیادت کو میں گیا

حضرت کھڑے ہوئے تھے جھکا میں سلام کو
پایا مگر اداس امامِ انام کو

اندر گئے حضور میں ٹھہرا رہا وہیں — دیکھا یہ واپسی میں کہ غم کا اثر نہیں
میں نے کہا کہ شاد رکھے ربّ العالمیں — شہزادہ خیریت سے ہے اے بادشاہِ دیں

فرمایا وہ مریض جہاں سے گزر گیا
لڑکے کا حال دیکھ کے آیا ہوں مر گیا

پوچھا کہ پہلے رنج تھا اب کیوں نہیں ملال — بولے ہم اہلبیت نبی کا یہی ہے حال
غم کا دم نزولِ بلا کرتے ہیں خیال — نازل وہ ہو گئی تو کیا شکرِ ذوالجلال

تسلیم کس طرح نہ رضا کبریا کی ہو
بندے کا دخل کیا جو مشیت خدا کی ہو

معصوم کی قضائے الٰہی پہ تھی نظر — کیونکر نہ ہو حسینؑ سے صابر کے تھے جگر
ہے آشکار ہمتِ شبیرؑ نامور — پردیس میں لٹا دیا آباد اپنا گھر

راہ خدا میں دل کو سنبھالا امام نے
اولاد ذبح ہو گئی آنکھوں کے سامنے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

باقرؑ کے لختِ دل کو نہ آیا کبھی غضب — تابع خدا کے حکم کا تھا سرورِ عرب
کرتا تھا صبر ناصرِ دینِ حبیبِ رب — دیتا تھا صدقے آپ کو منصورِ بے ادب

فرعونِ عصر پھر گیا فخرِ کلیم سے
کینہ تھا سنگِ سخت کو دُرِّ یتیم سے

ظالم کو بے گناہ سے منظور تھی وغا — مکّار نے عراق میں آخر طلب کیا
کرتا رہا ارادۂ قتلِ شہِ ہدا — اعجاز تازہ دیکھ کے کر دیتا تھا رہا

تیغِ ستم نکالتا تھا جب نیام سے
چل سکتا تھا نہ زور دعائے امام سے

حق کے ولی کا دشمنِ جانی تھا رو سیاہ — سب آفتوں سے بچ کے وطن میں جب آئے شاہ
وہ ظلم ہو گیا کہ مدینہ ہوا تباہ — انگور میں امام کو دلوایا زہر آہ

سروِ ریاضِ دیں کا عجب حال ہو گیا
سرسبز باغِ دین کا پامال ہو گیا

پاتے تھے جس سے رزق مساکین و بینوا — اس گھر میں خاک اڑنے لگی وا مصیبتا
مل کر پدر سے موسیٰ کاظمؑ نے کی بکا — حضرت نے وقتِ نزع جواں کو وصی کیا

ہونٹوں پہ دم تھا موت تھی آنکھوں کے سامنے
بلوایا سب عزیزوں کو اُس دم امام نے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

شاہِ امم کے گرد غزہ تھے نوحہ گر — خورد و کلاں سب آپ نے الفت سے کی نظر
لطف و کرم سے اپنے کیا سب کو بہرہ ور — کھولا پھر ان پہ وعظ و نصائح کا شہ نے در

وہ جانکنی کا وقت وہ نرمی کلام کی
وہ صحبت اخیر وہ رخصت امام کی

ناگاہ بند ہو گئی آواز دردناک — پہنچی جوارِ رحمتِ خالق میں روح پاک
تیغ الم سے دل ہوئے ٹکڑوں کے چاک چاک — تر ہو گیا یتیموں کے اشکوں سے فرشِ خاک

فکر کفن وصی شہ انس و جاں نے کی
تدبیر غسل شاہِ امامِ زماں نے کی

نہلا چکے پدر کو تو حاضر کیا کفن — کھولا پسر نے یوسفِ باقرؑ کا پیرہن
پہنایا شہ کو خلعتِ دربارِ ذوالمنن — مظلوم کا جنازہ اٹھا روئے مرد و زن

حجرے سے اپنے قبلۂ دنیا دیں چلے
سوئے مکان میں سونے کو زیرِ زمیں چلے

تابوت کو تھے گھیرے ہوئے صاحبِ عزا — دیوار و در سے آتی تھی فریاد کی صدا
روتے تھے حق شناس جگر بندِ مصطفیٰؐ — عمامہ سر سے موسیٰ کاظمؑ کے تھا جدا

پڑھ کر نمازِ میت شاہِ انام کی
باقرؑ کے پاس تربتِ صادقؑ امام کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۸۶

شہادت حضرت امام جعفر صادقؑ

مالکِ خطِ بغداد جو منصور ہوا
نشۂ کبر میں سرشار وہ مغرور ہوا
چار سو اس کا ستم دہر میں مشہور ہوا
شیشۂ قلبِ محبانِ علیؑ چور ہوا
کیا کہوں کیسا عمارت میں لگایا گارا
خونِ سادات کا ظالم نے بنایا گارا

یوں گرفتار کیا ظلم سے بیماروں کو
قید جس طرح سے کرتے ہیں گنہگاروں کو
حکم ظالم نے دیا تھا یہی معماروں کو
چن دو دیوار میں ان فاطمہؑ کے پیاروں کو
اک قیامت تھی بپا تازہ گرفتاروں میں
زندہ سادات چنے جاتے تھے دیواروں میں

عام شیعوں کیلئے ظلم کا دستور ہوا
چین سادات بنی فاطمہ کا دور ہوا
کوئی قیدی تو کوئی قتل سے مغفور ہوا
اس ستم پر بھی نہ ٹھنڈا دلِ منصور ہوا
قبر میں احمد مختار کو غمناک کیا
زہر سے جعفر صادقؑ کا جگر چاک کیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

زہر ظالم نے دیا دانہ انگور میں آہ
جس سے کھاتے ہی ہوا حال شہ دیں کا تباہ
روزِ روشن ہوا آقا کی نگاہوں میں سیاہ
اٹھے دربار سے کہتے ہوئے انا للہ
کبھی چلتے تھے شہ دیں کبھی رک جاتے تھے
دردِ سینہ میں جو اٹھتا تھا تو جھک جاتے تھے

پہنچے بستر پہ تو آقا کا عجب حال ہوا
مضطرب درد سے وہ فاطمہ کا لال ہوا
نا مبارک شہ دیں کو یہ مہ و سال ہوا
موت آپہنچی چمن زیست کا پامال ہوا
سحر یہ شوال کو آفت آئی
بجھ گئی شمع امامت کی قیامت آئی

ماجرا غم کا نہیں ذکر کے لائق ہی ہے
ہو گیا ٹکڑے دلِ مصحفِ ناطق ہی ہے
صبح صادق کو ہوئی رحلتِ صادق ہی ہے
سوئے جنت گیا اللہ کا عاشق ہی ہے
دہر سے سرورِ معصوم کی حالت دیکھی
ہائے ناموسِ نبی نے یہ قیامت دیکھی

ظلم اعدا سے وہ اللہ کا پیارا نہ رہا
دہر میں عرشِ الٰہی کا ستارہ نہ رہا
رانڈوں کا اور یتیموں کا سہارا نہ رہا
شیعہ کہتے ہیں مددگار ہمارا نہ رہا
خنجرِ غم سے کلیجہ ہے دوپارہ ہی ہے
بے سہارا ہر ے فرزند تمہارا ہی ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۸۷

شہادت حضرت امام موسیٰ کاظمؑ

سر پیٹو آج موسیٰ جعفرؑ ہوا شہید
ابن علیؑ و ابنِ پیمبرؐ ہوا شہید
غربت میں آہ کاظمِ بے پر ہوا شہید
لو مومنوں کا ساتواں رہبر ہوا شہید

پہلو یا زہر بادشہ خاص و عام کو
ہارون نا رشید نے مارا امام کو

کس طرح سے بیان کروں ظلم اہل کیں
افسوس پیٹ بھر کبھی کھانا ملا نہیں
فاقہ پہ فاقہ کرتا تھا احمدؐ کا جانشیں
زنداں میں چودہ سال تھے محبوس شاہِ دیں

طاقت نہ تھی ذرا بھی قعود و قیام کی
حالت یہ تھی امام علیہ السلام کی

دی اُمت نبیؐ کو نہ حضرت نے بد دعا
ہر وقت شہ کے لب پہ رہا شکرِ کبریا
سندی کے تازیانوں کی ہر روز تھی جفا
بہتا تھا خون جسم سے روحی لہ الفدا

ایذائے قید ایسی کسی نے سہی نہیں
بیدادِ اس طرح کی کسی پر ہوئی نہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

القصہ زہر آپ کو انگور میں دیا — جس سے جناب موسیٰ کاظمؑ نے کی قضا
بعضوں نے لکھا ہے یہ شہادت کا ماجرا — گھلا کے شیش آپ کو جبرؑ پلا دیا

کیسا کہوں کہ حال ہوا کیا امام کا
جل کر ہوا کباب کلیجہ امام کا

غل پڑ گیا کہ موسیٰ کاظمؑ نے کی قضا — لاشہ کو لا کے جسر پہ اعدا نے رکھ دیا
اور چہرۂ امام سے کپڑا ہٹا دیا — دو روز یوں ہی لاش کا چہرہ کھلا رہا

تھی لاش بے کفن شہِ عالی مقام کی
توقیر تھی یہ آلِ رسولِ انام کی

نزدیک بھائی تھا نہ پسر تھا نہ بھانجا — تنہائی میں یہ ظلم و ستم و امیتا
دو روز تک تو جسر پہ لاشہ پڑا رہا — میت پہ رونے والا بھی ہے ہے کوئی نہ تھا

صدمے اٹھا کے ہائے جہاں سے گذر گئے
غربت میں آہ کاظمِ ذیشان مر گئے

شیعہ نثار آپ کی غربت کے یا امام — غربت میں تم شہید ہوئے اے شہ انام
بے جرم مارا آپ کو بادشاہِ خاص و عام — ہاروں نے کیف کر دیا کام آپ کا تمام

خوفِ خدا نہ خوفِ رسولِ خدا کیا
شمعِ حیات آپ کی ظالم بجھا دیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

راہِ خدا میں حضرتِ کاظمؑ فدا ہوئے
اور غم میں مبتلا حرمِ مصطفیٰ ہوئے
ظلم و ستم امام پہ حد سے سوا ہوئے
واحسرتا یتیم امامِ رضاؑ ہوئے
شیعوں کے سر سے اٹھ گیا سایہ امام کا
ہے جسر پر پڑا ہوا لاشہ امام کا

مثلِ تماشہ دیکھتے ہیں سارے مرد و زن
ہے زیرِ آفتاب امامِ ہدا کا تن
ہاروں کا بھائی لاش پہ آیا بصد محن
حضرت کو اپنے گھر سے دیا قیمتی کفن
کاظمؑ کے پاس بھیجا خدا نے فدائی کو
لیکن کفن ملا نہ شہ کربلائی کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۸۸

شہادت حضرت امام موسیٰ کاظمؑ

زندانِ غم تھا موسیٰ کاظمؑ کے واسطے
تازہ ستم تھا موسیٰ کاظمؑ کے واسطے
آرام کم تھا موسیٰ کاظمؑ کے واسطے
بیحد الم تھا موسیٰ کاظمؑ کے واسطے
چھٹ کر پدر سے حاملِ رنج و محن رہے
پابند حکمِ حق کے امامِ ضمن رہے

حلالِ مشکلات کے وارث امام دیں
مالک ہر آسمان کے مختارِ ہر زمیں
فرمانروائے ملک ولایت کے جانشیں
مشہور در جہاں ہیں جہاندار ہفتمیں
آتے تھے کس ادب سے ملک بارگاہ میں
حیدر کا تخت و تاج تھا سرکار شاہ میں

دشمن تھا اس بزرگ کا ہارون نارشید
دنیا پرست مخرب دیں، پیرو یزید
لکھا ہے انتظام لعیں نے کیا جدید
اک بار لکلا حج کے بہانے سے وہ پلید
تھی فکر میری نسل خلافت سے شاد ہو
بڑھ جائے رعب و داب و شکوت زیاد ہو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سادات کو رئیسوں کو نامے کیے رقم — جاہل نے بھیجے خط علماء کو بھی یک قلم
مضمون یہ تھا کہ مکّے میں آئیں عرب عجم — اقرار میں کرم ہے اور انکار میں ستم
مانیں گے حکم جن کو علاقہ ہے دین سے
بیعت کریں سب آ کے مرے جانشین سے

ڈنکا بجا وطن سے چلا فاسقِ انام — پہلے ہوا مدینے میں وارد باحتشام
قبرِ نبیؐ پہ آ کے پکارا پس از سلام — ماں باپ میرے تم پہ فدا اے ملک مقام
ظاہر ہے کلمہ گوئے رسالت پناہ ہوں
حضرت سے اپنے قصد پہ میں غدر خواہ ہوں

ہرگز مجھے اطاعتِ کاظمؑ نہیں قبول — میں چاہتا ہوں قید کروں انکو یا رسولؐ
رکھتا ہے اُسکی ذات سے کھٹکا یہ دل ملول — برپا ہوا فساد تو پھر اس سے کیا حصول
تدبیر وہ کروں کہ قصہ ہی پاک ہو
ایسا نہ ہو حضور کی اُمت ہلاک ہو

رنجیدہ کر کے روحِ نبیؐ کو وہ کینہ خواہ — پلٹا وہاں سے جس سے بہ جبیں سوئے خیمہ گاہ
جاری کیا یہ حکم لعیں نے دمِ پگاہ — جائیں بنِ ربیع کے ہمراہ کج کلاہ
دشمن کو آج میرے نہ ہرگز اماں ملے
کر لیں اسیر موسیٰ کاظمؑ جہاں ملے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تھا روضۂ رسولؐ میں سلطانِ انس و جاں — مشغول تھا نماز میں وہ ہادیٔ جہاں
پہنچے ملازمینِ ستمگر کے ناگہاں — کیونکر میں ظالموں کی شقاوت کروں بیاں
نرغہ سیاہ کاروں نے اک بار کر لیا
اس آہوئے حرم کو گرفتار کر لیا

بیکس کو لائے روضہ کے باہر جو اہلِ شر — اپنے پرائے رونے لگے ڈاڑھیں مار کر
گھبرائے اہلبیتِ نبی حسن کے یہ خبر — سادات فاقہ کش کے لرزنے لگے جگر
برباد پھر وہ خانۂ آباد ہو گیا
تازہ غمِ اسیریٔ سجادؑ ہو گیا

پہنچا امامِ خلق جو حاکم کے روبرو — حضرت کی شکل دیکھ کے برہم ہوا عدو
سمجھا حقیر سرورِ دیں کو وہ تند خو — لختِ دلِ رسولؐ سے کی سخت گفتگو
دو محملیں منگا کے شقی نے غضب کیا
محبوسِ شہ کو ایک میں بے خوفِ رب کیا

بصرے کی سمت بھیجے گئے شاہِ بیکساں — بغداد کو وہ محملِ خالی ہوا رواں
مطلب یہ تھا کہ صاف کسی پر نہ ہو عیاں — راہی ہوا کدھر کو وہ خضرِ رہِ جناں
شبہے میں رہ۔ کہ لوگ مدد کو نہ جائیں
مظلوم کو نہ قیدِ ستم سے چھڑا سکیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بصرے سے مطمئن تھا بہت حاکمِ لئیم
عیسیٰ بن جعفر اسکا بھتیجا تھا واں مقیم

بھیجا اُسی کے پاس کہ دے صدمۂ عظیم
وہ فکر ہو کہ طفل ہوں معصوم کے یتیم

ماتم کی پھر بنا ہو علیؑ کے گھرانے میں
آجائے بے وطن کی اجل قید خانے میں

لکھا چچا کو اپنے یہ عیسیٰ نے صاف صاف
بندے کو قتلِ موسیٰ کاظمؑ سے رکھ معاف

میں کوئی بات اُن کی نہیں دیکھتا خلاف
آتا نہیں زباں پہ کسی وقت حرفِ لاف

نفرین سے غرض نہ عداوت سے کام ہے
ان کو فقط خدا کی عبادت سے کام ہے

یہ کارِ سخت اور کسی کے سپرد کر
ورنہ رہا کروں گا میں سیّد کو بے خطر

گھبرا یا پڑھ کے خط کی عبارت کو وہ شریر
باز آیا آیا ظلم سے نہ ستمگار و بدگہر

بصرے سے ہیو فلانے بلا بھیجا شاہ کو
بغداد میں اسیر کیا بے گناہ کو

غمخوار قید خانے میں تھی بادِ ذوالجلال
سجدے کو طول دیتے تھے سلطانِ خوشخصال

ذاقوں سے گھل گیا تھا بدن ضعف تھا کمال
اٹھنا تھا ناگوار نقاہت کا تھا یہ حال

سمجھا نگاہ جس کی پڑی جسمِ پاک پر
کپڑا پڑا ہوا ہے کوئی فرشِ خاک پر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بے مختلف بیانوں میں بیکس کا واقعا — اک قول ہے نثار گلے کو دیا گیا
کہتا ہے کوئی سنگدلوں نے یہ کی جفا — سیسہ گداز کر کے دیا وہ مصیبتا

مشہور یہ ستم بھی ہے رنجور کیلئے
تھی سیخ آہنی سرِ پُر نور کیلئے

دیندار اس بیان کو سمجھتے ہیں معتبر — جانِ نبیؐ کا زہر سے ٹکڑے ہوا جگر
حالت ہے غیر پہنچی یہ ہادیؐ کو خبر — مسکار کس قدر تھا وہ ناپاک و بدگہر

مطلب تھا بحث کچھ ہو نہ ظلم صریح میں
بھیجا طبیب خدمتِ فخرِ مسیح میں

آخر تڑپ تڑپ کے مسافر گزر گیا — مظلوم قید خانے کو ویران کر گیا
حیدر کے پاس وارثِ خیر البشر گیا — بغداد میں مدینے کا سلطان مر گیا

ساماں تھا کیا نبیؐ کے لگانے کے واسطے
مزدور آئے لاش اٹھانے کے واسطے

حمال رک گئے کہ ہے لاشہ بہت گراں — دیکھا گلے میں طوق ہے پاؤں میں بیڑیاں
حداد آئے کرتے ہوئے نالہ و فغاں — تب قید سے رہا ہوئے سلطانِ انس و جاں

میت غریب کی ستم ایجاد لے چلے
زنداں سے جانبِ پلِ بغداد لے چلے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۸۹

شہادت حضرت امام موسیٰ کاظمؑ

وہ دن ہے آج چشم جہاں اشکبار ہے — وہ دن ہے آج قدسیوں کو انتشار ہے
وہ دن ہے آج روحِ نبی بیقرار ہے — وہ دن ہے آج فاطمہؑ کو اضطراب ہے

آہیں ہوئیں بلند دل ناتواں سے آج
اُٹھے ہیں آج موسیٰ کاظم جہاں سے آج

اب نالہ کش ہوں اہلِ عزا ہے دمِ بکا — کیونکر کروں میں عرض جو شہ پر ہوئی جفا
زنجیر و طوق میں کیا حضرت کو مبتلا — قبرِ رسولؐ ہل گئی محشر ہوا بپا

رو کر کہا نبیؐ سے نہ کیوں دل ملول ہو
مولا یہ ہماری آخری رخصت قبول ہو

مہلت قیام کی نہ ملی زیرِ آسماں — ہو کر اسیر موسیٰ کاظم ہوئے رواں
سختی کہاں سفر کی کہاں آہ نیم جاں — جلتا تھا جسم دھوپ کی شدت سے الاماں

تربت میں بے کلی تھی رسالت پناہ کو
لبیک نے یہ لا کے قید کیا بے گناہ کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہوتے ہیں اب اسیر بلا و امیبتا — ہچکی جو آئی محشرِ تازہ بپا ہوا
سر پیٹو خاک اڑاؤ عزادار اٹھ گیا — دنیا سے آہ جعفرِ صادقؑ کا دلربا
روتے جناح سے حیدر کرار آئے ہیں
لوتے کی لاش پر شہ ابرار آئے ہیں

کہتے ہیں سر کو پیٹ کے حیدرؑ بصد بکا — قرباں تری غریبی پہ اے جانِ مرتضیٰ
کیا کیا نہ قید خانہ میں تجھ پر ستم ہوا — مرنے کے بعد طوق گلے سے جدا ہوا
آلِ نبی کے دل کو یہ کیسا محن ہوا
نیلا اثر سے زہر کے ہے ہے بدن ہوا

ہارون کا بھائی تھا جو سلیمان ذی وقار — تھا دل سے آلِ احمدؐ کا دوست دار
بولا وہ دوستوں سے رو کر سجال زار — ہے ہے اٹھا زمانے سے عالم کا تاجدار
مصروف آہ و غم تازہ ہے مومنو
ہفتم امام کا یہ جنازہ ہے مومنو

اٹھوا کے لاش شاہ کی جس وقت لے چلا — کہتا تھا آگے آگے یہ نالہ و بکا
ہے ہے شہید ہو گیا عالم کا مقتدا — سر اپنا پیٹتا ہوا وہ مرد باخدا
داخل جو مقبرے میں یہ آہ و بکا ہوا
انجار سے درود امام رضا ہوا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

آخر پسر نے غسل و کفن باپ کو دیا — اور ساتھ احترام کے تربت میں بھی رکھا
دل کو فگار کرتا ہے اس غم کا ماجرا — قربان تری غریبی پہ اے شاہِ کربلا

پامال بعد قتل کیا تری لاش کو
ہے ہے کفن ملا نہ تنِ پاش پاش کو

اے عاشقانِ سبطِ شہنشاہِ خاص و عام — سر پیٹو خاک اڑاؤ یہ رونے کا ہے مقام
کیونکر کفن حسین کو ملتا بہ احترام — زنجیر میں اسیر تھے سجاد نیک نام

کیا غم اٹھائے فاطمہ کے نورِ عین نے
چالیس دن لحد بھی نہ پائی حسین نے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۹۰

شہادت حضرت امام علی رضاؑ

اے شاہِ خراساں تری شوکت کے تصدق
اے نورِ مجسم تری صورت کے تصدق
الطاف کے قربان عنایت کے تصدق
آقا تری تنہائی و غربت کے تصدق
ہوں مضطرب الحال کہ رہتا ہوں قلق میں
ممدوح دعا چاہیے مدّاح کے حق میں

مامون نے جب شاہِ خراساں کو بلایا
ذرے نے فروغِ مہ تاباں کو بلایا
گمراہ نے خضرِ رہِ ایماں کو بلایا
ناچیز نے شاہنشہ دوراں کو بلایا
آپس میں سخن تھا یہی درویش و غنی کا
ویران ہوا چاہتا ہے شہر نبیؐ کا

کرتے ہیں بیاں راوی اخبارِ مصیبت
مانوس تھیں حضرت سے بہت خواہر حضرت
تھی خواہرِ یوسف کی طرح آپ سے الفت
چھائی تھی شبِ صبح سفرِ غم کی جو ظلمت
شام اجل اُس رات کی اک ایک گھڑی تھی
آتی نہ نظر نیند کہ تشویش بڑی تھی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

للہ سے کرتی تھیں دعا کھولے ہوئے سر — بھائی کو مبارک ہو سفر خالقِ اکبر
محفوظ رہیں خیر سے پھر آئیں برادر — تا روزِ جزا بھائی کا سایہ رہے سر پر

مالک پئے زہراؑ و یداللہ بچانا
تنہا کو میانِ سفر اللہ بچانا

شب بھر صفتِ مروہ کو فال پھرا کیں — ہر اک طرف کھولے ہوئے بال پھرا کیں
تسبیح لئے مضطرب الحال پھرا کیں — نزدیک شہنشاہِ خوش اقبال پھرا کیں

زینب کی طرح غم کی چھری آہ چلی تھی
گویا وہ شبِ قتلِ حسینؑ ابنِ علیؑ تھی

سب عورتیں کہتی تھیں کہ غم آپ کھائیں — وسواس کریں رات کو آنسو نہ بہائیں
بی بی جو خدا چاہے تو جاتے ہی پھر آئیں — ضائع نہ کبھی جائیں گی ہم سب کی دعائیں

حضرت کو ہے تشویش کہ گویا نہیں ملتے
جو لوگ جدا ہوتے ہیں پھر کیا نہیں ملتے

کہتی تھی بڑی جبر سے جاتے ہیں غضب ہے — مایوس و پریشاں نظر آتے ہیں غضب ہے
رو کے مجھے سینہ سے لگاتے ہیں غضب ہے — کہتے نہیں کچھ حال چھپاتے ہیں غضب ہے

یہ دل کو یقیں ہے کہ نا اب آئیں گے بھائی
افسوس ہے اس شہر سے کل جائیں گے بھائی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By www.jafrilibrary.com

تھا خانۂ مولا میں یہ سامان یہ کہرام — تھے جمع اُدھر عاشقِ سلطانِ خوش انجام
اسباب سفر لے گئے ڈیوڑھی سے جو خدام — پوچھا کہ بیدار ہیں یا کرتے ہیں آرام
بولے کہ ہوا چاہتے ہیں جلوہ گر آقا
اٹھے ہیں ابھی پڑھ کے نمازِ سفر آقا

لو اہلِ عزا رو و پریشاں کا سفر ہے — ہے حشر بپا شاہِ خراساں کا سفر ہے
اے ماتمیو مالکِ ایماں کا سفر ہے — ویراں ہے مدینہ شہِ ذیشاں کا سفر ہے
ہے کوچ گرفتارِ بلا ہوتے ہیں آقا
اب قبرِ محمدؐ سے جدا ہوتے ہیں آقا

ہاں بہرِ امامِ دو جہاں خاک اڑاؤ — آنکھوں سے کرو اشک رواں خاک اڑاؤ!
شیوہ ہے دمِ آہ و فغاں خاک اڑاؤ — روتے ہیں ملک آ کے یہاں خاک اڑاؤ
فریاد جگر زہر سے چھانیں گے رضاؑ کا
ماتم میں ہو غل ہائے غریب الغربا کے

اب لکھتے ہیں یوں لائی نغموم و حزیں دل — تھے ہر صفت مرحلہ پیماشہ عادل
درد اپسِ رنج و الم و طے منازل — وہ چاند ہوا خانۂ مامون میں داخل
قصرِ ستم ایجاد میں تصویرِ علی تھی
تنہائی میں شمعِ حرمِ نیزل تھی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

گمراہ نے جب زہر دیا راہنما کو — آغاز ہوا کرب شہِ ارض و سما کو
چھوڑا نہ رضاؑ نے کبھی تسلیم و رضا کو — اونچے کئے گردوں کی طرف ہاتھ دعا کو
کی عرض عجب عالمِ غربت ہے مدد کر
تو مونسِ تنہائی و وحشت ہے مدد کر

معبود سفر میں مجھے درپیش سفر ہے — ہر ایک طرف حسرت و حرماں کی نظر ہے
ٹکڑے صفتِ سیدِ مسموم جگر ہے — ہے باپ نہ ماں ہے نہ بہن ہے نہ پسر ہے
آسان ہو مشکل یہ دعا کون کرے گا
امداد یہاں تیرے سوا کون کرے گا

ہے غیر بہت حال دوا کچھ بھی نہیں ہے — یہاں کو دیا زہر حیا کچھ بھی نہیں ہے
مالک ترے بندے کی خطا کچھ بھی نہیں ہے — ہے تجھ سے غرض ان سے گلا کچھ بھی نہیں ہے
گو رنج یہاں لوگ نہ زنہار کریں گے
ماتم ترے مظلوم کے زوّار کریں گے

فرماکے دعا مر گئے افسوس صد افسوس — افسوس رضاؑ مر گئے افسوس صد افسوس
تن سرد ہوا مر گئے افسوس صد افسوس — کیا رہنما مر گئے افسوس صد افسوس
حجرے میں جو ہر سمت کو میت کی ضیا تھی
حسرتؔ یہ کہتا تھا ستر کی صدا تھی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۹۱

شہادت حضرت امام علی رضاؑ

راضی رضا تھے مرضیِ پروردگار پر
مجبور دل کو رکھتے تھے کس اختیار پر
دیتے تھے جان جادۂ صبر و قرار پر
چلتے تھے مسلکِ پدرِ نامدار پر
تھا حلم کاظمؑ شہِ عالی جناب میں
دل میں جو روشنی تھی نہیں آفتاب میں

شہرہ ہوا امامِ دو عالم کا شہر شہر
کہتے تھے یہ سب پھول ہے سرتاج باغِ دہر
امرت ہے اس کا عشق عداوت ہے اس کی زہر
سیّد کے دشمنوں پہ ہو نازل خدا کا قہر
دولت یہ ہے رسولؐ کی نعمت خدا کی ہے
نامِ خدا ہی تو صفتِ اولیا کی ہے

جو صاحبِ یقین تھے بڑھا ان کا اعتقاد
حضرت سے خار کھانے لگے بانیِ فساد
رکھتے تھے خاندانِ رسالت سے جو عناد
ان حاسدوں کے دل کی کدورت ہوئی زیاد
کہتے تھے اُن کے واسطے جاہ و حشم کہاں
آلِ نبیؐ نے کی جو حکومت تو تم کہاں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مامون شاہِ دیں کا بظاہر تھا قدرداں — باطن میں نیش رکھتا تھا حضرت سے بدگماں
اس کا سبب یہ تھا کہ شہنشاہِ انس و جاں — لاتے نہ تھے کلام خوشامد کا درمیاں
ہرگز نہ امر و نہی میں وسواس کرتے تھے
حق بات کہنے میں نہ کبھی پاس کرتے تھے

اک روز آئے ملنے کو سلطانِ بحر و بر — دیکھا عجیب شان سے بیٹھا ہے بے خبر
خادم تو پانی ڈالتا ہے اُس کے ہاتھوں پر — مشغول ہے وضو میں وہ مغرور خیرہ سر
بولے رضا کہ اس میں رضائے خدا نہیں
ہو دوسرا شریکِ عبادت روا نہیں

سُن کے اُس نے لے لیا خادم سے ظرفِ آب — دل آتشِ غضب سے مگر ہو گیا کباب
جب وعظ و پند کرتے تھے شاہِ فلک جناب — رہ جاتا تھا عدو سے خدا کھا کے پیچ و تاب
اس طرح رفتہ رفتہ وہ بیزار ہو گیا
ہمساں کو زہر دینے پہ تیار ہو گیا

تھا وہ شقی سفر میں مع لشکر و سپاہ — ہمراہ تھے امامِ اُمم حجتِ الٰہ
لی سنگدل نے جانِ مسافر کی بے گناہ — انگور یا رطب میں دیا زہرِ آہ آہ
رستے میں دردمند مسیح زماں ہوئے
آثارِ زہر قتل سے بدن پر عیاں ہوئے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

خیر الانام آئے عیادت کے واسطے — چھوڑا مدینہ اُن کی رفاقت کے واسطے
بنتِ رسولؐ پوتے کی راحت کے واسطے — دیتی تھیں حق کو قدرت و رحمت کے واسطے

لختِ جگر کے غم میں حسنؑ کو نہ ہوش تھا
آگاہ رنجِ زہر سے وہ سبز پوش تھا

بیکس حسینؑ روتے ہوئے کربلا سے آئے — سجادؑ ناتواں نے بھی صدمے بہت اٹھائے
کہتا ہے چاؤ پیار کر تشریف سب سے لائے — بیتا بیاں وہ باقرؑ و جعفرؑ کی ہائے ہائے

گریاں جفائے باقیٔ بیداد سے چلے
کاظمؑ پسر سے ملنے کو بغداد سے چلے

شیعوں کا پیشوائے نہم دلبرِ رضاؑ — نامِ خدا ہی محمدؐ قمر القا
جس کا لقب جواد ہے روحی لہ الفدا — برحق امامِ خلق تقیؑ شاہ اتقیا

در پردہ آیا نزدِ پدر رونے کیلئے
حضرت کا جانشیں وصی ہونے کیلئے

تعلیم کر کے بیٹے کو اسرارِ کردگار — عازم ہوئے بہشت کے آقائے نامدار
دردِ جگر سے روح تھی قالب میں بیقرار — پہلو میں دل تھا زہر کی تاثیر سے فگار

سوجھا ہوا تھا سب تنِ اقدس حضورؐ کا
گھٹنا اجل کے صدمے سے آنکھوں کے نور کا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تھوڑی سی رات گذری تھی ڈوبا جو وہ قمر
شیعوں کے رہنمانے جہاں سے کیا سفر

آثارِ حشر آنے لگے ہر طرف نظر
غربت پہ بے وطن کی ملائک تھے نوحہ گر

جب رو رہے تھے غم تھا مصیبت نصیب کا
اوجِ ہوا پہ شور تھا مات الغریب کا!

وہ وقت آگیا کہ ہوئے قلب آب آب
میت کا غسل ہونے لگا دے کے شیخ و شاب

پنہاں ہوا کفن میں دلِ و جانِ بوتراب
برجِ شرف کا چاند ہوا داخلِ سحاب

رستے بھرے تھے ماتمیوں کے ہجوم سے
تابوت اٹھا غریبِ خراساں کا دھوم سے

جن عورتوں کے عقد کو گذری تھی ایک شب
لے لیکے شوہروں سے اجازت چلیں وہ سب

روتی تھیں ساتھ ساتھ جنازے کے باادب
ہمراہ تھا اُن کا محسنِ اُمت شہ عرب

ایسا کبھی کسی کا جنازہ اُٹھا نہ تھا
ملکِ عجم تھا وادیٔ کربِ و بلا نہ تھا

کرتا ہوں یاد آپ کو اِس وقت یا حسینؑ
بے غسل و بے کفن شہِ گلگوں قبا حسینؑ

مقتول ظلم بیکس و بے آشنا حسینؑ
پروردۂ کنارِ رسولِ خدا حسینؑ

کس کا سہارا تھا بدنِ پاش پاش کو
ہے ہے ملا تھا تیروں کا تابوت لاش کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۹۲

شہادت حضرت امام رضاؑ

تنہائی میں آوارہ وطن ہوتے رضاؑ ہیں — زہراؑ و علیؑ رنج میں مصروف بکا ہیں
یہ آٹھویں سردار کبھی اب ہوتے جدا ہیں — مسموم ہیں مظلوم ہیں پابند بلا ہیں
سمجھا نہ کوئی رتبہ سلطان یگانہ
دشمن ہی رہا سبطِ پیمبرؐ کا زمانہ

سب عز و شرف بھول گیا ہائے وہ گمراہ — اور دل سے ہوا عترتِ اطہار کا بدخواہ
مہمان ہوئے آکے وہیں سیدِ ذی جاہ — تعظیم کی حضرت کی ستم گر نے بہ اکراہ
مامون نے ولی عہد کیا شاہِ امم کو
تھے مانتے سب لوگ شہنشاہِ عجم کو

مامون نے توقیر نہ کچھ سمجھی رضاؑ کی — آئے جو خراساں میں تو ظالم نے جفا کی
محبوب الٰہی کے نواسے سے دغا کی — مولا کو دیا زہر دہائی ہے خدا کی
تھی شاق جدائی شہ والا کو پسر سے
تم یہ کہا کہ غربت میں چلے جاتے ہیں گھر سے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہر بار لپٹ جاتے ہیں روضہ سے نبیؐ کے — فرماتے تھے اے جد میں جدا ہوتا ہوں تم سے
کفار چھڑاتے ہیں مجھے در سے تمہارے — ہر بار کلیجے سے تقیؑ کو تھے لگاتے

آغوش میں خورشیدِ امامت کے قمر تھا
اور مطلع انوار تجلی سے وہ گھر تھا

مامون نے دی جو سبطِ نبیؐ کو بہت ایذا — سب رحمتوں کو احمدِ مرسلؐ کے بھلایا
لختِ دلِ حیدرؑ کو دیا زہر دغا کا — جس سے نہ بچا حیدرؑ کرار کا جایا

احسان فراموش تھا کیسا وہ جفا جو
توقیر نہ سمجھا شہ والا کی وہ بدخو

آگاہ کیا ہر ستمہ کو حال سے اپنے — فرمایا نہ مامون نہ مجھے غسل و کفن دے
حجرے میں میری لاش رہے موت جو آئے — جب تک نہ اٹھے پردہ نہ جائے کوئی در سے

مدفن کی طرف جائے گا پھر میرا جنازا
قاتل بھی مرا شامی بدخو وہاں ہوگا

حضرت کو بہت شان سے مامون نے بلایا — اصرار سے پھر آپ کو انگور کھلایا
انگور میں قاتل نے دیا زہر تھا کیسا — ٹکڑے ہوا دل فاطمہؑ کے لختِ جگر کا

نکلے نہ تھے باہر کہ قیامت ہوئی برپا
سو ٹکڑے کلیجہ ہوا مرجھا گیا چہرہ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہر بار میں بیتابی میں تھے لیتے کروٹیں گھبرا کے کبھی اپنے بستر سے تھے اٹھتے
اس کرب و قلق میں شہ آوارہ وطن تھے خاموش کبھی رہتے کبھی آہ تھے کرتے

جس جا کہ غریب الغربا کو اجل آئی
لوٹی گئی پردیس میں احمد کی کمائی

تیار تھی وہاں میت شاہنشہ والا نظروں میں سب کے ہوئی جو دنیا تہ و بالا
سر پیٹتے تھے اہلِ ولا حال برا تھا غل تھا کہ چلا دہر سے احمدؐ کا نواسا

روتے تھے وہاں ہر ثمہ لاشِ شہ دیں پر
مظلوموں کی فریاد سے تھا عالمِ محشر

ماتم کی صدا سنتے ہی مامون لگا رونے گھبرایا مرا کر کہیں کھلنے نہ پائے
ہمراہ جنازے کے چلا خیر سے پہلے پھر لاشہ مظلوم پہ سب لوگ بھی آئے

غربت میں اجل آئی غریب الغربا کو
دفنایا بصد رنج و الم سب نے رضاؑ کو

ہیں مومنین سر پیٹتے اور خاک اڑاتے نالے دلِ مغموم کے تا عرش ہیں جاتے
یا درد و الم ہیں صفِ ماتم کو بچھاتے پرسے کو فرشتے بھی ہیں افلاک سے آتے

حالِ شہ مظلوم لکھ اب تو نہ زریقہ
افراطِ رنج و غم سے پھٹتا ہے کلیجہ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۹۳

شہادت حضرت امام محمد تقیؑ

جب زہر سے شہید جناب رضاؑ ہوئے
اور ماتم پدر میں تقیؑ مبتلا ہوئے

مغموم شیعیانِ رسولِ خدا ہوئے
کہتے تھے حیف ہم شہِ دیں سے جدا ہوئے

دل زہر سے ہوٹکڑے شہِ کائنات کا
ہے تلخ ہم غلاموں کو شربتِ حیات کا

لکھا ہے درمیانِ جلا لیوں یہ حال
مامون نارشید کو تھا سخت انفعال

آیا سوئے مدینہ طیب وہ بدخصال
تھے جمع ایک جا کئی اطفالِ خورد سال

اور ان میں ایستادہ یتیمِ امام تھا
جلوہ نما نجوم میں ماہِ تمام تھا

جاہ و حشم سواریٔ مامون کا دیکھ کر
اطفال جو ہم تھے وہ بھاگے اِدھر اُدھر

لیکن کھڑا رہا شہ ابرار کا پسر
مامون نے جمالِ تقیؑ پر جو کی نظر

کہنے لگا کہ تم کو مرا کچھ خطر نہیں
واقف تو میرے جاہ و حشم سے مگر نہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

شہ نے کہا ہمیں ہے فقط خوفِ کبریا — اے بے شعور بندے کو بندے سے خوف کیا
حیران ہو کے شہ سے خلیفہ نے پھر کہا — نام اپنا اور باپ کا اپنے مجھے بتا

فرمایا شاہ دیں نے تقیؑ میرا نام ہے
بابا میرا رضاؑ شہ عالی مقام ہے

تو نے جسے شہید کیا ہے مرا پدر — میں بیکس و یتیم اُسی شہ کا ہوں پسر
یہ سُن کے منفعل ہوا مامون زیادہ تر — واں سے چلا بسوئے بیاباں وہ بدگہر

دُور آج اک نظر پڑا اُس حیلہ ساز کو
بہرِ شکار چھوڑ دیا اُس نے باز کو

تھا باز گشتِ باز کا خواہاں مگر وہ باز — جنگل میں سو گئے باز تھی ماموں کی چشم بار
لیکن پھرا وہ باز پس از مدتِ دراز — منقار میں تھا ماہیٔ زندہ لئے وہ باز

ماہی کو اُس شقی نے لیا اپنے ہاتھ میں
اور آیا خدمتِ شہ عالی صفات میں

دیکھا کھڑا ہوا ہے وہیں نائبِ رضاؑ — اور اُن کے گرد و پیش ہیں اطفال مہ لقا
بولا کہ اے تقیؑ مجھے بتلاؤ تو بھلا — پوشیدہ اس گھڑی یہ مرے ہاتھ میں ہے کیا

معلوم حال غیب کا لاریب ہے تمہیں
لاریب روز و شب خبرِ غیب ہے تمہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

حضرت نے مسکرا کے یہ اس سے کیا مقال — ماہیت ایک مچھلی کی کہنا ہے کیا مجال
میں جانتا ہوں ماہ سے ماہی تلک کا حال — پیدا کئے ہیں حق نے کئی بحر بے مثال

بالا جو ابر ہوتا ہے دریائے آب سے
ہوتی ہے مچھلیوں کی بلندی سحاب سے

اُس ابر پر بلند جو ہوتی ہیں مچھلیاں — شہباز آ کے کرتے ہیں صیداں کو ناگہاں
اور بادشاہ کر کے انہیں ہاتھ میں نہاں — آلِ نبیؐ سے پوچھتے ہیں بہرِ امتحاں

مفتاحِ بابِ علم ہماری زبان ہے
مچھلی ہے تیرے ہاتھ میں پر نیم جان ہے

ماموں کو اس بیان سے تعجب ہوا کمال — بولا بیت کہ تو ہے رضا کا لال
ہمراہ شاہ کو لیا با حشمت و جلال — داخل ہوا جو شہر میں اپنے وہ بد خصال

ظاہر میں تھا عقیدہ شہ نیک نام سے
دختر کا اپنی عقد کیا اس امام سے

یہ رسم اقربا پہ ہوئی اُس کو ناگوار — ماموں نے پر کیا نہ سخن اُن کا اختیار
ہر روز معجزے ہوئے حضرت سے آشکار — سب عالمانِ شہر تھے محجوب و شرمسار

اس سے بھلا مقابلہ کیونکر بشر کرے
جبریل کا ایک پنکھ سے غرق لشکر کرے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

لکھی ہے یوں شہادتِ سلطانِ بحر و بر — ماموں رشید جب کہ ہوا داخلِ سقر
تھا اُس کا بھائی معتصمِ نحس بدگہر — بغداد کا خلیفہ ہوا پھر وہ کینہ ور

نامہ لکھا عدو نے شہ نیک نام کو
بغداد میں طلب کیا اس نے امام کو

بغداد کو رواں جو ہوئے شاہِ نیک ذات — وہ دخترِ خلیفہ چلی شاہ دیں کے سات
اس روز بھی مدینہ میں تھی طرفہ واردات — قبرِ نبیؐ پہ پہلے گئے شاہِ کائنات

رو کر کہا رسولِ خدا کے مزار سے
بندہ بھی آج جاتا ہے اپنے دیار سے

یہ کہہ کے قبرِ ختمِ رسلؐ سے ہوئے جدا — پھر شاہ نے علی نقیؑ کو وصی کیا
فرمایا صبر میری جدائی میں دے خدا — محشر کے روز ہوں گے ہم تم اب ایکجا

بغداد میں مگر تو مرے پاس آئے گا
مرقد تو ہی غریب پدر کا بنائے گا

بغداد کو روانہ ہوئے شاہِ نامدار — پہنچا جو اس دیار میں وہ شاہِ بیدیار
ہمراہ تھی خلیفہ کی دخترِ جو بدشعار — حال اپنا معتصم سے کیا اُس نے آشکار

نظروں میں شہ کے کچھ نہیں میرا وقار ہے
اور یاد نقیؑ پہ کرم بے شمار ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

حاطر کی معتصم نے بجستجی کی بیشتر — اور بولا زہر دے کے تقی کو ہلاک کر
یہ کہہ کے لا دیا اُسے پھر زہر بااثر — آئی وہاں سے خدمتِ شہ میں وہ بدگہر

کوشش کی اس نے قتل جنابِ امام میں
زہر و غا کھلایا ملا کر طعام میں

سید اجو شہ کے تن پہ ہوا زہر کا اثر — ملعونہ منفعل ہوئی وہ حال دیکھ کر
در بیکسی پہ شاہ کی روئی وہ بدگہر — شہ نے کہا کہ تو بھی ہے بیشرم کسقدر

ایسی بھی دشمنی کہیں دنیا میں ہوتی ہے
پہلے تو مجھ کو زہر دیا اب تو روتی ہے

بتلا تو روزِ حشر میں کیا ہوگا تیرا حال — خاتونِ حشر کھولے گی جب اپنے سر کے بال
اور ہوگا دستِ فاطمہؑ میں عرش ذوالجلال — اس وقت تجھ کو ہوگا کس درجہ انفعال

اب گھر میں معتصم کے تو چھپنے کو جائیگی
محشر میں فاطمہؑ سے کہاں منہ چھپائیگی

یہ کہہ کے شاہِ پاک نے کلمہ کیا ادا — اور جانب بہشت گیا نائبِ رضاؑ
ہے مومنو یہ رادئ پر غم نے ہے لکھا — وہاں آئے معجزے سے نقی شاہِ اتقیا

قبر پدر بنائی شہِ نیک نام نے
دفن کیا امام کو آکر امام نے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۹۴

شہادت حضرت امام محمد تقیؑ

ابن الرضاؑ بھی سالکِ راہ رضا رہا — سجادہ رسولؐ پہ شغل دعا رہا
ہر رنج میں زبان پہ شکر خدا رہا — گنتی کے دوست دار تھے دشمن ہزار ہا

بدخواہ کتنے اس قمر مرتضاؑ کے تھے
تھا اک چراغ سینکڑوں جھونکے ہوا کے تھے

کیا حال ہو رضاؑ کے جگر بند کا بیاں — پیارا تھا مرتضیٰؑ کا وہ سلطانِ انس و جاں
معجز نما۔ امام زماں۔ ہادیٔ جہاں — ایسے ولی کے درپے ایذا تھے بدگماں

سوزِ الم سے دل میں تھے چھالے پڑے ہوئے
تھے رشکِ گل کو جان کے لالے پڑے ہوئے

لعنت خدا کی معتصم نابکار پر — بھیجا پیام چھوڑیئے گھر آیئے ادھر
درپیش آہ پھر ہوا بغداد کا سفر — پر اس سفر نے منزلِ آخر کی دی خبر

مظلوم کا یہ کوچ وطن سے اخیر تھا
مشتاق کنجِ قبر کا وہ گوشہ گیر تھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہمراہ اُمِّ فضل بھی تھی موردِ عذاب — تیرہ برس جو تھی حرمِ اسکو بیحساب
اس کا بچا تھا معصم خانماں خراب — بغداد میں پہنچ گئے شاہِ فلک جناب

تو قیرِ ظاہری تو بہت بیوفا نے کی
پر فکرِ قتلِ شاہ اُس اہلِ جفا نے کی

بغداد میں مقیم رہے سال بھر حضور — ناری یہ چاہتا تھا کہ گل ہو چراغِ نور
واقف تھا اُمِّ فضل کی حالت سے پُر فتور — رکھتی تھی بغض رہبرِ عالم سے بے شعور

ظالم کے مشورے سے وہ خرمند ہو گئی
کہنے پہ معتصم کے رضامند ہو گئی

یہ بے مروتی۔ یہ ستم۔ یہ غضب، یہ قہر — وہ بیکسی امام کی وہ دور اپنا شہر
دیکھیں تو اہلِ دل خلشِ خار باغِ دہر — انگورِ رازقی میں دیا فاقہ کش کو زہر

لیں کروٹیں علیؑ ولی کو پکار کے
اعضائے پاک سوج گئے دل فگار کے

رونے لگی وہ دیکھ کے حضرت کا حالِ زار — فرمایا آپ نے کہ عبث ہے تو اشکبار
اس عارضے سے دیگا سرِ تجھ کو کردگار — جس کا کوئی علاج نہیں اے جفا شعار

دیتی جواب کیا سرِ ملعونہ جھک گیا
دم شاہ دیں کا زہر سے صدمے سے رک گیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تکلیف پائی چند شب و روز حال گسل
تاثیر سم سے آگ تھی سینہ میں مشتعل
وہ کرب وہ جگر کی حرارت وہ درد دل
ہوتا گیا رسول کا دلدار مضمحل

حاکم نے کی مدد نہ توجہ طبیب نے
آخر سفر کیا سوئے جنت غریب نے

کملا کے رہ گیا گل تر بوتراب کا
مرجھایا نونہال رسالت مآب کا
دیکھا جوانا مرگ نے رنگ انقلاب کا
وہ موت یکسی کی وہ موسم شباب کا

کیوں پیر چرخ جائے تاسف سے ہے یا نہیں
کمسن اماموں میں کوئی ایسا ہوا نہیں

جس وقت زندگی نے دیا آپ کو جواب
بالائے بام تھا وہ امامت کا آفتاب
رستے میں آئے زیر مکاں خانماں خراب
کوٹھے پہ بعض چڑھ گئے اعدائے بوتراب

کن لفظوں میں وہ حادثہ جانکنزا کہوں
دنیا کا یہ نشیب و فراز اور کیا کہوں

خالی مقام گل کا ہوا خار لے چلے
تابوت میں نہ لاش کو غدار لے چلے
ہاتھوں پہ میت شہ ابرار لے چلے
تھرائے سقف جانب دیوار لے چلے

خود گر پڑے نہ وہ ستم آرا زمین پر
پہنچا فلک سے ٹوٹ کے تار زمین پر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

انجام اس طرح بھی کتابوں میں ہے رقم — شیعوں نے آپ کے جو سُنا یہ نیا ستم
روتے ہوئے گئے سرِ تسلیم کر کے خم — میت کو بہرِ غسل اٹھایا بچشمِ نم
سینوں کو اپنے خستہ جگر پیٹنے لگے
عمامے پھینک پھینک کے سر پیٹنے لگے

نہلایا اس مسافرِ دار السلام کو — بھر آئے دل کفن جو پہنایا امام کو
تابوت میں لٹا کے شہِ خاص و عام کو — پرسا دیا علیؑ کو۔ رسولِ انام کو
نالے طواف کرتے تھے عرشِ مجید کا
ماتم کیا اٹھا کے جنازہ شہید کا

تھیں تربتیں قریش کی بغداد میں جہاں — مشہور کاظمین ہے اب غیرتِ جناں
درندار ننگے سر اسی جانب ہوئے رواں — پہنچا وہاں جنازہ سلطانِ انس و جاں
اِک طفلِ مہ لقا کا گزر ناگہاں ہوا
وہ مقتدا نماز پڑھا کر نہاں ہوا

حس جا تھی قبر موسیٰ کاظم فلک وقار — پہلو میں اس لحد کے کھدا دوسرا مزار
شیدہ زیرِ خاک ہوا نورِ کردگار! — حسرت پکارتی تھی کہ اس شان کے نثار
تاخیرِ دفن سے بھی شرف آشکار ہے
یہ وارثِ حسینؑ غریب الدیار ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۹۵

شہادت حضرت امام محمد تقیؑ

آلِ نبیؐ پہ تازہ مصیبت کا دن ہے آج
گریاں ہے آسمان بھی قیامت کا دن ہے آج

اے اہلِ عزا بزم نالہ و رقت کا دن ہے آج
آفاق میں تقیؑ کی شہادت کا دن ہے آج

آلِ نبیؐ میں شیعوں وہ رقت کا جوش ہے
اندھیر ہے کہ شمع امامت خموش ہے

دشمن جو معتصم تھا محمدؐ کی آل کا
ہے ہے نویں امامؑ پہ ظالم نے کی جفا

کھانے میں اس نے زہر دیا وا مصیبتا
کھاتے ہی اس کے شہ کا جگر چاک ہوگیا

فرطِ الم سے آلِ نبیؐ اشکبار تھے
بستر پہ جانشینِ مصطفیٰؐ بیقرار تھے

فرزند کو لگا کے گلے شہ نے یہ کہا
اب میرے بعد تم ہو دو عالم کے مقتدیٰ

لازم ہے صبر وقت بلا میرے مدلقا
ہوتا ہے ہمارا کوچ زمانہ سے دل ربا

جاتا ہوں اس جہان سے منزل میں قبر کی
کرنا تم اہلِ بیت کو تسکین صبر کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تڑپا یہ ذکر سن کے محمد تقیؑ کا لال — ہاتھوں سے دل کو تھام کے دیکھا پدر کا حال
چہرہ تھا زرد دل پہ ہجومِ غم و ملال — بولے کہ جورِ ضیا تری اب رب ذوالجلال

فرزند دور ہوتا ہے اپنے پدر سے آہ
اٹھتا ہے سایہ باپ کا اب میرے سر سے آہ

تلقینِ صبر کی شہ عالی مقام نے — بیچینیاں بڑھائیں قضا کے پیام نے
اگلا لہو منہ سے شہ نیک نام نے — پھیلائے پاؤں گاہ سمیٹے امام نے

آخر اثر سے زہر کے مولا گزر گئے
بیت الشرف میں شور ہوا شاہ مر گئے

سایہ اٹھا امامِ دو عالم کے سر سے آج — اٹھتی ہے ہوک شیعوں کے دردِ جگر سے آج
آوازِ گریہ آتی ہے ہر بام و در سے آج — دل خون ہو کے بہتا ہے ہر چشمِ تر سے آج

طوفانِ رنج و غم سے دلونکو تلاطم ہوا
ڈوبا جہاز امتِ عاصی غضب ہوا

آخر پسر نے باپ کو غسل و کفن دیا — نورِ نظر نے باپ کو غسل و کفن دیا
لختِ جگر نے باپ کو غسل و کفن دیا — جانِ پدر نے باپ کو غسل و کفن دیا

اک دفترِ صحیفہ رنج و محن میں کھلا
دیدار آخری کے لئے جب کفن کھلا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۹۶

شہادت حضرت امام علی نقیؑ

شہید ظلم و ستم ہیں سب اوصیائے علیؑ
جفا کشیدۂ دنیا ہیں اقربائے علیؑ
علی الخصوص نقی تھے جو دلربائے علیؑ
نثار اس پہ محبانِ جاں فدائے علیؑ

سفر میں باپ کا دل زہر سے دو نیم ہوا
یہاں مدینے میں شش سالہ وہ یتیم ہوا

اگرچہ عمر تھی کم پر بہت تھا جاہ و جلال
علوم غیب پہ اس سن میں تھا عبور کمال
بتایا کرتے تھے ماضی و حال و استقبال
یتیم ہو کے وطن میں رہے وہ تیرہ سال

ابھی نہ داغِ یتیمی مٹا تھا سینہ سے
طلب کیا متوکل نے جو مدینہ سے

لکھا ہے خط متوکل کے جب تو اتر آئے
گئے علی نقی سامرے میں تب ائے وائے
میں کیا کہوں متوکل نے جو الم پہنچائے
امام دیں سے ملاقات کی نہ اس نے ہائے

امام آ کے گرفتار جو بلا میں ہوئے
فرو دیا کے غرض کاروان سرا میں ہوئے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہوا فرود سرا میں وہ شاہِ بحر و بر اترا — سرا وہ تھی کہ جہاں استقامتِ غربا
خلیفہ کو تھا خیالِ حقارتِ مولا — بیان کرتا ہے ابن سعید اہلِ وفا

مقیم جب کہ سرا میں شہِ انام ہوا
تو ایک روز میں حاضر پئے سلام ہوا

پس از سلام کہا میں نے اے مرے مولا — ہزار جان سے ابن سعید تم پہ فدا
کہاں اتارا ہے ظالم نے تم کو واویلا — مقام آپ کا ہے مسندِ رسولِ خدا

ذرا نہیں متوکل خدا سے ڈرتا ہے
عزیزِ شیرِ خدا کو حقیر کرتا ہے

امام ہنس کے لگے کہنے اے سعادت مند — بلند کرتا ہے جس کو خدائے پست و بلند
مکانِ پست سے ہوتا نہیں کچھ اس کو گزند — رسولِ صاحبِ معراج کا ہوں میں فرزند

زمیں پہ بیٹھنے سے آبرو ہماری ہے
ابو ترابؑ کے بیٹوں میں خاکساری ہے

یہ کہہ کے ہاتھ اٹھا کر کہا کہ دیکھ ادھر — نگاہ کی تو مجھے باغ سبز آیا نظر
ہر ایک شاخ شجر میوہ دار سرتاسر — اور اس میں نہر رواں مثلِ چشمۂ کوثر

ہر اک فرشتہ کے تن میں لباس نور کا ہے
روش روش پہ چمن کے ہجوم حور کا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اور اُسکے صحن میں ہیں قصر گوہر و یاقوت
نظارہ باغ کا اہلِ نظر کی روح کا قوت
ہر ایک قصر سے ہے قدرتِ خدا کا ثبوت
غرض کہ جمع ہے وہاں نورِ خالقِ ملکوت

لکھا ہے در پہ یہ ہے ایک بوستانِ نقی
ہیں اس کے مالک و مختار دوستانِ نقی

امام پاک کے رتبہ پہ کی جو اس نے نگاہ
قدم پہ گر پڑا ابن سعیدِ حق آگاہ
زبانِ صدق بیاں سے کہا یہ پھر اے شاہ
امام عصر ہے تو لا الہ الا اللہ

وصی خاص ہے تو شیر کبریائی کا
قسم خدا کی تو مختار ہے خدائی کا

کہا امام نے اے میرے مونسِ دلخوار
تو معتقد ہے مرا مرحبا جزاک اللہ
حلیفہ گو کہ نہیں میری قدر سے آگاہ
مگر خدا نے کیا ہم کو دو جہاں کا شاہ

جہاں میں کس لئے ہم طالبِ مکان ہوئیں
ہماری سیر کو جب ایسے بوستان ہوئیں

اب آگے لکھتے ہیں زرّاق ایک تھا درباں
پھر اس کے گھر میں ہوئے قید شاہِ ہر دو جہاں
تھا اک جواں محبِ امامِ پیر و جواں
گیا زیارتِ مولا کو ایک دن وہ وہاں

عجب مقام پہ وہ شاہ دیں نظر آیا
حصیر پر شہِ کرسی نشیں نظر آیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مگر جمالِ مبارک تھا غم سے زرد کمال
نحیف جسم شریف اور دراز سر کے بال
علیؑ کے لال کی آنکھیں تھیں فرطِ گریہ سے لال
لحد بھی کندہ ہے واں نزد شاہِ نیک خصال

یہ حال دیکھ کے وہ دوست دار رونے لگا
محب سیدِ عالی وقار رونے لگا

کہا امام نے روتا ہے کس لیے اے یار
اگرچہ قبر میری پیشِ مرگ ہے تیار
ابھی گزند نہ پہنچے گا تجھ کو کچھ زنہار
وداع کر مجھے اے میرے عاشقِ غمخوار

قریب خلد میں تیرا امام جاتا ہے
ہر ایک لحظہ اجل کا پیام آتا ہے

یہ سن کے شہ سے مرخص ہوا وہ نیک شعار
رہے اسیر کئی ماہ سیدِ ابرار
یہ ایک روز کا ہے ذکر واردِ اخبار
کیا وزیر کو حاکم نے اسپِ زر پہ سوار

کہار کاب میں خلقِ خدا تمام چلے
پیادہ اس کے جلو میں شہِ انام چلے

ہوا وزیر ستمگر کا آہ جب کہ سوار
ہوئے جلو میں پیادہ امامِ عرش وقار
عرق جبیں سے ٹپکتا تھا آپ کے ہر بار
ورم تھا راہ کے صدمے سے پاؤں پر اظہار

پیادہ راہ کو طے جب کہ شاہ کرتے تھے
پیادہ چلنے پر عابدؑ کے آہ کرتے تھے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

زبانِ وحی بیاں سے یہ کہتے تھے مولا — بربِ کعبہ کہوں میں امامِ ہر دو سرا
سریر ہے میرے جد کا عروجِ عرشِ خدا — براقِ خلد اسے کردگار نے بھیجا

غریب و بے سر و ساماں رسول زادہ ہوں
میں تاجِ عرشِ معظم ہوں اور پیادہ ہوں

کہاں تلک ہو بیانِ جفائے اہلِ جفا — دغا سے عافیتِ کار شہ کو زہر دیا
قریبِ شب کے نہ تھا کوئی عسکریؑ کے سوا — وصی امامِ دو عالم نے اپنا اس کو کیا

روا نہ جانا کو وہ خاصۂ کریم ہوا
اٹھایہ غل حسنؑ عسکری یتیم ہوا

میں کیا کہوں حسن عسکریؑ کو جو غم تھا — غمِ پدر میں گریباں اپنا چاک کیا
یہ دیکھ کر ہوئے ایک بار طعنہ زن اعدا — امام کے لیے زیبا نہیں یہ رسمِ عزا

تمہیں تو دعویٰ صبر و رضا ہے عالم میں
کیا ہے چاک گریبان باپ کے غم میں

کہا یہ تب حسنؑ عسکری نے اے جہلا — نہ مجھ پہ طعن کرو تم میں ہوں امامِ ہدا
مواجب اپنی اجل سے برادرِ موسیٰ — تو دستِ غم سے گریبان اس نے چاک کیا

بہت بجا ہے گریباں جو میرا پارا ہے
میرے پدر کو تو زہر و دغا سے مارا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

شہادت حضرت امام علی نقیؑ

کس عمر میں علی نقیؑ بے پدر ہوئے
بچپن میں دل پہ چوٹ لگی نوحہ گر ہوئے
یثرب میں جانشینِ شہ بحر و بر ہوئے
یہ وارثِ بضاعتِ خیر البشرؐ ہوئے
علم و عمل کو مان لیا شیخ و شاب نے
کیا کمسنی میں پائی بزرگی جناب نے

چرخِ نہم امامِ دہم کا مقام ہے
پشت و پناہِ عرش بریں الکنام ہے
ہر چار سمت مداح و ثنائے امام ہے
تسبیح شش جہت کی درود و سلام ہے
ناری ہے جو کہے کہ یہ نورِ خدا نہیں
انوارِ خمسۂ نجبا سے جدا نہیں

اے دورِ چرخ واہ یہ کیسا ہے انتظام
خاموش کیوں رہوں کہ شکایت کا ہے مقام
رہنے نہ پائے چین سے اس طرح کا امام
وہ زور ظالموں کا وہ ایذائیں صبح و شام
فرزند پر رسولؐ کے امت جفا کرے
پرساں نہ جب کوئی ہو تو مظلوم کیا کرے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تیارِ قتل پر متوکل رہا مدام — مجبور رہ گیا وہ عدوئے شہ انام
پہنچا سقر میں چھوڑ کے یہ کارِ ناتمام — قائم مقام اُس کے ہوئے دشمنِ امام

فرصت ملی نہ دلبرِ شیرِ الٰہ کو
تدبیر معتمد سے ملا زہر شاہ کو

وہ خلق کا مسیح ہوا صاحبِ فراش — بیحس تھا جسم فرش پہ گویا پڑی تھی لاش
کنجِ لحد کی گوشہ نشیں کو ہوئی تلاش — سوراخ دل میں تھے تو کلیجہ تھا پاش پاش

آتے تھے حال دیکھنے باشندے شہر کے
پوتا رضاؑ کا مرتا تھا صدمے سے زہر کے

راوی بہت سے ہاشمی اس کے ہیں لاکلام — جن میں ہے ایک کا حسن ابن حسین نام
آیا جو روزِ رحلت شاہِ فلک مقام — صحنِ مکاں میں فرش پہ تھے جلوہ گر امام

مجمع بہت تھا سیدِ ذیجاہ کے قریب
مردم تھے جمع یک صد و پنجاہ کے قریب

ناگاہ عسکری نظر آئے ہمیں اداس — داخل ہوئے مکاں میں عیاں چہرے سے تھے یاس
پابند حزن چاک گریبان و بے حواس — دہنی طرف کھڑے ہوئے آکر پدر کے پاس

کس حال میں ہیں کون یہ ہیں جانتے نہ تھے
حضارِ انجمن انہیں پہچانتے نہ تھے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

نورِ نظر کو دیکھ کے حضرتؑ نے یہ کہا — کر شکرِ کردگار کا اے تیرے مہ لقا
دشت اک امر تیرے لئے حق نے ہے کہا — رونے لگا یہ سنتے ہی وہ راضی و رضا

بولا کہ شکر رحمتِ ذوالجلال ہے
دے اپنی نعمتیں یہ خدا سے سوال ہے

پوچھا کسی نے تب ہو معلوم سب کو حال — یہ ہیں حسنؑ جناب علی نقیؑ کے لال
ہر ہو اجو عمر کی جانب کیا خیال — ہوگا قریب بیس برس کے یہ خوش جمال

سمجھے اشارہ ہم یہ کلامِ امام کا
ہے جانشیں یہی شہ عالی مقام کا

فرما کے وصی شہنشاہِ بحر و بر — ساعت وہ آئی سر سے اٹھا سایۂ پدر
ماں سے جناں کی طرف ہو گیا سفر — ہے ہے چھٹا مسافرِ یثرب سے یہ بھی گھر

غل پڑ گیا وفاتِ غریب الوطن ہوئی
سامان غسل کا ہوا فکرِ کفن ہوئی

لشکر میں جمع ہوئے ساکنانِ شہر — کوئی تو کہتا آہ کہ سید نے پایا زہر
ساحد کو بھول گئے بندگانِ دہر — ہو ظلم پھر چھپائیں اسے دیکھے یہ قہر

ظاہر نشان زہر تھا بیکس کی فوت سے
اس پر یہ قول تھے کہ مرے اپنی فوت سے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۹۸

شہادت حضرت امام علی نقیؑ

کرتا ہے اس طرح سے راقم رلوئے حزیں
بیٹھا جو تختِ نجبس پہ متوکلِ لعیں
تھا دشمن علیؑ نقیؑ وہ عدوئے دیں
ڈھایا امام پر وہ ستم جس کی حد نہیں
آلِ نبیؐ کو موردِ رنج و لقب کیا
لکھ لکھ کے خط مدینہ سے شہ کو طلب کیا

گھر سے نبیؐ کے روز سہ پہ آئے بصد بکا
پہلے پڑھی زیارتِ پیغمبرِ خدا
تعویز قبرِ جد کے رو رو کے پھر کہا
جاتا ہوں میں بصورتِ مظلوم کربلا
پیرو ہوں میں حسینؑ علیہ السلام کا
یہ آخری سلام ہے مولا غلام کا

بغداد کو رواں ہوا یثرب کا بادشاہ
گرمی کے دن تھے دھوپ میں صدت بھی بے پناہ
زروں کو اضطراب تھا اور شعلہ زن تھی راہ
تھے ساتھ ساتھ آپ کے اہل و عیال آہ
تھا دشمن خدا متوکل زمانے میں
پہونچے جب آپ بین ویا تیغ خانے میں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

پہونچا جو قید خانے میں مشکل کشا کا لال — فرطِ الم سے رونے لگے شاہ کے عیال
تسکین دے کے بولے شہنشاہ خوش خصال — اس سے ہوا تھا دخترِ شیرِ خدا کا حال

زندانِ شام زینبِ ناشاد کے لئے
طوقِ گراں تھا سیدِ سجادؑ کے لئے

کب یہ خرابہ شام کے زندان سے ہے ہوا — زینبؑ کی طرح قید میں ہے کون بے ردا
سوچو دلوں میں کیسی سکینہؑ پہ تھی جفا — قیدی ہے کون صورتِ بیمار کربلا

بابا کو اپنے قید میں رونے نہ پائے تھے
زنجیر کا وہ غل تھا کہ سونے نہ پائے تھے

اے عاشقانِ شاہ کرو نالہ و بکا — کیا کم تھی بے گناہ پہ یہ قید کی جفا
ظالم نے آہ زہر بھی معصوم کو دیا — کھاتے ہی جس کے غیر ہوا حال شاہ کا

تلقینِ صبر کرتے ہی خاموش ہو گئے
اٹھا وہ درد دل میں کہ بیہوش ہو گئے

دیتے ہوئے گئے حسن عسکریؑ قریں — رکھا جو ہاتھ نبض پہ دل ہو گیا حزیں
جلاتے ہائے اٹھ گئے دنیا سے شاہ دیں — غربت میں اب غریبوں کا حامی کوئی نہیں

کوئی نہیں کفیل ہے آہ کیا کروں
سامانِ دفنِ سیدِ دیجاہ کیا کروں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۹۹

شہادت حضرت امام حسن عسکریؑ

شہرہ جہاں میں حسنِ عسکریؑ کا ہے — نقشِ نگیں یہ عرش کی انگشتری کا ہے
کونین میں یہ گل چمنِ حیدریؑ کا ہے — دُرِّ یتیم معدنِ پیغمبری کا ہے
مظلومیت مثالِ جنابِ حسینؑ ہے
اور دبدبہ میں فاتحِ بدر و حنینؑ ہے

ہمسایہ ہے علی کا یہ محبوب ایزدی — بابا علی نقیؑ ہے تو جد مرتضیٰ علیؑ
خود قبلۂ زمین و زماں عابد و سخی — سرتاجِ خلق زیب دہِ مسندِ نبیؐ
ہادی زکی لقب ہے شہ خاص و عام کا
اور صاحب الزماںؑ ہے پسر اس امام کا

عابد کی طرح ان پہ عبادت کا خاتمہ — مثل علی ہے ان پہ شجاعت کا خاتمہ
صادق کی طرح ان پہ صداقت کا خاتمہ — مثلِ حسن ہے خلق و مروت کا خاتمہ
شمع مزارِ اقدس شیر الٰہ ہیں
پشت و پناہ قبر رسالت پناہ ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

پر معتمد نے قہر کیا وا مصیبتا ایسے ولی کو زہر دیا وا مصیبتا
ایماں کے گھر کو لوٹ لیا وا مصیبتا خونِ جگر حرم پیا وا مصیبتا

پھاڑا کفن نبیؐ نے علیؑ ننگے سر ہوئے
بچپن میں ہائے مہدیٔ دیں بے پدر ہوئے

مولا کو در یہ حسنؑ پاک کا ملا لیعنی حسنؑ کی طرح سے زہر و غا ملا
ہر روز ایک روز سے صدمہ سوا ملا کیا خاک میں نشانِ رسولِ خدا ملا

زہرِ اجل سے سبز حسن کا بدن ہوا
سرسبز خوب شیرِ خدا کا چمن ہوا

رواحِ پنجتنؑ کو ستایا ہزار حیف جنت میں مصطفےٰ کو رلایا ہزار حیف
تربت سے فاطمہؑ کو اٹھایا ہزار حیف قبرِ شہِ نجف کو ہلایا ہزار حیف

غل سامرے میں ہوتا تھا جس وقت بین کا
یاں کربلا میں ہلتا تھا مرقد حسینؑ کا

حیراں تھے زائرانِ حسینی کہ کیا ہے آج کیوں زلزلہ میں قبرِ شہِ کربلا ہے آج
محشر میانِ گنجِ شہیداں بپا ہے آج آتی ہے یہ صدا ہمیں صدمہ بڑا ہے آج

زخمی بدن کو میرے عدو نے ہلا دیا
پوتے کو میرے زہر ہوں پلا دیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

حیرت ہے کیوں زمیں پہ نہ عرشِ علا گرا
اس ظلم سے عمامۂ مشکل کشا گرا
عباسیوں پہ کیوں نہ فلک جا بجا گرا
بالائے خاک تاجِ رسولِ خدا گرا

سر اپنے کھولے سوگ میں آلِ رسولؐ نے
جنت میں سر سے پھینک دی چادر بتول کی

لکھا ہے جب امام ہوئے عازمِ جناں
اک دفعہ سامنے میں قیامت ہوئی عیاں
دولت سرائے شاہ سے آنے لگی فغاں
لو مومنو یتیم ہوئے صاحب الزماںؑ

سرگرمِ ظلم چار طرف بدخصال ہیں
اور حیف ہے کہ مہدیٔ دیں خردسال ہیں

سایہ ہے باپ کا نہ کوئی بھائی ساتھ ہے
سر پر امامِ عصر کے بس حق کی ذات ہے
اس بے پدر کی سمت کسے التفات ہے
اب شرم اہلبیت کی زہراؑ کے ہات ہے

مرنے کے گرد شور جو نوحہ کا ہوتا ہے
معصوم پھوٹ پھوٹ کے بابا کو روتا ہے

امداد اس یتیم کی مشکل کشا کرے
تائید اپنے پوتے کی خیر النسا کرے
اس سن میں بے پدر نہ کسی کو خدا کرے
سر پر نہیں ہے کوئی نہ روئے تو کیا کرے

ننھے سے پیرہن کا گریبان چاک ہے
سینہ سے گر رہی ہیں پلیتی کی خاک ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

عباسیوں کے قہر سے سب خون کھائینگے — کاہیکو اس یتیم کے پرسے کو آئینگے
تابوت بھی نہ ابنِ نقیؑ کا اٹھائینگے — بے وارثوں کو اور بھی ظالم ستائینگے

آگے گئی درِ بتولؑ کے اوپر گرایا ہے
زینبؑ کو شہر شہر کھلے سر پھرایا ہے

اب اس طرح سے اہلِ خبر کرتے ہیں بیاں — ماتم سرا میں بیبیاں کرتی تھیں یہ فغاں
نہلا چکے جو لاشۂ مولائے دوجہاں — کفنایا اس کو رختِ مطہر کے درمیاں

آواز آئی فاطمہؑ کے شور و شین کی
سب شیعہ روئے سکینہؑ پر حسینؑ کی

اس دم ہوا یہ معجزۂ شاہِ دوسرا — تھی روبقبلہ جو مطلوبِ کبریا
سب ساکنانِ سامرہ واں آئے برملا — باطن میں انبیاءؑ و ملائک ہزارہا

شورِ فغاں جنازے پہ اصحاب نے کیا
قصدِ نمازِ جعفرِ کذاب نے کیا

تکبیر ابھی نہ آئی تھی لب پر کہ ناگہاں — پردے سے ایک طفل ہوا چاند سا عیاں
سر تا قدم تھا قدرتِ اللہ کا نشاں — جلوے میں آفتاب بزرگی میں آسماں

آئی ندائے غیب امامِ زمن یہ ہے
ہاں پنجتن کے شیعو علیہم حسنؑ یہ ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

جعفرؑ کے پاس آیا وہ شیعوں کا پیشوا — اور غصّے سے ہٹایا اُسے کھینچ کر ردا
فرمایا ہم محقِ امامت ہیں اے چچا — ہم وارثِ امام ہیں ہم حجّتِ خدا
آئی ندائے غیب کہ صادق امام ہے
کذّاب دور ہو کہ یہ اس کا مقام ہے

القصہ شاہزادے نے تکبیر کی شروع — رخ سوئے قبلہ دل طرفِ کبریا رجوع
ہر فقرے میں خضوع تھا ہر لفظ میں خشوع — مثلِ ستارہ اشک ہوئے آنکھوں سے طلوع
فرصت نماز سے جو ہوئی اِس جناب کو
پنہاں بزیرِ خاک کیا آفتاب کو

آکر مزار میں ہوئی زہرہؑ یہ نعرہ زن — ہے ہے مرا غریب حسنؑ بے وطن حسنؑ
کس قہر کا یہ زہر تھا ہے سبز سب بدن — ہے ہے زمرّدی ہے مرے لال کا کفن
یہ زہر میرے قلب پہ تاثیر کر گیا
کیا جانئے جگر پہ مرے کیا گذر گیا

اک میں کہاں کہاں صفِ ماتم بپا کروں — ہے ہے بقیع میں حسنؑ کی عزا کروں
یا کربلا میں سوگ کی ہے ہے بنا کروں — یا طوس میں رضاؑ کی لحد پہ بکا کروں
اب تک خزاں کی فصل ہے باغِ حسینؑ میں
ہر پنکھڑی سیاہ ہے یا کاظمینؑ میں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۱

شہادت حضرت امام حسن عسکریؑ

چھوٹ کر پدر سے بیکس و تنہا تھے عسکریؑ
پابند حکم خالقِ یکتا تھے عسکریؑ
حق کے ولی تھے خلق کے مولا تھے عسکریؑ
احساں تھا جس کا جوش وہ دریا تھے عسکریؑ
ابرِ کرم تھے بحرِ سخا تھے زمانے میں
ویسے ہی جیسے ہوتے ہیں اس گھرانے میں

بیمثل تھا جو عالمِ دین حجتِ الٰہ
کیا قدر جاہلوں میں ہو اس کی آہ آہ
دم بھر نہ دستِ ظلم عدو سے ملی پناہ
پردیس میں غریبِ مدینہ ہوا تباہ
صدمے طرح طرح کے رہے ایک جان پر
آیا کسی طرح نہ شکوہ زبان پر

صدہا مصیبتیں تھیں ہزاروں ملال تھے
ضغطے میں جان قلب و جگر پائمال تھے
پابندِ صبر و شکر شہ خوشخصال تھے
کیونکر نہ ہو حسینؑ سے صابر کے لال تھے
اس کے عزیز تھے جو عزیزوں سے چھٹ گیا
وارث تھے ایسے گر کے جو محراب میں لٹ گیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

عالم میں عسکری تھے انہیں کے منیر — سجاد کی طرح ہوئے زنداں میں بھی اسیر
ہاں اتنا فرق ہے کہ یہ تنہا تھے گوشہ گیر — عابدؑ کے ساتھ تھے حرم حضرت امیرؑ

زنداں میں دخترانِ علیؑ بین کرتی تھیں
ان کی صدائیں قلب کو بیچین کرتی تھیں

تھا کون اس خرابے میں غمخوارِ اہلبیتؑ — کس گھر میں تھی لٹی ہوئی سرکارِ اہلِ بیتؑ
دم تور تھا قافلہ سالارِ اہلبیتؑ — مجبور تھا پڑا ہوا بیمارِ اہلِ بیتؑ

بستر زمینِ سخت کا تکیہ تھا خشت کا
ویرانہ میں اسیر تھا مالک بہشت کا

سامرے میں جو قید ہوا گیارہواں امام — حضرت کو بھی رُلاتا رہا ماجرائے شام
گویا نظر کے سامنے تھا واقعہ تمام — قیدی نہ تھے بہ صورتِ سجادِ نیک نام

ملتے تھے دوستوں سے جدائی بھی ہوتی تھی
ہو جاتے تھے اسیر رہائی بھی ہوتی تھی

ظاہر میں کر رہے تھے تمگر بہت وقار — باتیں مگر کی دل حاکم میں تھا غبار
محکوم اس کے اس سے زیادہ تھے نابکار — ظالم کے بعد جاہ و حشم کے امیدوار

کوشش تھی فرق آنہ سکے اپنی شان میں
ہر دم ملازمت کی کمی تھی دھیان میں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ایماں میں رخنے ڈالتی ہے عادتِ حسد — دنیا میں یہ بشر کے لئے ہے بلائے بد
کچھ سوجھتا نہیں کہ یہ کیسی ہے جادو کد — شیطاں بھی ایسے وقت میں کر دیتا ہے مدد

تھا پیچ و تاب آپ کے علم و کمال سے
جلتے تھے روسیاہ پیمبرؐ کے لال سے

موقع ملا تو زہر دیا شہ کو بے گناہ — لختِ دلِ رسولؐ کی حالت ہوئی تباہ
بیمار ہو کے اٹھ نہ سکا حجتِ الٰہ — مکار معتمد سا نہ ہوگا خدا گواہ

بھیجے طبیب اس نے دوا کرنے کیلئے
پوشیدہ اپنا حال جفا کرنے کیلئے

خدمت کو آئے چند نفر خادمِ امیر — فرمانروا کی سمت سے حاضر ہوا وزیر
کہنے لگا یہ قاضیٔ قضات سے شریر — جا تو بھی انتظام کو خدمت یہ ہے اخیر

سامان تھا یہاں شہ عالم کی موت کا
وہ کروٹیں وہ کرب جوانی کی موت کا

شدت وہ تپ کی کا وہ صدمۂ گراں! — ایسا تھا ضعف کا پتا تھا جسم ناتواں
بچے ابھی تھے حجتِ حق صاحب الزماںؑ — تھا دوسرا برس کوئی کہتا ہے پانچواں

جانِ نبیؐ نے بارِ امامت اٹھا لیا
اس کمسنی میں کوہِ مصیبت اٹھا لیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مسموم ہو گیا تپِ مہلک سے جاں بلب — آئی شبِ وفات تو حالت ہوئی عجب
اس رات کو صحیح تھے ایسے شہ عرب — خط لکھے اپنے ہاتھ سے بہرِ رضائے رب
آگے جو کام آئیں وہ مضمون بہم کئے
اہلِ مدینہ کو کئی نامے رقم کئے

ہوتی تھی شمعِ عمرِ امامِ ہدیٰ خموش — وقتِ نمازِ صبح جو آیا بجا تھے ہوش
فرمایا شہ نے پانی میں دو مصطگی کو جوش — بھر کر کسی پیالہ میں لاؤ کروں گا نوش
اس دم نہ کوئی اور معین و کفیل تھا
صیقل کنیز ایک تھی خادم عقیل تھا

تعمیلِ حکم جب ہوئی بولے شہ ہدا — پڑھ لوں نمازِ صبح توقف کرو ذرا
پانی منگا کے شاہِ امم نے وضو کیا — اٹھ کر فریضۂ سحری کر لیا ادا
ساغر دیا کنیز نے پینے کے واسطے
دم رک کے تیر بن گیا سینے کے واسطے

پینے کا قصد کرتے تھے سلطانِ خاص و عام — یہ ضعف تھا کہ دانتوں سے ٹکرا رہا تھا جام
صیقل نے روکا جام رہے آپ تشنہ کام — دیکھا کہ ہو گئے شہ دنیا و دیں تمام
وارث جو تھے حسنؑ علیہ السلام کے
پیاسے ہی پہنچے پاس رسولِ انامؐ کے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سلام

زباں پر مدح ہے باغِ علیؑ کے نونہالوں کی
گلستاں سے ہیں رنگیں محلسیں نازک خیالوں کی

جوانانِ حسینیؑ صف شکن لوٹے جدھر سے الٹے
نہ بھولے گی قیامت تک لڑائی مرنے والوں کی

رفیقانِ حسینؑ ابنِ علیؑ کیا کیا بہادر تھے
سناں کھائی ہر ایک نے چاند سے سینوں پہ بھالوں کی

کمر کس کر علیؑ اکبرؑ نے جب سر پر رکھا شملہ
بلائیں ماں نے لیں صدقے کئے گھونگھر والے بالوں کی

جب آتا ذکر بیٹوں کا تو سب سے کہتی تھیں زینبؑ
خدا نخشے ابھی کیا عمر تھی ان مرنے والوں کی

اٹھائے سکینہؑ نے خفائے شمرؑ کے صدمے
کہ رنگت ہو گئی تھی سرخ پھولوں سے گالوں کی

جگہ جب لی شہؑ نے تو ہاتف نے کہا رو کر
یہیں بستی بسے گی فاطمہؑ کے نونہالوں کی

پڑے تھے خاک پہ اہلِ حرمؑ تکیہ نہ بستر تھا
ہوئی تھی شکل زنداں میں آن یوسف جمالوں کی

جب آئی لوٹ کو فوج خیمے میں ہوا محشر
صدا پہنچی فلک پر زینبؑ و سکینہؑ کے نالوں کی

گرے جب شاہ گھوڑے سے ندا ہاتف کی آئی
جگہ جھاڑی ہوئی ہے فاطمہؑ زہراؑ کے لالوں کی

انیسؔ اب تو ہلال و بدر کو یکساں سمجھتے ہیں
رہی ہے منحنی صورت میں قدر یہ صاحب کمالوں کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سلام

علیؑ سا بھی نہ کوئی عادل زمانہ ہُوا
کہ ایک بازو کبوتر کا آشیانہ ہُوا

سیاہ دیدۂ شبّیرؑ میں زمانہ ہُوا
ہوائے ظلم سے جب گل چراغ خانہ ہُوا

حسینؑ کہتے تھے شکوہ کیا نہ امت کا
گِلہ ہوا بھی کسی سے تو دوستانہ ہُوا

بچھا ہے قاف سے تا قاف جسکا خوانِ کرم
نصیب اُسے نہ کبھی روز آب و دانہ ہُوا

شباب تھا کہ دمِ واپسیں کی آمد و شد
یہ مضطرب اِدھر آیا اُدھر روانہ ہُوا

مِلا نہ اصغرؑ ناداں کو جامِ پانی کا
صُراحی دار گلا تیر کا نشانہ ہُوا

لحد یہ کہتی ہے میّت سے اب ہے تو اور میں
جو ساتھ آیا تھا قافلہ وہ روانہ ہُوا

کیا قبل قناعت سے بحرِ عالم میں
صدف کبھی طرح میسّر جو آب و دانہ ہُوا

سحاب سایہ میں رکھتا تھا جس کے نانا کو
لحد کو اسکی میسّر نہ شامیانہ ہُوا

کشاں کشاں مجھے جانا پڑا وہاں آخر
جہاں جہاں میری قسمت کا آب و دانہ ہُوا

وہ زلفِ چوبِ بیاں میں بندھی ہزار افسوس
نبیؐ کے پنجۂ مژگاں سے جس میں شانہ ہُوا

رہا نہ کوئی بہتّر میں ظہر تک باقی
حسینؑ رہ گئے سب قافلہ روانہ ہُوا

فراقِ شہؑ کا نہ صدمہ اٹھا سکینہؑ سے
قلق سے جان گئی موت کا بہانہ ہُوا

بھٹک کے راہ سے پیچھے کہیں نہ رہ جاؤ
اٹھو ہیں ٹھوکر و اں روانہ ہُوا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سلام

مجرائی ہے ضرور دُعا بھی دوا کے ساتھ
آبِ حیات چاہیے خاکِ شفا کے ساتھ

یُوں نُور تھا رسولؐ کا آدمؑ کے صلب میں
ہوتی ہے جس طرح سے خبر مبتدا کے ساتھ

کیوں پیرِ چرخ پھر کہیں دیکھے ہیں آج تک
جیسے حسینؑ جواں تھے شہِ کربلا کے ساتھ

اللہ رے ناتوانیِ سجادؑ راہ میں
اِک اِک قدم پہ بیٹھ گئے نقشِ پا کے ساتھ

رانڈوں کے منہ چھپانے کو چھوڑیں چادریں
کیا دشمنی تھی ثمرِ نعمؐ کو آلِ عباؑ کے ساتھ

چادر جھپٹی تو بنتِ یداللہ نے کہا
اے جان تو بھی تن سے نکل جا ردا کے ساتھ

ہم مر گئے خلیق کے مرنے سے اے انیسؔ
جینے کا لطف اٹھ گیا اس باخدا کے ساتھ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سلام

خوشا زمینِ معلّٰی زہے فضائے نجف
ریاضِ خُلد بھی ہے شائق ہوائے نجف

جسے خدا سے محبت ہے اس کو کعبہ سے
جسے ولائے علیؑ ہے اسے ولائے نجف

ملی انگوٹھی بھی ویسی ہی تھا نگیں جیسا
نجف سرائے علیؑ تھا علیؑ برائے نجف

یہ شوق ہے کہ نہ بیدار ہوں قیامت تک
جو خواب میں کبھی نقشہ مجھے دکھائے نجف

وہاں قدم کا ہے کیا کام اے ادب لوٹو
سروں سے چلنے کے قابل ہیں کوچہائے نجف

شراب بنتی ہے سر کہ علیؑ کی دہشت سے
یہ انقلاب کہیں نہ دیکھا سوائے نجف

مریض کے لئے اکسیر ہیں یہ دو نسخے
غبارِ مرقدِ شبیرؑ اور ہوائے نجف

ادھر سے کوشش کامل ہے اور ادھر کشش
انیسؔ ہم نہ رہیں گے کہیں سوائے نجف

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

دعا برائے مومنین و مومنات

از بابا سید صدا حسین جلالی بخاری

اے ربِ جہاں پنجتنِ پاک کا صدقہ
اس قوم کا دامن غمِ شبیرؑ سے بھر دے

بچوں کو عطا کر علی اصغرؑ کا تبسم
بوڑھوں کو حبیب ابنِ مظاہر کی نظر دے

کمسن کو ملے ولولۂ عونؑ و محمدؑ
ہر ایک جواں کو علی اکبرؑ کا جگر دے

ماؤں کو ملے ثانیِ زہراؑ کا سلیقہ
بہنوں کو سکینہؑ کی دعاؤں کا اثر دے

جو پردۂ زینبؑ کی عزادار ہیں مولاؑ
محفوظ رہیں ایسی خواتین کے پردے

مولاؑ تجھے زینبؑ کی اسیری کی قسم ہے
بیجرم اسیروں کو رہائی کی خبر دے

جو دین کے کام آئے وہ اولاد عطا کر
جو مجلسِ شبیرؑ کی خاطر ہو وہ گھر دے

مفلس پہ زر و لعل و جواہر کی ہو بارش
مقروض کا ہر قرض ادا غیب سے کر دے

غم کوئی نہ دے ہم کو سوائے غمِ شبیرؑ
شبیرؑ کا غم بانٹ رہا ہے تو ادھر دے

Presented By: www.jafrilibrary.com

کتابت ـــــ عامر رضا نقوی

Presented By: www.jafrilibrary.com

علمدار جعفری بک ڈپو

اینڈ

قمر نگینہ سینٹر

***

ہمارے یہاں ہر قسم کی مذہبی کتابیں

اور معیاری نگینے مناسب ریٹ پر دستیاب ہیں۔

آرڈر پر انگوٹھیاں اور تبرکات بھی بنائے جاتے ہیں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com